الشعر کلام حسنہ حسن وقبیحہ قبیح

بعہد دولت مہد جناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ ریاست بھوپال دام اقبالہا تذکرہ از نیاز شوق مسمی

طور شوق

۱۳ ... ۱۸۶

از قلم اعجاز رقم ابوالخیر سید نور الحسن خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ [illegible]

حسب الحکم جناب مستطاب نواب امیر الملک والا جاہ سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر امیر ریاست بھوپال دام اقبالہ

در مطبع نامی مفید عام آگرہ بزیور طبع پوشید

AsliAhleSunnet.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ بر ارباب مذاق و اصحاب اشتیاق مخفی نماند کہ تذکرہ طور کلیم مؤلفہ
خاکسار مشتملبر تراجم و اشعار سخنوران ریختہ در ۱۲۹۸ھ ہجری مطبوع گردیدہ چون
در فرصت قلیل با وجود اشتغال کثیر تحریر پذیرفتہ و نیز در ذوق این ہیچمیرز
از مذاق سابق تفاوتہا ست لہذا تذکرہ مذکور چندان مطبوع خاطر نیفتادہ پس حالا
بجبر نقصان حسب حوصلۂ قاصر پرداختم و این بیاض کہ موسوم بہ طراز عشق است
مرتب ساختم و تصویر این بیاض آنست کہ درینجا از تراجم شعرا مذکوری نیست و جز
اشعار عاشقانہ مرقوم نہ و نام سخنور بر حاشیہ مقابل اشعار او ثبت نمودہ شد
بالجملہ بخریطہ جواہر کہ بیاضی مشہور است از حضرت میرزا مظہر جانجانان قدس اللہ تعالے
سرہ مشابہتے و مناسبتے بہم سانندہ مگر آنکہ دران بیاض اشعار فارسی ذوق افزاے
دلہاست و درین جریدہ ابیات ریختہ ہنگامہ آراست باشد کہ ببرکت این مناسبت
جزوی قبولی یابد و ازین ہیچمدان بر صفحۂ دوران یادگاری بماند پس دلدادگان

AsliAhleSunnet.com

شاہد سخن کہ از چشمہ سار ہر دو زبان پارسی و ریختہ شربے یافتہ باشند باید کہ ہر دو بیاض مذکور پیش نظر دارند کہ ہر دو مختصر بریک وضع افتادہ است و از تکلفات و زوائد سادہ است ۔

حسن پری اک جلوۂ مستانہ ہے اوسکا
سامنے ہوتی نہین اوس شمع رو کے اپنی آنکھہ
آئے بھی لوگ بیٹھے بھی اوٹھہ بھی کھڑے ہوئے
چھوڑتا میرے گریبان کو نہین دست جنون
چال ہے مجھہ ناتوان کی مرغ بسمل کی تڑپ
اللہ رے شوق اپنے جبین کو خبر نہین
قاصدون کے پانون توڑے بدگمانی نے مری
کوچہ یار کے نہ صبا دور پھینک اسے
دندان یار جب سے سمائے ہین آنکھہ مین
کوچۂ یار مین سایہ کی طرح رہتا ہون
وحشی تھے بوئے گل کیطرح سے جہان مین ہم
اسے جان کی برابر مرتے مرتے ہمنے رکھا ہر
خاک مین ملکے بھی ہونگا نہ غبار دامن
برہمن آنکھون کو ملتا ہے جو پاے بت پر
یہہ آرزو تھی تجھے گل کے روبرو کرتے
ہیا میر نہ میسر ہوا تو خوب ہوا
میری طرف سے صبا کہیو میرے یوسف سے
باغ مین آئے ہو ساتھ انکے بھی پھر لو دو گام

ہشیار رہی ہے کہ جو دیوانہ ہے اوسکا
اے صبا محفل سے پروانہ کی خاک تر اوٹھا
مین جا ہی ڈوبتا تری محفل مین رہ گیا
کیا یہہ اسکو کسی محبوب کا دامن سمجھا
ہر قدم پر ہے گمان یہان رہ گیا وہان رہ گیا
اوس بت کے آستانہ کا پتھر رگڑ گیا
خط دیا لیکن نہ بتلایا نشان کوئے دوست
مدت کے بعد آئی ہے خاک اپنی راہ پر
لیتے ہین موتی جوہری اپنی نگاہ پر
در کے نزدیک کبھی ہون کبھی دیوار کے پاس
نکلے تو پھر کے آئے نہ اپنے مکان مین ہم
ہماری قبر پر رویا کریگی آرزو برسون
کم یار سے اوٹھتا نہین بار دامن
رشک آتا ہے مجھے سنگ در یار نہو
ہم اور بلبل بیتاب گفتگو کرتے
زبان غیر سے کیا شرح آرزو کرتے
نکل چلی ہے بہت پیرہن سے تجھو تیری
کبک و طاؤس کا جھگڑا ہی چکاتے نکلو

AsliAhleSunnet.com

مگر اسکو فریبِ نرگسِ مستانہ آتا ہے
مرکر بھی ہمارا دل بیتاب نہ ٹھہرا
برگشتہ بخت جذبۂ دل تمکو آفرین
گیا کونسا صید افگن ادہر سے
یہہ چھیڑ دیکہہ مجہہ سے شب وصل مین گہے
ہزار شیوہ ہین پنہان کہ جی ہی جانے ہی
اوسی کی سہی کہنے لگے اہل حشر
مرا نامۂ شوق تلوون تلے
کامل اس فرقۂ زہاد سے اوٹھا نہ کوئی
تیری آنکھون کے دور مین کیا کیا
مختصر حال چشم و دل یہہ ہے
آنکھون سے دیکھکر تجھے سب ماننا پڑا
اوس بزم مین نہین کوئی آگاہ ورنہ کب
ایدل تمام نفع ہے سودائے عشق مین
شب اوسکو حال دل نے جتایا کچھہ اسطرح
یون کہکے رخنہ ڈالئے اونکی نقاب مین
حال اس نگاہ کا اوسکے سراپا مین کیا کہون
یارب یہہ کس نے چہرہ سے اولٹا نقاب جو
مین اور ذوق بادہ کشی لیگئین مجھے
پروانہ وارسنے حد پرواز شعلہ تک
دلنے ملادین خاک مین سب وضعداریان

اولٹتی ہین صفین گردش مین جب پیمانہ آتا ہے
گرشتہ بھی ہوا تو بھی یہہ سیماب نہ ٹھہرا
آگر وہ پھر گیا میری بیت الحزن کے پاس
کہ خالی پڑے آشیانے بہت ہین
تو اجنبی ہے بند قبا کیونکہ وا کرون
تری نگہہ کا تغافل ہے اک جواب نہین
کہمن پرسش داد خواہان نہین
نہ ملئے یہہ خونِ شہیدان نہین
کچھہ ہوئے تو یہی رندان قدح خوار ہوئے
سحر رسوا نہین خراب نہین
اسکو آرام اوسکو خواب نہین
کہتے تھے سب ہمیشہ چنین ہے چنان نہین
وہان خندہ زیر لب ادہر اشکِ نہان نہین
اک جان کا زیان ہے سوایسا زیان نہین
ہین لب تو کیا نگہ بہی ہوئی ترجمان نہین
اچھے برے کا حال کہلے کیا حجاب مین
مور ضعیف پھنس گئی جا شہد ناب مین
سو رخنہ اب نکلنے لگے آفتاب مین
یہہ کم نگاہیان تری بزم شراب مین
جلنے ہی کے لئے یہہ مجھے بال و پر ملے
جون جون بڑہ گئے وہ ملنے سے ہم بہتیر ملے

AsliAhleSunnet.com

اوسکی گلی مین لیگئے آزردہ کو اوسے
باہم ملاپ تہا یہہ تیرے دور حسن مین
جی مین ہے از سر نو جور ترے یاد کرین
یہان تغافل مین اپنا کام ہوا
ہردم فزون ہین کجرویان روزگار کی
غرض آئینہ داری دل سے
دوست ہوتا جو وہ تو کیا ہوتا
آپ ہی نہ جل بجھے نہ کچہ اوس دلمین راہ کی
چپ چپ کے دیکھنے کے مزے سب یہی اثر
کبھی دوستی ہے کبھی دشمنی
ہمین حیرت ہی آپ ہی تجھکو کیا دیوین جواب اسکا
مگر کہین کچہ تو ہے تحقیق ہے کیا کام مجھے
تمہاری قیدی ہین قائم قیامتین کیا کیا
گلے سے لگتے ہی جتنے گلے تہے بہول گئے
مین تو اوس نوجوان پہ غش ہون
یہی مجھکو رہ رہ کے آتا ہی ارمان
مین اپنے شیشۂ دل پر ہون غش کہ جسمین ہردم
ہماری جان پہ گرتی ہے برق غم ظالم
احسان مین جسکے نام پہ دیتا ہون اپنی جان
مین تڑپتا ہون غم عشق بتان مین احسان
کہوئیے کیا کیون طفل اشک اپنے گلے کے ہار ہین

دی تھی دعا یہہ کسنے کہ جنت مین گھر ملے
یہہ رسم اوٹھ گئی کہ بشر سے بشر ملے
تو سُنے یا نہ سُنے نالہ و فریاد کرین
تیرے نزدیک یہہ جفا ہی نہین
کچہ سیکھتا چلا ہے روش میرے یار کی
تیرا جلوہ تجھے دکھاتا ہے
دشمنی پر تو پیار آتا ہے
اسیر کہین گے آہ کہ ہمنے ہی آہ کی
معلوم ہونگے جو کبھی اوس نے نگاہ کی
تیری کونسی بات پر جائیے
کہ تجھ بن اب تلک کسطرح ہمنے زندگانی کی
یون تو ناحق نہین دے بیٹھے ہی دشنام مجھے
اوٹھی ہین بیٹھی بٹھائی یہہ آفتین کیا کیا
وگرنہ یاد تھین ہمکو شکایتین کیا کیا
ہائے عالم تری جوانی کا
کہ تجھ سے نہ کچہ میرا ارمان نکلا
تیرے خیال سے پر یون ہی کا گزارا رہا
تجھے تو سہل سا ہے شغل مسکرانے کا
وہ جانتا نہین ہے میرا نام اب تلک
حکما فضل الٰہی خفقان کہتے ہین
اس زمانہ کے تو کچہ لڑکے ہی ناہموار ہین

عبدالرحمٰن خان احسان

AsliAhleSunnet.com

کشش دل ہی کے کام آتی ہے ورنہ
جنت مین مجھکو اوسکی گلی سے ہین لیچلے
یا وسجد مین آئی گی احسان
کچھ اپنی بغل دیکھہ کے روتا ہی تو جہان
بس خاک قدم دیجئے تکرار بہت کی
کیا کام کسی سے ہمکو احسان
تک آنکھہ ملاتے ہی کیا کام ہمارا
اوسکی بن پوچھی جو ہونٹونکی مسی یاد آئی
اوسکی سادی وضع کی تعریف تمسے کیا کہون
یا وصلین رکھیئے مجھے یا اپنی ہوس مین

فسون سیکڑون ہین فسانے بہت ہین
کیا جانیئے کہ مجھہ سے ہوا آہ کیا گناہ
کیفیت اس شرابخانے کی
ہان اوٹھہ کے گیا کوئی تو ہی پہلو سے تیرے
مٹی میری اس خاک نے ہی خوار بہت کی
ہم اور یہہ بیکسی ہماری
تس پر یہہ غضب پوچھتے ہو نام ہمارا
سامنے آنکھون کے اکبار اندھیرا آیا
ٹپکا ہی پڑتا ہے وہان جوبن وہ گدرایا ہوا
جو چاہیے سو کیجئے ہون آپکے بس مین

انشاء اللہ خان انشا

ادا و ناز و حجاب و غمزہ کرشمہ شوخی حیا تغافل
تمہاری چتون کے آگے آگے یہہ کرتے ہین اہتمام آٹھون

نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی
سچ یہہ آفت تری یہہ دہج یہہ خوش اندامی ہے
غصہ مین تیرے ہم نے بڑا لطف اوٹھایا
آج تو کپڑے نہ بدلو تمکو میری ہے قسم
گالی سہی ادا سہی چین جبین سہی
دو بوسون مین راضی نہوا مین تو وہ بولے
یہہ پیاس اپنی بجھی برف سے نہ شوربے
عجیب لطف کچھہ آپس کی چھیڑ چھاڑ مین ہے
اسقدر ہے دراز ہجر کی رات

تجھے اٹکھیلیان سوجھی ہین ہم بیزار بیٹھے ہین
کہ نظر بھر کے تجھے دیکھین تو بدنامی ہے
اب تو عمداً اور بھی تقصیر کرین گے
آپ کا میلا کچیلا پن ہی کچھہ بیداد ہے
یہہ سب سہی پر ایک نہین کی نہین سہی
تیری تو کسی طرح سے نیت نہین بھرتی
تجھی تو نرگس جانان کے آبخورے ہے
کہان ملاپ مین وہ بات جو بگاڑ مین ہے
پر تڑپنے سے جی نہین بھرتا

منشی امیر احمد امیر

AsliAhleSunnet.com

لاکھون اوس لیلی کے دیوانے تھے اونمین عشق نے

روتے ہین تیرے مریض ہجرون

بسملون سے بھی ناز اوٹھوا کے

مرے ہی سامنے دامن اوٹھا کر ناز سے چلنا

نہوگا بند جب تک نقد جان قالب مین باقی ہے

جگر کو دون کہ دلکو دون بتا ای ناوک قاتل

پہلو مین میرے دلکو نہ اے درد کر تلاش

بت بنکے وقت نزع نہ بالین پہ میرے بیٹھہ

کسی گنہ پہ کوئی قتل ہو مین کہتا ہون

جب کہا مینے شب غم کوئی غمخوار نہ تھا

قریب ہے یار روز محشر چھپیگا کشتون کا خون کیونکر

وہ مزہ دیا تڑپنے کہ یہہ آرزو ہے یارب

میرے آنسوؤن نے مجھے بخشوایا

اے برق تو ذرا کبھی تڑپی ٹھہر گئی

خنجر کو چوس چوس کے کہتے ہین میری زخم

نہان رہتا ہے آئینہ سے وہ آئینہ خو برسون

نکرا اے یاس یون برباد میرے خانۂ دلکو

کانٹون سے کہو سنبھال لینا

مشتاق شہادت کو وہ دو ہاتھہ لگا کر

دل ملگئے وصال کا سودا ٹھہر گیا

کان جب آواز سنتے ہین تری

ایک مشت استخوان کا نام مجنون رکھدیا

چھاتی سے لگا کے درد دل کو

ہاے انداز میرے قاتل کا

مجھی سے پھر گلا اولٹا میرے چاک گریبان کا

سنجی کے گھر کا دروازہ ہے چاک اپنی گریبان کا

کہ دو پیاسون مین ہے یہہ ایک قطرہ آب پیکان کا

مدت ہوئی غریب وطن سے نکل گیا

ہوتا ہے آج خاتمہ گفت و شنید کا

کہ اس سے جرم ہوا ہوگا آشنائی کا

درد نے اوٹھہ کے کہا کیا یہہ گنہگار نہ تھا

جو چپ رہیگی زبان خنجر لہو پکاریگا آستین کا

میرے دونون پہلوؤن مین دل بیقرار ہوتا

بڑے کام آئے یہہ لڑکے مچل کر

یہان عمر کٹ گئی ہے اسی اضطراب مین

ظالم مزے بھرے ہوئے تجھہ مین کہانکے ہین

حیا دیکھو نہین آتا ہے اپنے روبرو برسون

اسی گھر مین جلایا ہے چراغ آرزو برسون

آتا ہے غش اک برہنہ پا کو

کہتے ہین لگاوٹ بہت آتی نہین مجھکو

الفت کی آنکھہ بیچ مین دلاّل ہوگئی

آنکھہ کہتی ہے کہ دیکھا چاہیے

AsliAhleSunnet.com

سو جانین ہون تو تیغ پہ تیری فدا کرون
لگی دل کی بجھائے بیکسی مین کون ایسا ہی
نہ توڑو آئینہ جانے بھی دو کہ ایک یہی
شب وصلت قریب آنے نپائے کوئی خلوتمین
تمکو آتا ہے پیار پر غصہ
یقین ہوا جو گرا دانت کوئی پیری مین
دیر مین کون ہے کعبہ مین گذر کسکا ہے
تیر پہ تیر لگاؤ تمہین ڈر کسکا ہے
ملنا تو ایکبار نہ موقوف ہم سے کر — محمد صادق خان اختر
کشتور عشق مین بیکار ہے اعجاز مسیح
جان دی ہمنے ہوئی تب غم ہجرانسے نجات
لوگ جب سنتے ہین قصئے تری دیوانونکے
جگر سینہ و دل ٹھکانے بہت ہین
کسی نے کہا تمپہ مرتا ہے اختر
کیا تاسف سے تڑپتے ہین اسیران چمن
بسکہ اوسکا جلوہ جبین جبین آنکھون مین ہے
کیون نہ سوجھا حیف یہہ نمرود اور فرعون کو
ہون نالہ کش اون سرمئی آنکھونکا جو اختر — منور علی آشفتہ
پرسش حال نے پھر یاد دلائی اونکی
ہم وحشیون کا گھر ہے کہ لڑکونکا کھیل ہے
عاشق کو لطف سے ہی فزون لطف جور مین

کیا جلد کٹ گئی ہے گھڑی اضطراب کی
مگر اک گریۂ حسرت کہ بیتابانہ آتا ہے
تمہارے دیکھنے والون مین یار باقی ہے
ادب ہم سے جدا ٹھہرے حیا تمسے جدا ٹھہرے
مجھکو غصہ پہ پیار آتا ہے
کہ آج کھل گئی گھڑکی قضا کے آنے کی
یار کا گھر یہہ اگر ہے تو وہ گھر کسکا ہے
سینہ کسکا ہے مری جان جگر کسکا ہی
تا رفتہ رفتہ ہم ترے ہجرانسے خوگر ہین
لوگ یہان مرگ سے امید شفا رکھتے ہین
عقلا اسلیئے کچھہ چیز لگا رکھتے ہین
قیس و فرہاد کے افسانے اوٹھا رکھتے ہین
ترے تیر کے یہان نشانے بہت ہین
کہا اوس نے ایسے دوانے بہت ہین
کچھہ جو اوڑتی سی سنی ہے کہ بہار آئی ہے
ہر نگہ ایک مد حیرت آفرین آنکھون مین ہے
اوسکے بندے ہوگے عالم مین خدائی کیجیے
دود نفس سوختہ سینہ مین فغان ہے
گور مین بھی پس مردن نہ کچھہ آرام آیا
دن مین ہزار بار بنا اور بگڑ گیا
یہہ غیر کی سزا ہے ہماری سزا نہین

AsliAhleSunnet.com

غش ہونگے ہم آشفتہ تاب رخ جاناں سے
میرا ہی کیا قصور رہے بیتاب و بیقرار
ہے جلاد کی سادگی مین بہی شوخی
دم آخر جو جہلکی آئی تہی
فقط نہ اپنی ہی تم آن دیکہتے جاؤ
بجاے اشک نکلتے ہین پارہ ہاے جگر
اپنے کے ہوتے بہلا غیر کو صدقے تو نے کر
مر گیا اک صنم پر آشفتہ
ہر چند کہ مین دوست کے ہمراہ نہین تہا
آپ آئے وہ اب جانکو ہوئی میری تسلی
دو دن مین ہوا حال یہہ اوسکا کہ میرجان
یہہ بات تو ہمین بہلائے وہ دل جہین لے گئے
ہمکو نہ اوٹہا بزم سے اپنی کہ میرجان
لگے ہم سے نظر اپنی پہرانے
سبب سمجہا جو بیماری کا وہ شوخ
خاکساری جو ٹہکانے سے لگادی مجہکو
دل اوسی فتنہ گر کا پیرو ہے
اوسکی محفل کی دیکہنا تہذیب
اسی غم نے رولایا زندگی بہر
ہاے یہہ غیرون سے کہنا اوسکا رک رک کر اب
زلفون سے بہی زیادہ کیا رخ نے دل پہ جور

پوچھیگا قیامت مین بیہوشون سے کیا کوئی
جز غیر اور کون نہین تیرے واسطے
میرے خون کو رنگ حنا جانتا ہے
وہ فراموش کار تہا دل مین
ادہر اودہر بہی میری جان دیکہتے جاؤ
تمہارے جی مین تہا ارمان دیکہتے جاؤ
ہم بہی جی رکہتے ہین پیارے ترے قربان گئے
موت ایسی خدا نصیب کرے
پر دل وہ بلا ہے کہ جہان تہا یہ وہین تہا
تہا دہیان نہہ اور لب پہ دم باز پسین تہا
دیکہا تو وہ ایجاد ہی گویا کہ نہین تہا
کیا یاد ہین ڈہب لب کو ترے اور نظر کو
ہم آپ ہی بجہ جائینگے جون شمع سحر کو
وہ سمجہے جس گہڑی لطف نظر کو
نہ آیا پہر کبہی میری خبر کو
تو رہون چین سے خاک در جانان ہو کر
فتنہ بچتا ہے جسکے دامن سے
بات کا انتظام ہوتا ہے
کہ تجہکو بولنا ہنسکر نہ آیا
مجہکو مت چہیڑو کہین آشفتہ یہان آجائیگا
کافر جو تہے سو تہے یہ مسلمان کو کیا کہون

AsliAhleSunnet.com

آصف الدولہ

ایک دن یار سے یہہ مین نے کہا
ہنسکے کہنے لگا کہ اے آصف
ملنے نہ ملنے کا تو وہ مختار آپ ہے

مرزا اعظم شاہ آزاد

عجب اعجاز ان آنکھون نے دیکھا چشم قاتل مین
تمہارا جذبۂ الفت جو لیجائے تو لیجائے

میر امداد علی تنویر

وہ بن سنور کے ترا بیٹھنا وہ شرمانا
گنہ کے بوجھ سے محشر تلک پہنچ نہ سکے
پوچھا جو مین نے یار سے انجام کار عشق
پاس آلودگی دامن قاتل نہ کیا

میر عبدالرحمن آہی

ہے غلط وہم کہ نکلا تھا وہ گھر سے باہر
تمہارے حسن مین گرمی نہین ہے

عبدالرزاق اثر

شکوہ کہان کا کیا گلہ جی نکل گیا
ترا ہر ایک سے ملنا بت وفا دشمن

میر امانی اسد

ایک دن فاتحہ پڑہتا تھا کسی قبر پہ وہ
جون تون اسد کو لائے تھی اوسکی نگہ سے ہم
پروانے پڑے جلتے ہین روتی ہے کھڑی شمع
جس سے کہ دل ملا تھا جب آیا وہ سامنے

مرزا احمد بیگ احمد

اپنی اپنی گور سے سب دیکھتے ہین سر اوٹھا

سید غلام نبی بن سلیم

ہوئے جو خاک اوس کوچہ کی تو گیا آبرو پائی
خون اسی ہاتھون نے کتنون کا ہوا میرے بعد
قاصد ڈرتا ہے مانگتے خط

اب تو ہم طاقت و توان سے گئے
یہی کہہ کہہ کے لاکھون جان سے گئے
پر ہمکو چاہیے کہ تک و دو لگی رہے
کہ اک تیر نگہہ اور آکے بیٹھے لاکھ کے دل مین
وگرنہ کام کیا ہم بیخودونکا روز محشر مین
وہ دیکھہ آئینہ کہنا کہ دیکھنا مجھکو
اسی مین پردہ رہا ہم گناہگارونکا
شوخی سے اکدم چراغ کو اوسنے بجھا دیا
کسقدر ذوق تپیدن سے پشیمان ہون مین
شہر مین چاک کسیکا تو گریبان ہوتا
اگر ہو وے تو وا بند قبا ہو
شرما کے یار نے جو ہین نیچی نگاہ کی
کریگا دیکھئے کس کس سے آشنا مجھکو
حیلہ اک اور یہی باقی ہے سو ہم دیکھینگے
خانہ خراب راہ مین آکر مچل گیا
یارب نہ شب وصل ہو کوتاہ کسی کی
ہلنے پائے ہونٹ کہ سو بات ہو گئی
اوس خرام ناز سے کیا فتنۂ محشر اوٹھا
لگے سو بار قدمون سے لگے سو بار دامن سے
رنگ لائی ترے ہاتھونکی حنا میرے بعد
ایسا نہو وہ جواب دیدے

AsliAhleSunnet.com

کب دل سے چھوٹے عشق تری زلف دوتا کا
دام ازلی وہ یہہ گرفتار سدا کا

کچھہ وجد نہین نغمۂ مطرب ہی پہ موقوف
کافی ہے یہان نالۂ بے ربط درا کا

سر سے لگا کے پانون تلک دل ہوا ہون مین
یہانتک تو فن عشق مین کامل ہوا ہون مین

دور خاموش بیٹھہ رہتا ہون
اس طرح حال دل کا کہتا ہون

حسن پر اپنے ہر اک مہ پارہ گرم لاف تہا
گہر سے وہ خورشید رو نکلا تو مطلع صاف تہا

بزم مین اوسکی جو ہوتی ہے کبہی سرگوشی
دل دہڑکتا ہے کہ میرا کہین مذکور نہو

اوس شکار انداز سے لگکر کوئی چہٹتی ہے آنکھہ
کیون نہو سوکھے قفا منہ وقت رم نخچیر کا

ہاے سرخی ترے رخسار کی ہنگام عتاب
جتنا بگڑے ہے تو اوتنا ہی سنور جاتا ہے

روز یون ہی وصل مین لازم ہے ہمکو گفتگو
شوق بڑہتا ہے زیادہ آپکی تکرار سے

کل اوس تلک پہنچ تو گیا تہا یہ ہمدمو
کچھہ مجھکو چپ سی لگ گئی ایسی کہ کیا کہون

گھر غیر کا ہو راہ مین یہہ بہی مری قسمت
لایا تو اوسے جذب محبت کا یہین تہا

نقاش نے قاتل کی جو تصویر کو کھینچا
ابرو کی جگہہ پر دم شمشیر کو کھینچا

وہ جب ہنستے ہین مین کہتا ہون یارب
یہہ بجلی دیکہیے گرتی کہان ہے

بہت ہین گرچہ تمہین اور ناز کرنے کو
برے تو ہم بہی نہین دل نیاز کرنے کو

مجنون کو اپنی لیلی کا محمل عزیز ہے
دل مین ہمارے تو ہی ہمین دل عزیز ہے

بزم مین اوسکی جو شب چاند کا مذکور چلا
اوٹھہ کے محفل سے وہین وہ بت مغرور چلا

درد دل ازبس طبیبون سے نہان رکہتے ہین ہم
شمع آسا نبض زیر استخوان رکہتے ہین ہم

دیکہتے ہی اوسے حاضر ہوے مر جانیکو
وہی اشخاص جو یہان آئے تہے سمجہانیکو

ہوا نہ شوق سے اوس کوچہ مین گذر اپنا
ہمیشہ بہیجے رہا ہم سے نامہ بر اپنا

ہمیشہ کہتے تہے الفت کو لوگ زشت نصیب
سو آج کوچہ مین تیرے ہوا بہشت نصیب

اپنی تو وہی عید ہے جس روز کہ ہمدم
گہہ گہہ نظر آجائے لب بام کسیکا

AsliAhleSunnet.com

جی سے کہدو کہ آہ سرد کے ساتھہ

سینہ مین جب ہر دو ہوترا پہونکدی ای آہ
نعش میری دیکھکر مقتل مین یون کہنے لگے

دل و دیدہ اپنے جو یار تھے سو وہ درد و غم مین پھنسا گئے
لطف جینے کا یہہ ہے جان کسی پر نکلے

دل سے شکوہ زبان تک آکر
ثابت اپنا نہوا خون کسی پر دم حشر

اگر نہ پردۂ محمل اولٹ گیا احسن
بھرا نہ شل نگین زخم یہہ میرے دل کا

بیدار راہ عشق کسی سے نہ طے ہوئی
کرون ہون شاد دل اپنا ترے تصور سے

عکس اوسکا پڑا جو دریا مین
پھونکدی یہہ آگ کس کے حسن نے رم افروز نے

فتراک سے باندہ خواہ مت باندہ
دامن کو ترے نہ پہونچے اب تک

ہم تری خاطر نازک سے خطر کرتے ہین
جو ہمکلام اوس لب جان بخش سے ہوگئے

آج لگتی ہے کچھہ بغل خالی
ہے زمانہ سے جدا روز و شب سوختگان

دیکھہ اوس گیسوی مشکین کی ادائین شانہ
شکوہ کم نگہی آنکھون سے اوسکی نگرو

ٹھنڈے ٹھنڈے چلے تو جل نکلے
تنگ دل سے خبردار کہ یہہ گہر ہے کسیکا

کچھہ تو یہہ صورت نظر آتی ہی ہجانی سوئی
ہمین جنسے چشم امید تھی وہی آنکھہ ہمسے چرا گئے

نہ جئے وہ جسے مرنے سے سروکار نہو
بنگیا شکر آپ کے ڈر سے

نازنے غمزہ یہہ غمزہ نے ادا پر رکھا
تو پھر یہہ شورش دل شورش درا ٹھری

کہ تا ہمیشہ رہے نام میرے قاتل کا
صحرا مین قیس کوہ مین فرہاد رہگیا

اگر یہہ شغل نہوتا تو کیا کیا کرتا
آپ حیرت زدہ ہو یہ نہ سکا

اور ہی کچھہ سوختن ہے شمع و پروانہ مین آج
اب تیرے شکار ہوگئے ہم

ہرچند غبار ہوگئے ہم
ورنہ یہہ نالہ تو پتھر مین اثر کرتے ہین

کس سے اونہین دماغ کہ پہر گفتگو کرین
کون سینہ سے لے گیا دلکو

شام کہتے ہو جسے ہے سحر پروانہ
دونون ہاتھون سے یہہ لیتا ہی بلائین شانہ

گفتگو خوب نہین مردم بیمار کے ساتھہ

میر محمد امین امین
میرزا امانی
نواب امیر خان انجم
امیر الزمان لو باشر
مہدی حسن آباد
افضل علیخان افضل
منشی مظفر علی اسیر
مولوی محمد احسن بلگرامی
میر محمدی بیدار

AsliAhleSunnet.com

خواب میں ایک بھی شب یار نہ آیا بیدار
بیدار کیونکر آتش دل اشک سے بجھی
ربط جو چاہیے بسیار سو اوس سے معلوم
کون پرسان ہی حال بسمل کا
لب جو کون سیر کو آیا
سانس آہستہ لیجیو بیمار
جس کسی نے دل دیا اونکو جیتے جی ہو رہی دیا
تیر قاتل سے بجز شکوہ کہاں رکھتے ہیں
کیا سفر کا ارادہ جو بزم جانان سے
ہر روز وہ پھر جاتے ہیں در تک مرے آکر
نصیب ہمکو ملا سنگ رہگذر کا سا
باتون میں آہ کس نے لگایا اوسی بیابان
ہوویگا ذوق حسرت دیدار میں خلل
کافر ہون جو زیادہ کچھ اس سے آرزو ہو
مت آئیو اے وعدہ فراموش تو اب بھی
بیان کون ہے اب تلک پوچھتے ہو
کچھ وصل کا سا حسرت پنہان میں ملا لطف
رنج و راحت ہے انتہا میں ایک
قیس و فرہاد و وامق و بلند
ایک بوسہ پہ یہ لڑائی حیف
او کھڑا او کھڑا ہے مجھ سے دل تنہا

اس تمنا میں کئی دن ہوئے سوتے سوتے
ظاہر کی آگ ہووے تو پانی بجھا سکے
مگر اتنا کہ ملاقات چلی جاتی ہے
خلق مونہہ دیکھتی ہے قاتل کا
موج مونہہ چومتی ہے ساحل کا
ٹوٹ جائے نہ آبلہ دل کا
ایک میں کمبخت نادان تھا کہ رسوا ہوگیا
بے زبان صورت سوفار دہان کہتی ہین
کوئی گلے نہ ملا موت کے سوا مجھسے
کچھ جذب محبت کو لگی ہے نظر ایسی
کہ ٹھوکرون میں رہا سر کا عمر بھر کا سا
رکھتا تھا کان ٹک میری فریاد کیطرف
شیرین گزر نہ کیجیو فرہاد کی طرف
ایک بے خلل مکان ہو بس میں ہون اور تو ہو
جسطرح کٹا روز گزر جائیگی شب بھی
تغافل کے قربان تجاہل کے صدقے
شب میرے لقمو میں جو اک پردہ نشین تھا
ہجر میں ہو گیا وصال اپنا
عشق میں جو رہا خراب رہا
دس نہیں سو نہیں ہزار نہیں
اسنے اپنی دہان جالی ہے

AsliAhleSunnet.com

برکت علیخان برکت

دل بیتاب کسی طرح سے ٹھہرائے کوئی
مجھے سمجھائے کوئی یا اوسے سمجھائے کوئی

غم اوٹھانا میرے اس دل کا ٹھکانے لگجائے
ایکدم کے بہی لیے پاس جو بٹہلائے کوئی

خط کی نمود چہرہ سے معلوم ہوگئی
قاصد نے جب کہا کہ یہہ خط کی رسید ہے

تصور مین ترے گر کوئی چہیڑے ہی تو کہتا ہون
ذرا دم لو کوئی آیا ہوا جاتا ہے قابو سے

شیخ بقاء اللہ بقا

آئینہ دیکھہ جو کہتا ہے کہ اللہ رے مین
اوسکا مین چاہنے والا ہون بقا وہ رے مین

ق

گر قتل کیا بقا کو خو بو
اس بات کو موںہہ سے مت نکالو

پنہان ہی بہلا ہے خون عاشق
جانے دو اب اوسپہ خاک ڈالو

میر نجف علی بیباک

عشق مین بو ہے کبریائی کی
عاشقی جسنے کی خدائی کی

ایک دن ہو تو کوئی صبر کرے
روز کے انتظار نے مارا

مجلس مین اوسکی ہمنے تہمت کے ڈر کے مارے
سو سو جگہہ سے اوٹھہ کے اپنا مکان بدلا

دادخواہون سے گھر گئے رستے
اوس کا جس کوچہ سے گزار ہوا

سید جبار علی بسمل

صیاد یہہ ہوس ہے دل داغدار مین
گلپوش کر قفس کو مرے نوبہار مین

یاد آگئی مشت خاک اپنی
اوڑتے جو کہین غبار دیکھا

دل خس وخاشاک کی صورت اٹکتا ہی رہا
گو سدا دامن کو اپنے وہ جہٹکتا ہی رہا

مرزا بلاقی بدر

ہردم مجھے نیاز اوسے ناز ہی رہا
انجام کار عشق کا آغاز ہی رہا

کب تک بہی بہرے وا نہین ہوتے کہ کچہہ کہون
موںہہ دیکھتا ہون مین دم گفتار آپکا

تو نہ آتا تری آواز تو آیا کرتی
گھر بہی قسمت سے ترے گھر کے برابر ہوا

گھٹا نہ خاک ہوئے پر بہی کچہہ وقار اپنا
ہمیشہ دوش صبا پر رہا غبار اپنا

محمد رضا خان برق

وہ لب اور اونسے مجھکو جلانے کی آرزو
جنکو دعا بہی دون تو کہین یعنی کہ مر کہین

قیس کا نام نہ لو ذکر جنون جانے دو
دیکھہ لینا مجھے تم موسم گل آنیے دو

میکشو آئیہ رحمت ہون غنیمت سمجھو
سال بہر روز لگاتی ہے جہڑی میری آنکھہ

AsliAhleSunnet.com

انداز گر یہی رہے ظالم ترے تو گھر — اوجڑیگا آج کل کسی خانہ خراب کا

دزدیدہ اون نگاہوں نے شاید چرا لیا — آتی نہیں ہے پہلو سے میرے صدائے دل

دل نام کو تھا اپنے سو وہ بھی نہیں ہے اب — مدت ہوئی کہ داغ ہے بر مین بجائے دل

قاصد پھرا ہے یون کہ خدا خیر ہی کرے — میری طرح سے کچھہ اوسے اپنی خبر نہین

بہائے خون عاشق کیا اور اوسکا خون کیا حنا نے — مجھے تم قتل کرکے کسلیے ہو اب پشیمان ہے

ہم سمجھتے تھے کہ جنت مین لگیگا کیا جی — بارے کچھہ اوس [illegible] کا نکلا

کیا لگی پھرتی ہے اوس پائے نگارین سے بہار — جس جگہہ اوسنے قدم رکھا [illegible]ان ہو گیا

وہی اک ریسمان ہے جسکو ہم تم تار کہتے ہین — کہین تسبیح کا رشتہ کہین زنار کہتے ہین

دل بیتاب پہ ہم ہاتھہ دہرے بیٹھے ہین — دیکھتے ہین تجھے حسرت سے بہرے بیٹھے ہین

سیاہی ہو گئی دلکی آرزو نہ گئی — ہمارے جامہ کہنہ سے جی کی بو نہ گئی

مجھسے وہ ہر دم کہے ہے اپنا خنجر دیکھکر — قتل کیجے تجھکو جی چاہے ہے اکثر دیکھکر

موسے کو نظر طور پہ آیا تھا وگرنہ — دیکھا تو ہر اک سنگ مین وہ ایک شرر تھا

اوس پری کو خواب مین دیکھا تھا رات — گرم میرا صبح تک بستر رہا

کاکل کہ چند موئے پریشان کا نام ہے — دل کے لیے خدا نے اوسے دام کر دیا

اوسکے کوچہ مین بیٹھہ کے یکطرف — سارے باغ ارم کو دیکھہ لیا

جی اوٹھین مردے جسکی ٹھوکر سے — اوسکی رفتار نے ہمین مارا

زلف کافر سے کیون نہ صلح کرون — مصحف رخ کو درمیان دیا

بعد مدت کے ہوئی آج شب وصل نصیب — صبح ہونے دے یہان وقت سحر جاؤنگا

چشم تر ہونٹ خشک ٹھنڈی سانس — ہین ترے عشق کے نشان بہت

قامت بالا مین ہی کچھہ اور ہی مضمون بلند — کرتے ہین اللہ والے عاشق بالا پسند

ہے شہیدونکی گور مین تاثیر — تیرے کشتہ کی خاک ہے اکسیر

AsliAhleSunnet.com

ہو گئے کتنے جان سے باہر
وہ نہ نکلا مکان سے باہر

وصف اوسکا مین کیا کہون ناصح
وہ تو ہے کچھ بیان سے باہر

تیرے مشتاق کو یون رہتی ہے دیدار کی حرص
جسطرح ہو کسی محتاج کو دینار کی حرص

کہتا تھا وہ ادھر تو نکرنا کبھی گزر
پھر مجھ سے ہو گئی وہی تقصیر کیا کہون

دلیل کاروان بانگ جرس ہے
گواہ درد دل اک نالہ بس ہے

وہ جو منکر ہے قتل سے میرے
سب کا اوسپر گمان جاتا ہے

مجھے یار سے اب یہی گفتگو ہے
جو تو ہے سو مین ہون جو مین ہون سو تو ہے

ہو گئے سب طرف کے رستے بند
فقط اک دل سے راہ باقی ہے

محمود ایاز ہو گیا ہے
کیا ناز نیاز ہو گیا ہے

اوڑا دے صبا خاک میری اگر تو
تو کوچہ مین اوس بیوفا ہی کے لیجا

تو دیکھ مجھکو نزع مین مت کرو کہ میرے بعد
مجھ سے بہت ہین ایک نہو گا تو کیا ہوا

سبب جو میری شہادت کا یار سے پوچھا
کہا کہ اب تو اسے گاڑ دو ہوا سو ہوا

بھلے برے کی ترے عشق مین اوڑا دی شرم
ہمارے حق مین کوئی کچھ کہو ہوا سو ہوا

نیائی خاک بھی تابان کی ہمنے پہر ظالم
وہ ایکدم ہی ترے روبرو ہوا سو ہوا

کس کس طرح کی دلمین گزرتی ہین حسرتین
ہے وصل سے زیادہ مزا انتظار کا

انجان ہو تو اوس سے کوئی درد دل کہے
جو جانتا ہو مین اوسے آگاہ کیا کرون

کس سے فریاد کرون مین کہ وہ ہرجائی ہے
آہ اس بات مین میری بھی تو رسوائی ہے

ہمارے اوس سنتی پوش کے آنیسے مجلس مین
پڑی ہے دھوم تابان اسطرح گویا بسنت آئی

کمال عشق سے وہ اقتدار رکھتے ہین
کہ جب پہ مرتے ہین ہم اوسکو مار رکھتے ہین

لباس قتل پہنتا ہے کسلئے قاتل
ہم اپنا جامۂ ہستی اوتار رکھتے ہین

ہمین تو عشق نے مجبور ہی سدا رکھا
الٰہی کون ہین جو اختیار رکھتے ہین

میر عبدالحی تابان

سمند ناز سے دم بھر اوتر پڑے کیا ذکر
ہمارا دل بھی کوئی جنس کم بہا ٹھرا
کیا چھپ سے بھی پر یا وہ کہین جا کے مر گئی
کعبہ سے تا بدیر کلیسا سے تا کنشت
زمین ہی نظر آئی نہ آسمان دیکھا
غضب ہو تم نہ ملو دیر مین نہ کعبہ مین
مرا یہہ حال ہے تا غیر سے نہون ہمچشم
تو ہی سنا تہا بہت ہمنے حضرت توفیق
اللہ ہی طبیب ہے مجہہ دردمند کا
لاکھون بلند رتبہ پھنسائے ہین دام مین
توفیق کس خوشی سے جلاتے ہین سر یہان
نہ کوئی شئے عوض چشم فتنہ زا ٹھری
نہ ہوش دین کی باقی رہی نہ دنیا کی
یہان تو رنج مین گزری کبھی قلق مین کٹی
رہا تعلق مخفی مدام اے توفیق
کہتے ہین سب یہی مگر گنہگار بنا لیتے ہین
بزم عشاق مین کہتے ہین کہ کیونکر جاؤن
معصیت درخور رحمت ہے تو میلی زاہد
دیکھ بد مست مجھے مار کے ٹھوکر بولے
آج یا رو نظر اک چاند سی صورت آئی
اب خدا خیر کرے آج وہ یون کہتا تھا

اگرچہ ایک بت نے سوار رکھتے ہین
اوٹھا اوٹھا کے جو وہ بار بار رکھتے ہین
اے جان تمہارے دور مین الفت کہہ بر گئی
پایا تجھی کو یار جہان تک نظر گئی
کہو تو کچھہ اثر آہ ناتوان دیکھا
کہان کہان تمہین ڈھونڈا کہان کہان دیکھا
نظر یہان کبھی ڈالی کبھی وہان دیکھا
مگر تمہین تو فقط مشت استخوان دیکھا
عاشق ہوا ہے دردمرے بند بند کا
عالی ہے کیا مزاج تمہاری کمند کا
وہ جو نہ دیکھہ سکتے تھے جلنا سپند کا
برائے نام جو ٹھری تو کچھہ قضا ٹھری
تری نگاہ مصیبت کا سامنا ٹھری
مسافران عدم وان کہو کہ کیا ٹھری
پہ آج بر سر رہ خوب برملا ٹھری
چشم نم دیدۂ خونبار بنا لیتے ہین
باتون باتون مین یہہ عیار بنا لیتے ہین
ہم ابھی تجھکو گنہگار بنا لیتے ہین
ہمتو مستو نکو بھی ہشیار بنا لیتے ہین
لو مبارک ہو تمہین میری بھی شامت آئی
دیکھئے پھر مرے بیمار پہ رنگت آئی

AsliAhleSunnet.com

ہائے اے ضعف کہ مجھہ تک پس از ایام دراز
منزلین کرکے ہزارون مری طاقت آئی

سدا مجھے مرض بیخودی عذاب رہا
کبھی غشی ہے جو فرصت ہوئی تو خواب رہا

غضب بتاتے ہین طوفان کے دیکھنے والے
جو کچھہ دن اور یہی دیدۂ پرآب رہا

کبھی ہے عیش کبھی غم کبھی خوشی کبھی رنج
ہمارا حال سدا وقف انقلاب رہا

منائیگی دل بیمار کو جفا کے لیے
وفا تو اب کہین ملتی نہین دوا کیلیے

یہہ فتنے ایک ہین باہم کہ زلف یار نے رات
جو دل پسند کیا خود تو جان قضا کے لیے

بتون نے ایک نہ بوسہ دیا میان توفیق
اگرچہ دل تو بہت کچھہ بڑھا بڑھا کے لیے

ذلیل ہمکو سمجھہ لین زبون خیال کرین
کسطرح سے وہ آئین ہمین نہال کرین

رقیب جا کے تو بیٹھے ہین بزم جانان مین
خدا کرے کہ کوئی خواہش محال کرین

اجل کو باعث تخفیف درد کہتے ہین
چلو تو مرگ سے پہلے ہی انتقال کرین

تم اسلیے کہ لگائین تمھین عدو مہدی
ہم اسلیے کہ تپانچون سے مونہہ کو لال کرین

تری ہر ایک گرہ اور ہماری ساری رات
تو برہمی نکر اے زلف یار ہاری رات

وہ تنگ آکے شب وصل مجھہ سے یون بولے
الٰہی ہو گئی کمبخت کیسی بھاری رات

ہین تو لاف محبت سے تو کری ابہی
قبائے ناز تو اوس جسم سے اوتاری رات

چلا ہے روز قیامت برابری کرنے
تو کوئی کھیل تماشا ہوئی ہماری رات

گلی مین یار کے اس شکل سے کٹی اوقات
جو دن کو وان ہمین ذلت ہوئی تو خواری رات

اب اونکے ساتھہ گذرتی ہے بیخطر توفیق
مزے مزے کے ہین ایام پیاری پیاری رات

جب کہتے ہین ہم حشر مین فریاد کرینگے
سنتا ہے کہ ہم بھی تری امداد کرینگے

لے چلتے ہو کیون حضرت دل کو کہ بتائین
کیا خاک مجھے آپ وہان شاد کرینگے

خدا ہی خیر کرے ہے معاملہ دلکا
چلا ہے تاجر جان لیکے قافلہ دلکا

مدد کرائے اثر بیکسی و تنہائی
ہے آج لشکر غم سے مقابلہ دلکا

AsliAhleSunnet.com

کہان کہان مین بچاؤن کہان کہان دیکھون
بلا سے کوئی ادا اونکی بدنما ہوجائے
ڈرو خدا سے کوئی اور کھیل کھیلو تم
بلاتے ہین تو مبارک تمہین برائی توفیق
آتے تو ہو کہین سے آخر ملنے والے تم
ہمین تو اشک کے قطرہ کا بھی ہے تھامنا مشکل
جب کہین غنچۂ پژمردہ نظر آتا ہے
کبھی تو پاؤن کی ٹھوکر سے تیری آشنا ہوتے
ہمکو ہر دام مین لازم ہے پھنسانا دلکا
ہر صبح وہ ڈھونڈے ہے کوئی تازہ خریدار
چپ لگی مجھکو تو چرچا یہی ہر وہان ہوگا
خوبصورت نہو کوئی تو نہو بدنامی
اے چشم سرمہ گین تری گردش نے کیا کیا
دیکھون تو لے ہی جان ملک الموت کسطرح
یہہ تو سچ ہے کہ جو تم چاہوگے کر گزروگے
مجھ بیگنہ کے قتل پہ گر ہے خوشی غیر
دیکھتے ہی شوق نے ایسا کیا بے اختیار
اب یہہ حالت ہے کہ اونسا بیدرد
قسمت تو دیکھ جتنے کیے شکوے ہجر کے
کہتے ہین رنجش ظاہر مین مزا آتا ہے
تمہین بھی کھولنی زلفین پڑینگی

ہے خار زار محبت مین آبلہ دل کا
کسیطرح سے تو ٹوٹ جائے ولولہ دل کا
بہت برا ہے مری جان مشغلہ دل کا
زیادہ حد سے نہ بڑھ جائے حوصلہ دلکا
کیا ہوا اگر مرے بھی لگیجاؤ پھر گلے تم
پہلے وہ لوگ ہین جنکے تئین دل تھامنا آتا ہی
دل سمجھکر اوسے چھاتی سے لگا لیتے ہین
اگر خوابیدہ کوچہ مین ترے جون نقش پا ہوتے
سیکھے ہین تری لگاوٹ سے لگانا دلکا
صورت مری ہر روز بدلجائے تو اچھا
راز اپنا نہ خموشی سے بھی پنہان ہوگا
سچ تو یہہ ہے کہ برا ہوتا ہے اچھا ہونا
راحت پذیر تجھسے ستم آسمان سے ہم
تم وقت مرگ پاس سے اوٹھنا ذرا نہین
پر کیہ ممکن نہین ہمپر کبھی بیداد نہو
ظالم تو میرے واسطے اندوہگین نہو
حال دل کہنے لگے ہم یار کی تصویر سے
میرے بچنے کی دعا مانگے ہے
اونکو گمان رہا گلہ روزگار کا
یون ہی تم مجھسے خفا ہوکے ذرا الجھانا
دل گم گشتہ گر اپنا نہ پایا

AsliAhleSunnet.com

تیغ نگاہ یار اوچٹتی لگی تھی پر
کچھہ نہ بن آیا تو شب کو آپ کھا کر اپنے ظلم تصویر دہلوی
فدا تا آشنائی پر تو ہین لاکہون دل فریجانسے
مجھہ سے کیا پوچھتے ہو غل ہیں دیوار ہی گیا
رہا ہو کے یہ بہی ہمتو رہے قفس کے ہی گرد
کچھہ مزا شور تبسم نے تمہارے ہے دیا
یہہ بہی کوئی ہنسی ہے کہ رخصت کا لیکے نام
آج کی شب نہ خفا ہو ترے قربان ہمسے
غصہ اوٹھا اوٹھا کے یون ہی یار بار کا یوسف علی تپش
ایک روز اے تپش کوئی آفت اوٹھائیگا
دل کھینچتے ہین اور کسیکو خبر نہین
کوئی مرجائے یا کوئی تڑپے
جو اسطرفسے گزر ہوا ہے تو قبر عاشق بہی آکے دیکھو تمنا
صبا یہہ کہنا خدا کیجائے فقط ہین اب آخری سنبھالے
کہلے ہین سب زخم خون چکیدہ بہ رنگ گلہائے نو رسیدہ
آنکھین خدا نے دیکھنے کو دی ہین ہر یکان میر حاجی تجلی
یہہ شوق دیکھو بس مرگ بہی تجلی نے
رونا کوئی موقوف کرین ہین مری آنکھین سید حیدر حسن تصویر
لیگئے یون ترے کوچہ سے تصور کو لوگ
وعدہ شام تو کیا ہے ولے میر محمد تعشق
تھم کے بیوجہ تڑپتے نہین بسمل تیرے محمد عیسی تنہا

برسون گزر گئے مجھے آزار کھینچتے
بدمزہ رکھنے کو میرے وہ پشیمان ہی رہا
اگر وہ بت کسی کا آشنا ہوتا تو کیا ہوتا
تمنے جھانکا تھا سو یہہ فتنہ و شر اوسکا ہی
کہان وہ جائین کہ جو بال و پر نہین رکھتے
یون تو زخمون پہ بت ہمنے نمکدان اولٹے
سو بار بیٹھے بیٹھے مجھے تم رولا چکے
کل تو لیوے ہی گی بدلا شب ہجران ہمسے
اے دل مزاج تونے بگاڑا ہے یار کا
حسرت سے دیکھنا یہہ ادھر بار بار کا
کرتی ہین کام تیری نگاہین نقاب مین
وہ تو خنجر کو آزما بیٹھے
نگاہ حسرت سے گر نہ دیکھو بلا سے تیوری چڑھا کے دیکھو
گزرتے ہین ناز اوٹھانیوالے جو دیکھنا ہو تو آکے دیکھو
تمام اعضا ہین گو بریدہ مگر نہ عادت گئی ہنسی کی
دیکھا تری طرف جو کسی نے تو کیا ہوا
کفن مین کھولدین آنکھین سنا جو یار آیا
جب تک نہ تسلی کو دل آوے جگر اوکی
جون اوٹھاوین کسی بدمست کو میخانے سے
کچھہ وہ آتا نظر نہین آتا
آب خنجر سے یہہ رہ رہ کے مزا لیتے ہین

AsliAhleSunnet.com

تجھ سے بدنام اوسے لوگ عبث کرتے ہین — ہمنشین وہ تو مرے پاس نہ آیا نہ گیا

کچھ اوسکے حق مین بھلے ہونگے وہ لب میگون — یہہ بات کیا ہے کہ تسلیم بے سبب ہوگا

ناصحا پند و نصیحت تو نکر محفل مین — یہان مرے ساتھہ کوئی اور بہی سوا ہوگا

اتنے صدمے دئے کہ آخر کو — ہاتھہ اوٹھانا پڑا دعا کے لئے

حال یہہ اونکی انجمن مین ہے — ہر سخن معترض سخن مین ہے

اپنی تو یہہ صورت ہی کہ جون بلبل تصویر — پرواز کی طاقت نہین اور پاس چمن ہے

گو دلمین خفا ہی تو پر اس بات کو نادان — کچھ بیٹھیو مت عاشق دلگیر کے مونہہ پر

وان نمک کا بھی صرفہ ہے تو تیر — زخم کھانے کا کچھ مزا دیکھا

اس چمن زار مین جون شبنم و گل ای گل رو — کبھی خندان مجھے ہونا کبھی گریان ہونا

اس سادہ مزاجی پہ تو مرتے ہین ہزارون — اللہ رے عالم ترے بیساختہ پن کا

در و دیوار سے آتا ہے نظر جلوہ دوست — آئینہ خانہ مرا گوشہ تنہائی ہے

شبنم کیطرح اس چمن دہر مین ثابت — جز گریہ ہمین اور تو کچھ کام نہ آیا

آہ گر پردہ نشین وہ بت خود کام نہو — دیر مین کفر نہو کعبہ مین اسلام نہو

خواب مین مجھ سے وہ بگڑا تھا یہ تعبیر تو کچھ — کہ سحر سامنے آیا تو پشیمان آیا

کبھی ہے مردگان غم پہ احسان معجز قم کا — کبھی حق نمک ہی زخم دل پر اوس تبسم کا

ہر شخص کا دل شہر مین کھنچتا ہی اودہر کو — پوچھے کوئی کیون اور سے رستہ تری گھر کا

گھر بیابان مین بنایا نہین ہمنے لیکن — جسکو گھر سمجھے ہوئے تھے وہ بیابان نکلا

نہین عقل سے عشق خالی کہ آئین — بڑے تجربے ہمکو حاصل ہوئے ہین

نہ لیتین نہون قتل انصاف یہہ ہے — کہ ہم خود بدآموز قاتل ہوئے ہین

دل کا سودا ہے خفا ہونیکی کچھ بات نہین — گفتگو رہتی ہے بایع کو خریدار کے ساتھ

محمد ہے نبی ممدوح ذات کبریائی کا — کرے بندہ گر اوسکی مدح دعوی ہی خدائی کا

AsliAhleSunnet.com

لگاؤن چہاتی سے جرأت نکیونکہ اسکو کہ یہہ
جہپکے اجل سے کیونکہ مری آنکہہ وقت نزع
کون دیکہے گا بہلا اسمین ہے رسوائی کہیا
روٹہے سو بار کئے ہمنے سفر ہی اکثر
آشنا مجہہ سے نہتا پر مین بزور اوس سے ملا
جنہونکا نامہ بہونچتا ہے اوس ستمگر تک
جس بہانے سے کبہی آنکے ملجاتے تہے
خط کسکا یہہ آیا ہے کہ جرأت جسے تو نے
پہر کہو سوتے مین بوسہ کیون لیا تو نے مرا
تماشے کو نکل آتا ہے وہ زینک پہ سے گہر
اودہر جاتے ہین ٹانکے بخیۂ زخم جگر کے سب
ہاتہہ ملتے ہوئے آج آتے ہین سب رہگزری
بلائین ہاتہون نے میری جو لین تمہاری رات
دور سے کل ہمنے اوسکے آستان کو دیکہکر
دور سے دیکہہ نہین سکتے ہین جرأت اور ہم
روز کہتے ہین وہ آئے تو کہین غم جرأت
نہ دیکہنا جو نصیبو نمین ہی تو وصل مین بہی
اپنے پہلو سے وہ جب اوٹہکے چلا ای جرأت
کل واقف کار اپنے سے کہتا تہا وہ یہہ بات
کیا جانئے کمبخت نے کیا ہمپہ کیا سحر
مری وحشت سے دل ہی دل مین ہنس کر یون وہ کہتی ہے

وہ ہاتہہ ہے کہ گلے کا کسی کے ہار رہا
بسمل ہوا ہون مین کسی بانکی نگاہ کا
خواب مین آنے کی ہی تمنے قسم کہائی کیا
پر گلے آکے نہ ہم سے کبہی دلدار لگا
جسکو تک عید کے دن اوسنے ہم آغوش کیا
اون ہی کا کاشکے جرأت مین نامہ بر ہوتا
آہ کیا بہول گئے اب وہ بہانا اپنا
اکدم مین اوٹہا آنکہونسے سو بار لگایا
گو ہے تہمت پر مزا کیسا ہے اس بہتان کا
مزا دکہلا رہا ہے اندنون دیوانہ پن اپنا
تصور جبکہ گزرے ہے کسیکے مسکرانیکا
جائے حیرت ہے کہ مین کیون سر بازار تہا
بلائین ہاتہون کی لیتا رہا مین ساری رات
رو دیا کن حسرتون سے آسمانکو دیکہکر
جی یہہ چاہے ہے کہ دن رات رہین یار کے پاس
جب وہ آتا ہے تو اوسوقت نہین ہوتے ہم
اوٹہا کے آنکہہ نہین دیکہتے حجاب سے ہم
اوسکا مونہہ دیکہکے بس رہ گئے مجبور سے ہم
ق جرأت کے جو گہر رات کو مہمان گئے ہم
جو بات نہتی ماننے کی مان گئے ہم
الٰہی لگ گئے کیون ایسے دیوانوں کو پیارے ہم

AsliAhleSunnet.com

مثل آئینہ با صفا ہین ہم

گو وہ نہ بوسہ دیوے لیکن اس آرزو مین

کوچۂ جانان سے جاتے ہین یہ جا سکتے نہین

میری بیتابی سے محفل مین یہ دہڑکا ہی اوسے

برنگ مہر ہی گردش ہے ہمکو ساری رین

جو روٹہے ہم تو بولے بیدلی ہے تمکو یا لمجا

جو دیکہا مضطرب مجھکو تو محفل مین کسی سے وہ

دام مین ہمکو لاتے ہو تم دل اٹکا ہی اور کہین

ندیا کسی نے جو ہمدم تری بات کا جواب

کہے ہی جب وہ محفل مین کہ لو اب گہر کو جاتا ہو

ولیکن آتا نہین او سکے مرے گہر آنیکو

وصل مین جسکے تہا چین سو جرأت افسوس

گہلگیا اپنا جو نوشتہ تہا

عیاری تو دیکہو نہلانے کے لئے آنکہہ

کچہہ لگاوٹ کا سبب اور نہین پر جرأت

مانوس جس سے طبع ہے یارب حبیب کی

روداد اوس سے کہئے تو موہنہ پہیر مسکرا

دم آخر نہ پوچہو وضع اوس منطلبے آنیکی

دل وحشی کو خواہش ہے تمہارے در پہ آنیکی

غم سے گہٹنا یہہ مرا بسکہ بڑہاتا ہی اوسی

گہر کو جاتا ہے ترے کوچہ سے جرأت تو یون

دیکہنے ہی کے آشنا ہین ہم

کس کس مزے کی باتین اپنی زبان پر ہین

گو اوٹہاتے ہین قدم پر دل اوٹہا سکتے نہین

اوٹہکے ہونے نہ لگے میری یہہ قربان کہین

جو تم پہر آؤ تو پیارے پہرین ہمارے دن

ادہر کو دیکہیو کیون جی ستانا اسکو کہتے ہین

یہہ کہتا تہا کہ ہی لطف محبت رازداری مین

شعر پڑہانے ہم سے اور مضمون گہٹا ہی اور کہین

مت برا مانیو اسوقت مین تہا اور کہین

تو مین ہر ایک کو کیا کیا اشارہ و نہین جتاتا ہون

تا یہہ لوگون مین رہے بات قسم کہانیکو

وہ گیا پاس سے اور موت نہ آئی مجھکو

دور سے تشکل نامہ بر کو دیکہہ

دیوانہ کیا ہے ہمین مشہور کسی نے

یہہ وہ چاہے ہی کہ اسکو بہی لگائے کہین

ہو جائے کاش تشکل مری اوس رقیب کی

کیا چپکے سے کہے ہے کہ شامت نصیب کی

کہ اگر نعش پر کہنے لگا خوبی بہانے کی

دوانہ ہے ولیکن بات کہتا ہی مجہکا نیکی

جو تجہے دیکہے ہی سو دیکہنے جاتا ہے اوسے

جائے ہی جیسے کہ رہتا نہین آتا ہی اوسے

AsliAhleSunnet.com

لیکے دل کہتے ہو ملنے مین ہی رسوائی آہ
وہ نہ آئے تو یہہ ہو جائے غلط

اوس پردہ نشین سے کوئی کس شکل برآئے
ناصح مین اور ہم مین بہی ہے طرفہ صحبت آہ
قاتل نہ مجہہ سے موڑیو موںہہ وقت قتل تو
یہہ تو مین کیونکہ کہون کچہہ نہین بہاتا مجہکو
یاد اوس سے بدے ہمنے بمنت کئی بوسے
کیا صلح کو جی چاہنے لگتا ہے وہین بس
پوچہا یہان تلک کہ ہوا تنگ نامہ بر
قلق گزرتا ہی مجہکو کیا کیا سنون ہون حسرت بہرے جب بہ
چاہ کی چتون مری آنکہہ اوسکی شرمائی ہوئی
مین ہی رہجاتا ہون اوس پاس جو محفل مین تو وہ
گزر جاتی ہین باتین دلمین کیا کیا اوسکی محفلمین
جو عشق صادق کا دیکہا عالم تو تہا اوسکا اثر ہی ہمدم
گرچہ ہر صورت مین جراءت صورتین ڈہلتی ہی ہین
ہوا ہے اب تو یہہ نقشہ ترے بیمار ہجران کا
خدا جانے کریگا چاک کس کس کے گریبانکو
جنبش کو اون لبونکی تو مدت ہوئی وہ لے
وہ گیا اوٹہکر جدہر کو مین ادہر حیران سا
خالی نہین ہی حسن سے اب اوسکی کوئی بات
آیا تہا شب کو چہپکے وہ رشک چمن سو آہ

آپ ہشیار بنے مجہکو دوانہ کرکے
کہ بن آئے نہین مرتا کوئی

جو خواب مین بہی آئے تو موںہہ ڈہانکر آئے
ہم کچہہ نہین سمجہتے وہ سمجہائے جائے ہے
ٹک شرم کیجیو مرے گردن جہکائے کی
کچہہ تو بہایا ہے کہ اب کچہہ نہین بہاتا ہی مجہی
ہارے بہی تو کیا ہار مزیدار نکالی
لڑجائے ہے جب آنکہہ لڑائی مین کسیکی
لذت ملی جو یار کے پیغام سے مجہے
کہ کوئی معشوق رو دہی عاشق کو اپنی کیا کیا منا رہا ہے
تاڑلی مجلس مین سبنے سخت رسوائی ہوئی
کیا کسیکے تئین جلدی سے بلا لیتا ہی
کسی سے چپکے چپکے جب کوئی کچہہ ذکر کرتا ہے
اوسے بہی ہوگا جدائی کا غم ہمین جو غم ہی تو بس یہ غم ہے
پر بنا جو درد کا پتلا وہی انسان ہوا
کہ جس نے کہولکر موںہہ اوسکا دیکہا بس وہین ڈہلکا
ادا سے اوسکے چلنے مین اوٹہا لینا دوپٹہ کا
جی آجتک ہی لذت دشنام مین پہنسا
اوسکے جائے پر بہی کتنی دیر تک دیکہا کیا
قصہ بہی وہ سنے تو سنے مہر و ماہ کا
پہیلی یہہ گہر مین بو کہ محلہ مہک گیا

AsliAhleSunnet.com

کہد جائے دل پہ نقش اگر اوس نگار کا
پہر ہتین درپردہ شب مجلس مین اوسکی شوخیان

کل رات مجہہ سے یار مرا بے حجاب تہا
چل سیر کو ٹک تو ہی کہ سودائی نے تیرے

جرأت مین پوچہتا ہون کہ یہہ اضطراب دل
خون سے آغشتہ [illegible] تا پا ہی

ذکر حسن تو جو ہنسے ہے دل غم گشتہ کا
روکتا کیا اوسے جرأت زہا آپ مین مین

خیال وصل مین اوسکی عجب باتین بناتا ہون
خواب مین جیسے کہ پہرتے نظر آوے مردہ

بجز چشم بتان میکدۂ دہر مین جوشش
یار کو قاصد مرے جاکے اگر دیکہنا

کل جو اوسے دیکہکر ہو گئے ہم غنچہ
جیسا کہ دل پہ زخم ہے اوسکے خدنگ کا

اوسکا خدنگ داغ جگر سے گزر گیا
دیکہکر ایک ستم تیری جفا کاری کا

اوسکی آنکہون کو دیکہین ای جوشش
قیس پہرتا جو رہا دشت مین دیوانا تہا

مدعی سمجہون ہون جن جنکو مین اب تیرے لئے
حیران ہون کسطرح ہے وہ انسا نہین جلوہ گر

نہ پہولتے ہین شگوفے نہ غنچہ کہلتے ہین

تعویذ کر رکہون اوسے اپنے مزار کا
لے گیا دل سبکے وہ اور سب شرماتا رہا

پر آنکہہ کہل گئی جو سحر کو تو خواب تہا
بازار نیا اک سر بازار لگایا

جاوے نہ وصل مین بہی تو پہر اسکا کیا علاج
کسی عاشق کی آستین ہو نہین

کچہہ نہ کچہہ مین بہی تو اس بات پہ پاجاتا ہون
بیٹہے بیٹہے جون ہی اوس نے یہہ کہا جاتا ہون

بگڑ بیٹہا ہے وہ گویا اور اوسکو مین مناتا ہون
یون کسی شخص پہ بس ہم بہی مرے پہرتے ہین

ہم نے تو کسی مست کو ہشیار نپایا
میری طرف سے بہی تو ایک نظر دیکہنا

ہنسکے وہ کہنے لگا پہر بہی ادہر دیکہنا
گلشن مین ایک گل نہین اس آب و رنگ کا

ایک تیر تہا کہ صاف سپر سے گزر گیا
کوہکن ہو تو نہ دم مارے وفاداری کا

مونہہ تو دیکہو شراب خوار دن کا
اوسکو لیلی ہی کے دروازہ پہ مرجانا تہا

دوست اپنے ہی تہے سب کیا کوئی بیگانا تہا
جلوہ سے اوسکے طور تو جل خاک ہو گیا

چمن مین شور پڑا کس کے مسکرانے کا

AsliAhleSunnet.com

چھپاتے ہین سبھی صیاد دام اور یہہ مرا نوخط — دلونکو صید کرتا ہے دکھا کر دام کیصورت

دکھیئے ہم مین اور اون آنکھونمین کیا ہوتی ہے — لہو کے پیاسے ہین وہ تشنۂ دیدار ہین ہم

دود کی طرح مین دل سوختہ جاتا ہون جدہر — اپنے احوال پہ عالم کو رلا جاتا ہون

بیکسی ہے یہی گلا ہے سب مجھے — تھام لیتی ہے دست قاتل کو

راغب نہین طبیعت گر حور روبرو ہو — اپنی یہہ آرزو ہے دنیا ہو اور تو ہو

توانائی تو کر بیٹھی جدا آغوش سے مجھکو — کرامت دیکھو اے ناتوانی دوش سے مجھکو

جی مین جسوقت کہ مضمون کمر آتا ہے — بسکہ نازک ہے مجھے باندہتے ڈر آتا ہے

ضامن علی جلال

شبنم کی طرح سامنے اوس آفتاب کے — ہونے کو تو ہوتے ولیکن نہو سکے

آج کچھ لپٹے ہی جاتے ہین وہ آئینہ سے — نشہ بیخود کئے دیتا ہے خودآرائی کا

آج تو وہ بھی نہایت مجھکو مضطر دیکھکر — کچھ پکارے جانب چرخ ستمگر دیکھکر

فریب جنکا تماشا نگاہ یار کو دے — وہ داغ ڈہونڈہتے ہین جسم داغدار ہین ہم

غم نصیبون مین محبت کی خوشی کا کیا کام — کہین ہنسنے تو نہ آیا ہو تبسم مجھکو

حشر مین چھپ نہ سکا حسرت دیدار کا راز — آنکھ کمبخت سے پہچان گئے تم مجھکو

ہماری جان غش ہو شوخی پہ کیون نہ اوس دلکی — کہ جسپر پیار آجاتا ہے تم سے خوبصورت کو

چھپتے نہین گواہ جو سوز نہان کے ہین — چند اشک گرم مین کہ چھالے زبانکے ہین

نقش قدم پکارتے ہین راہ عشق مین — مٹجائے حوصلے جسنے نام و نشانکے ہین

مرزا نعیم بیگ جوان

ظلم وستم وجور سبھی ہم نے اوٹھائے — جب اور کوئی تجھسا طرحدار نہ پایا

کسیکو اپنی سفارش کیواسطے اون پاس — جو لیکے جاؤن تو اوسکا وہ آشنا نکلے

مرزا جہاندار شاہ

مر کس کے انتظار مین یہہ بے اجل گیا — آنکھین جو یون کھلی ہین اور دم نکلگیا

آخر گل اپنی صرف در میکدہ ہوئی — پہونچے وہان ہی خاک جہانکا خمیر ہو

فخر الاسلام جنون

اوٹھی جو شرم تو دونون ہی دل ملے نکلے — بجز حجاب یہان کچھ نہ فاصلے نکلے

AsliAhleSunnet.com

اظہار خموشی مین ہے سو طرح کی فریاد
تا اشارے کو سمجھنے نہ لگے غیر کے وہ
چھوڑ دے کوئی کسی کے لئے جسطرح جسے کچھ
بیوجہ تو نہین یہہ حسن اوس گلی مین روز
جو کوئی آوے ہی نزدیک ہی بیٹھے ہے ترے
اوسکی جب بزم سے ہم ہوکے بہ تنگ آتے ہین
کہتا ہی تو کہ تجھسے مین ہی نباہتا ہون
روٹھا کرے وہ کیون نہ کسی اور سے حسن
تیرے ہمنام کو جب کوئی پکارے ہے کہین
دی تہی یہہ دعا کسنے مرے دلکو الٰہی
کہنے کی ہین یہہ باتین کس بن نہین گزرتی
ساتہہ دیکھون ہون کسیکے جو کسی دلبر کو
آجا کہین شتاب کہ مانند نقش پا
خاموش ہی رہا وہ ہرگز حسن نبولا
حسن بہی آدمی ہی کچہہ خفا ہوتے ہو تم حسن سے
آنکہہ اوٹہا کر جسکو دیکہا اوسکے دلکو لے لیا
پھر چھیڑا حسن نے اپنا قصہ
نازسے غمزہ سے عشوہ سے لگا لیتے ہین
غیرونکی بات کیا کہون اوسکی تو یاد مین
جو چاہے آپکو تو اوسے کیا نہ چاہیئے
اس ڈر سے اوسکی زلف کے مینے نہ بات کی

ظاہر کا یہہ پردہ ہے کہ مین کچہہ نہین کہتا
ہمنے اس ڈر سے کبہی اوسکو اشارا نہ کیا
ہمنے منت مین تری کون و مکان چھوڑ دیا
جا جا کے بات کرنی ہر ایک سے پکار کر
ہم کہانتک ترے پہلو سے سرکتے جائین
اپنے ساتہہ آپ ہی کرتے ہوئے جنگ آتے ہین
تو ہی کہین ہو سچا مین یہہ ہی چاہتا ہون
یہہ سب بگاڑ چاہ کا ہے اور کچہہ نہین
جی دھڑک جاتا ہی میرا کہ کہین تو ہی نہو
اُجڑے ہے یہہ گھر ایسا کہ پھر آباد نہووے
یہ اک جان تو ہے جس بن نہین گزرتی
مین بہی جی رکہتا ہون مجھکو بہی ہوس آتی ہے
تکتے ہین راہ تیری سر راہ مین پڑے
جسکو مزا پڑا کچہہ اوس لب کی گفتگو کا
خراباتی جنونی باولا سودائی آوارہ
لیتے لیتے دلکے لینے کا تجھے ڈھب ہو گیا
بس آج کی شب بہی سو چکے ہم
جسکو وہ چاہتے ہین اپنا بنا لیتے ہین
اپنا بہی مجھکو دھیان کبہی ہے کبہی نہین
انصاف کر تو چاہیئے یہہ یا نچاہیئے
جاتی ہے دور دور تک آواز رات کی

AsliAhleSunnet.com

مین نے تو بہر نظر تجھے دیکھا نہین ابہی — رکھیو حساب مین نہ ملاقات آج کی

کیون مین اسطرح رات دن رووُن — تو کسی سے اگر ہنسا نہ کرے

وہ دن گئے کہ دلمین رہتا تہا درد اپنے — اب دل نہین سراپا اک درد ہو گیا ہے

جعفر علی حسرت

درس تہا مکتب مین مجھکو آہ کا — یہہ سبق تہا پہلے بسم اللہ کا

یہہ بہی اک ستم ہے کہ خواب مین مجھے شکل اپنی دکھا گئے — کبہی نیند بر سو نہین آئی تہی سو وہ سے جگا گئے

شاہ حاتم

گر کہے تو رات تو دن کو کہو نہین رات ہے — کفر کچہہ اسمین نہین یہہ دل ملے کی بات ہے

ہجر کی زندگی سے موت بہلی — کہ جہان سب کہین وصال ہوا

تم تو بیٹھے ہوئے یہہ آفت ہو — اوٹھہ کہڑے ہو تو کیا قیامت ہو

خواجہ حسن

آتا ہے اب نشہ کیطرف جی کبہو کبہو — ساقی نگاہ مست ادہر بہی کبہو کبہو

اُمڈ کے آنکہون نے یکبار بہ چلے آنسو — ہنسی ہنسی مین جو ذکر وداع یار آیا

وہ تو آیا نہ تماشے کو مرے نزع کے پر — ہمنے اوسوقت مین بہی اوسکا تماشا دیکھا

اوس نے کس کس طرح ٹالا ہمکو اپنے در سے پر — دیکھہ تو ہم بہی حسن کس کس بہانے سے رہے

لالہ بالمکند حضور

جفا کو تم وفا سمجھے ستم کو ہم کرم سمجھے — ادہر کچہہ دلمین تم سمجھے ادہر کچہہ دلمین ہم سمجھے

شاہ حسین حقیقت

ولا اب دونون مل کاٹینگے اوقات آہ و زاری مین — ہوئے بیمار ہم بہی لیکے تیری بیمار داری مین

محمد پناہ خان حکیم

پوچھتے کیا ہو حکیم جگر افگار کا گہر — ایک تکیہ سا ہے اوس شوخ کی دیوار کے پاس

ہمتو کیونکر کہین کہ بوسہ دو — گر عنایت کرو عنایت ہے

میر کلو حقیر

ہون ہست و نیست عالم تصویر کیطرح — گویا ہون اور خموش ہون زنجیر کیطرح

غلام فخر الدین حیرت

ہم اوس بزم سے یون پر ارمان نکلے — جوانی مین جسطرح سے جان نکلے

میر حیدر علی حیران

دم نکلتا ہے اب کوئی دم مین — بیٹھہ جا کچہہ نہین رہا ہم مین

دیکھہ زخمی مجھے اوس کوچہ قاتل والے — ہنسکے کہتے ہین کہ آ زخم جگر سلوا لے

میر بہادر علی حزین

میرا احوال زبون دنیہ کہلیگا کیونکر — سامنے آئینگے جب وہ تو سنبہال جاونگا

AsliAhleSunnet.com

سب کو موئے سے لگا لیوینگے اتنا صبر ہی کسکو
رنج پہنچے جو حزین اون سے وہ راحت سمجھو
تم بھی رو بیٹھوگے دلکو ہمیں ہنستے کیا ہو
اوس نے حسرت کو کیا قتل کہیں ہائے کہ آج
زخم کے مونہہ مین بھر آیا پانی
پھر گریبان کے اوڑینگے ٹکڑے
بسکہ مصنوع ہے صانع کی صفت
آج پھر اوس بت کافر نے حقیر
آرے وحشت اپنے آبلۂ پا سے دشت مین
دین کو زلف و خط و خال و مژہ نے چھینا
روز وداع بھی شب ہجران سے کم نتھا
ملتے ہی اونکے بھول گئے کلفتیں تمام
تمنے کیون وصل مین پہلو بدلا
ہوتی نہین قبول دعا ترک عشق کی
ہم جسپہ مر رہے ہین وہ ہی بات ہی کچھ اور ہے
خوبی رو کے لیے زشتی خو بھی ہے ضرور
مجھے ڈالا ہے سو وہم و گمان مین
شوق بڑھتا گیا جون جون رکے اوس شوخ سے ہم
اک نہ اکدن جان جاتی آخرش یون ہی حیا
عمر اپنی خیال کمر یار مین گزری
قاتل اگر کہے کہ سکتا ہے چھوڑ دیو

کہ بھرے زخم سے مو شیشہ مین اور شیشہ سے سلائی عزیز
ہے غنیمت کہ تمہین یاد تو کر لیتے ہین — حافظ عبد الرحمن حیرت
اگر آئینہ کبھی تمنے مری جان دیکھا
مینے اوس شوخ سے ظالم کو پشیمان دیکھا — نبی بخش حقیر
جب کہ پیکان کا مزا یاد آیا
پھر وہی چاک قبا یاد آیا
بت کو دیکھا تو خدا یاد آیا
وہ ادا کی کہ خدا یاد آیا — حافظ عبد الرحمن حیرت
رہجائے تشنہ لب نہ کوئی خار دیکھنا
دل بھی غالب ہے کہ ہوگا نہین دو چار کے پاس — مولوی الطاف حسین حالی
کچھ صبح ہی سے شام الم کا ظہور تھا
گویا ہمارے سر پہ کبھی آسمان نتھا
کس کو دعوی ہے شکیبائی کا
دل چاہتا نہو تو زبان مین اثر کہان
عالم مین تمسے لاکھہ سہی تم مگر کہان
سچ تو یہہ ہے کہ کوئی تمسا طرحدار نہین
بہت کیون آج مجھپر مہربان ہو
یہہ سبق وہ ہے کہ بھولے سے سوا یاد رہے
مر گئے اوسپر تو اونکے دل ہی مین گھر ہو گیا
دنیا ہی مین گویا کہ رہے ملک عدم مین
خنجر تو ایک دم کے لیے مونہہ نہ موڑ دیو

AsliAhleSunnet.com

نہین تو تدبیر مین تہا زخم جگر کے مصروف
نہین تو بندہ ہون ترے جور و جفا کا لیکن
ہماری اونکی صحبت آہ ابر و برق کیسی ہے
کسکے خرام ناز کا پامال ہون خلیق
جہلک ایسی کوئی دکہلا گیا مہ پارہ غرفہ کی
گالی سے کون خوش ہو مگر حسن اتفاق
ہم آپ سے نہین جاتے یہان سے گہبرا کر
کسیکی چشم میگون کا تصور ہمکو ہی دارا
ہم خاک ہوگئے آئے ہین کوچہ مین یار کے
بتونکا سبزۂ خط خال کا نہین محتاج
حیف کہتے ہین ہوا گلزار تاراج خزان
درد یان دو ہی پیالونپہ قناعت کیجے
دین و دنیا مین تو ہی ظاہر ہے
کبہو ہنسنا کبہو رونا کبہو حیران ہو رہنا
جہکے تو سامنے سے ہو گزرا
تیری گلی مین مین نچلون اور صبا پہ چلے
دل بہی تیرے ہی ڈہنگ سیکہا ہی
خدا جانے کیا اسکا انجام ہوگا
کیا فرق داغ و گل مین اگر گل مین بو نہو
دل کسکی چشم مست کا سرشار ہوگیا
اپنے بندہ پہ جو کچہہ چاہو سو بیداد کرو

دل بہی پہلو مین تپان تہا مجہے معلوم نتہا
سخت دہڑکا ہے مجہے اس دل سودائی کا
ہم اونکو دیکہہ کے روتے ہین اور وہ ہمیشہ ہنستے ہین
لگتی ہے چوٹ دلکو مرے ہر قدم کے ساتہہ
کہ جون چلمن بشکل رہگیا نظارہ غرفہ ہی
جو تیری خو تہی وہ ہی مرا مدعا ہوا
یہہ جسکے جذبۂ دل کا اثر ہے کیا کہیے
قدم اوٹہتا نہین ہے بغرش مستانہ رکہتے ہین
لیکن یہہ خوف ہے کہ صبا کو خبر نہو
بغیر مہر یہہ خط اعتبار رکہتا ہی
آشنا اپنا بہی وان اک سبزۂ بیگانہ تہا
خانۂ چشم ہے یہہ خانۂ خمار نہین
دونون عالم کا ایک عالم ہے
محبت کیا بہلے چنگے کو دیوانہ بناتی ہے
آپ سے بار بار گزرے ہے
یون ہی خدا جو چاہے تو بندہ کی کیا چلی
آن مین کچہہ ہے آن مین کچہہ ہے
مین بے صبر اتنا ہون وہ تند خو ہے
کس کام کا وہ دل ہے کہ جس دل مین تو نہو
کسکی نظر لگی کہ یہہ بیمار ہوگیا
یہہ نہ آجائے کہین جی مین کہ آزاد کرو

غلام حسن خان حسن
محمد باقر حزین
فخر الدین خان خرد
میر مستحسن خلیق
غلام حسن خان جنبان
مرزا خضر سلطان خضر
راجا نراین خرد
مرزا دارا بخت دارا
میر دوست علی خلیل
حضرت خواجہ میر درد

AsliAhleSunnet.com

بارے مجہے بتا تو سہی کیا سبب ہوا | پہر مجہہ پہ مہربان ہوا تو غضب ہوا
مین سامنے سے جو مسکرایا | ہونٹ اوسکا بہی درد ہل گیا تہا
تم اول ہی اگر جو مجہہ سے ملے تہے | نگاہونمین جادو سا کچہہ کر دیا تہا
اون لبون نے نہ کی مسیحائی | ہمنے سو سو طرح سے مر دیکہا
مین جاتا ہون دلکو ترے پاس چہوڑے | مری یاد تجہکو دلاتا رہے گا
قتل سے میرے وہ جو باز رہا | کسی بدخواہ نے کہا ہوگا
کہسار مین ہر سنگ یہہ کہتا ہے پکارے | اے درد مقر ہون ترے نالونکی اثر کا
سینہ و دل حسرتون سے چہا گیا | بس ہجوم یاس جی گہبرا گیا
نظر جب دلبہ کی دیکہا تو مسجود خلایق ہے | کوئی کعبہ سمجہتا ہے کوئی سمجہے ہے بتخانہ
ہنس قبر پہ میری کہل کہلا کر | یہہ پہول چڑہا کبہی تو آکر
لازم ہے گوشہ شکن زلف مین تری | ظالم کوئی پڑا رہے مجہسا شکستہ دل
اپنے ملنے سے منع مت کر | اسمین بے اختیار ہین ہم
جون آئینہ جسیہ یہان نظر کی | ساتہہ اپنے دو چار ہو گئے ہم
بسان کاغذ آتش زدہ مرے گلرو | ترے جلے ہوے اور ہی بہار رکہتے ہین
اوس نے کیا تہا یاد مجہے بہول کر کہین | پاتا نہین ہون تب سے مین اپنی خبر کہین
پوچہہ مت قافلۂ عشق کدہر جاتا ہے | راہرو آپ سے اس رہ مین گزر جاتا ہے
موت کیا آکے فقیرون سے تجہے لینا ہے | مرنے سے آگے ہی یہہ لوگ تو مر جاتے ہین
بسا ہے کون ترے دلمین گلبدن اے درد | کہ بو گلاب کی آئی ترے پسینے سے
مرے دل کے شیشہ کو بیوفا تونے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا | مرے پاس تو وہی ایک تہا یہہ دکان شیشہ گران نہین
درد دل کیواسطے پیدا کیا انسان کو | ورنہ طاعت کے لئے کچہہ کم نہ تہے کروبیان
کرے ہے مست نگاہونمین ایک عالم کو | لئے پہرے ہی یہہ ساقی شراب آنکہونمین

AsliAhleSunnet.com

اگر بے حجابانہ وہ بت ملے | غرض پھر تو اللہ ہی اللہ ہے
فارغ ہو بیٹھہ فکر سے دونون جہان کی | خطرہ جو ہے سو آئینۂ دل پہ زنگ ہے
دونون جہان کی نہ رہی پھر خبر اوسے | دو پیالے تیری آنکھون نے جسکو پلادئے
طریق اپنے پہ اک دور جام چلتا ہے | وگرنہ جو ہے سو گردش مین ہی زمانہ کی
ارض و سما کہان تری وسعت کو پاسکے | اپنا ہی دل ہے یہہ کہ جہان تو سما سکے
غافل خدا کی یاد پہ مت بھول زینہار | اپنے تئین بھلا دے اگر تو بھلا سکے
زنہار ادہر کھولیو مت چشم حقارت | یہہ فقر کی دولت ہے کچھہ افلاس نہین ہے
مدت ہوئی کہ ویسی عنایات رہگئی | اب گاہ گاہ سیدہی ملاقات رہگئی
دل بھلا ایسے کو اے درد نہ دیجے کیونکر | ایک تو یار ہے اور سیہ طرحدار بھی ہے
ادہر بات کرنا اودہر دیکھہ لینا | سمجھتا ہون سب ایک عیار ہو تمین
توجو نکتا عبث ہے کسی بات کے لئے | مین آگیا ہون صرف ملاقات کے لئے
اگلے معانقہ کو اگر کیجیے معاف | لگجاؤن اب گلے سی مکافات کے لئے
ساقیا یہان لگ رہا ہے چل چلاؤ | جب تلک بس چل سکے ساغر چلے
خلوت دل مین کردیا اپنے حواس نے خلل | حسن بلائے چشم ہے نغمہ وبال گوش ہے
دامن دشت ہے پر لالہ و گل سے یارب | خون عاشق بھی کہین ہووے بہار دامن
روندے ہی مثل نقش قدم خلق یان مجھے | اے عمر رفتہ چھوڑ گئی تو کہان مجھے
یہی پیغام درد کا کہنا | ق | گر صبا کوئے یار مین گزرے
کون سی رات آن ملیئے گا | دن بہت انتظار مین گزرے
اک شب بیٹھے تھے جس گھر مین کبھی یار سے مل | روز روتے ہین وہانکی در و دیوار سے مل
روان کرتا تھا خنجر گاہ گاہے روک لیتا تھا | عجب ناز و ادا سے اوسنے کاٹا میری گردن کو
طواف تھا جو کبھی دل کے گرد پھرتے ہم | جہاد تھا جو کبھی خون آرزو کرتے

AsliAhleSunnet.com

جون آئینہ یہ ستم رسیدہ
رہتا ہے مدام آبدیدہ

بہا ہے پھوٹ کے آنکھوں سے آبلہ دلکا
تری کی راہ سے جاتا ہی قافلہ دلکا

جہان کے باغ مین ہم بھی بہار رکھتے ہین
مثال لالہ کے دل داغدار رکھتے ہین

صنم جو دیکھہ مجھکو تو کہے ہی دور آنکہون سے
کچھہ اپنا بس نہین ظالم مین ہون مجبور آنکھون سے

تپ فراق کے بیمار کی جو دیکھی نبض
طبیب کو بھی کئی دن تلک بخار رہا

ہم جانتے ہین خوب تری طرز نگہ کو
ہے قہر کی آنکھہ اور محبت کی نظر اور

گر تو کسی بہانہ سے آجائے وقت نزع
ظالم کرین ہزار بہانے قضا سے ہم

گو حال دل چھپاتے ہین پر اسکو کیا کرین
آتے ہین خود بخود نظر اک مبتلا سے ہم

ہو کے ظاہر تو کیا عشق نے اک حشر بپا
حسرت اوس دل پہ کہ جس دلمین یہ پنہان ہوگا

جسکی بغل مین شب کو وہ ہوا اسکو دیکھئے
جس وقت آنکھہ کھل گئی دیدار ہو گیا

ہنسا ہنسا کے شب وصل اشکبار کیا
تسلیان مجھے دے دیکے بیقرار کیا

ملی جو یار کی شوخی سے اسکی بیچینی
تمام رات دل مضطرب کو پیار کیا

غم کیونکر نہ بسر کیجئے غافل ہوکر
کہ ملا ہے ہمین اک قطرۂ مے دل ہوکر

دلمین سما گئی ہین قیامت کی شوخیان
دو چار دن رہا تھا کسیکی نگاہ مین

تاثیر ہوئی ہے کس نظر کی
وہ آنکھہ نہین ہے نامہ بر کی

ایک تو حسن بلا اوسپہ بناوٹ آفت
گھر بگاڑینگے ہزارون کے سنورنیوالے

شرکت غم بھی نہین چاہتی غیرت میری
غیر کی ہوکے رہے یا شب فرقت میری

سر شوریدہ کو تسکین وہین ہوتی ہے
مجھپر احسان ہے اوس کوچہ کی دیوارونکا

پڑی ہوئے تھی ہزار پردے کلیم دیکھو تو جب بھی غش تھے
ہم اونکی آنکھونکے صدقے جسنے وہ جلوہ یون بیحجاب دیکھا

اے حشر امتیاز کہ ہم ہین شہید ناز
مرد ونکی طرح ہمکو اوٹھایا نجائے گا

ہوا ہے جب سے شہرہ اوس صنم کے دین وایمان کا
کوئی دل چیر کر دیکھے عقیدہ ہر مسلمان کا

محمد عابد دل
دولہن بیگم
غلام محمد دوست
عظیم الزمان خان دلسوز
بہادر زمان خان رنج

AsliAhleSunnet.com

کیا ہے ایک دست آرزو نے وار دو جانب
بہت آنکھیں مین فرش راہ چلنا دیکھکر ظالم
جو عاشقی مین خاک ہوا کیمیا ہوا
تری شمشیر پرخم نے ہزارون سر اوتارے ہین
ڈوب کر سینہ سے اس رنگ سے پیکان نکلا
شرمگین چشم مین اوس برق نظر کا جلوہ
تو نے جس دن سے کی مسیحائی
عرض وفا پہ دیکھنا اوسکی ادائے دلفریب
نہ کبھی جیب خجالت سے یہان سر نکلا
زلف برہم عرق آلود جبین دامن چاک
ہاتون سے جو بچے تری باتون سے مر گئے
کیونکر اوسکی نگہ ناز سے جینا ہوگا
کیا تہا دفن کشتہ کو تمہارے قبلہ رو لیکن
ایک دن غیر کے پہلو مین او نہین دیکھا تہا
یاد آتا ہے وہ رسوا کرکے
روز دیدار خدا خیر کرے
جلوہ گر کعبہ دلمین ہے وہ بت ای زاہد
اپنے سر کی مرے لاشہ نے بلائین لے لین
عارض آئینہ جبین آئینہ رخ آئینہ
میرے قابو مین نہ پہرون دل ناشاد آیا
اوسکے جلوئکو غرض کون ومکان سے کیا تہی

زلیخا کا جگر تک چاک ہے یوسف کے دامن کا
کف نازک مین کانٹا چبھہ نجائے کوئی مژگان کا
کہتا تہا آج خاک مین کوئی ملا ہوا
یہی تو گہاٹ ہے بحر محبت کے اوتارنیکا
دل سے بیساختہ نکلا کہ وہ ارمان نکلا
ایک شعلہ سا تہ دامن مژگان نکلا
کوئی اچہا نظر نہین آتا
دلمین کچہہ اعتبار سا آنکہہ مین کچہہ ملال سا
قیس دیوانہ تہا جامے سے جو باہر نکلا
کسکی آغوش سے تو جان چہڑا کر نکلا
چٹکی مین تہا جو تیر وہ لب پر سخن ہوا
زہر دے اوسپہ یہہ تاکید کہ پینا ہوگا
خدا جانے کہ مونہہ اوسکا فرشتون نے کدہر پایا
جب سے وہ بات نکی جسمین کہ پہلو نہوا
رنج کرنا مری رسوائی کا
معرکہ ہے تری زیبائی کا
کہکے لبیک یہان عشق خداداد آیا
دست قاتل کا جو انداز مجہے یاد آیا
اپنا مونہہ دیکھنے آگے تری بہزاد آیا
وہ مرا بہولنے والا جو مجہے یاد آیا
داد لینے کے لئے حسن خداداد آیا

AsliAhleSunnet.com

رہتا ہے شب و روز بغل ہی مین دل اپنا
ہے نزاکت مانع جنبش لب جان بخش کو
رہ سکے تاب نہ جوش حسن سے اوسکی نقاب
انداز کچھ ملانے لگا جور یار کا
ظرف بے مثل ہے دل پر خون
وعدہ یہ مرے اونکی قیامت کی ہی تکرار
یون مصور یار کی تصویر کہینچ
نچھوڑ صید محبت کو خاک پر صیاد
چہپتی ہے کب چہپائے سے اپکو بر و پسند
ہوتی ہے جنس مہر و وفا چار سو پسند
جنت مین پھول پھول کو مین سونگھتا پہرا
شوخی نے تیری کام کیا اک نگاہ مین
کیا نظارہ کسکا اشارہ کہا نکی بات
کیا کیا فریب دلکو دئے اضطراب مین
دل کی قیمت اک نگہ ہی ای صنم
دل ہی تو ہی نہ آئے کیون دم ہی تو ہی نجائے کیون
رونے پہ میرے وہ ہنسین رنج پہ میرے شاد ہون
سحر جو آئنہ یہہ رشک ماہ دیکھتے ہین
کچھ اسطرح کے وہ قاتل سوال کرتا ہی
مزہ جو چاہئے اونکے ستم مین خاک نہین
نکلا نہ دل سے تیر ترا بیٹھکر کبھی

تم ہوتے ہو جب پاس تو اکثر نہین ہوتا
کام تیرا خوب چشم سامری فن نگیا
چاک چاک ایسا ہوا پردہ کہ چلمن بنگیا
اب لطف دیکھنا ستم روزگار کا
جوڑ اس جام کا نہین ملتا
اور بات ہے آنکی کہ اودہر گل ہی ادہر آج
کچھ ادا کچھ ناز کچھ تقریر کہینچ
اسے بھی ڈال لے تو دوش پر کمان طرح
آنکھین یہہ کہہ رہی ہین کہ آیا ہے تو پسند
آگے ترے پسند کرے جسکو تو پسند
دنیا مین نکھی کسی گل عارض کی بو پسند
صوفی ہے تبکدہ مین صنم خانقاہ مین
سب کچھ ہے اور کچھ نہین نیچی نگاہ مین
اونکی طرف سے آپ لکھے خط جواب مین
آگے جو آگئے ترے ایمان مین
ہمکو خدا جو صبر دی تجھسا حسین بنائے کیون
چھیڑ مین کچھ تو ہے مزا ورنہ کوئی ستائے کیون
نگاہ دیکھنے والے نگاہ دیکھتے ہین
ہمارے موںہہ کو ہمارے گواہ دیکھتے ہین
جب آئے خاک اوڑائے کہ ہم مین خاک نہین
ہونے کو ورنہ گوشہ نشین اور بھی تو ہین

لڑ گئی یار گلعذار سے آنکھ — اب نہین چھپتی ہزار سے آنکھ
دید کا بھی ہے کیا برا لپکا — نہین رہتی ذرا قرار سے آنکھ
بے لاگ ہے تیغ جنگ جو کی — رکھتی ہی نہین لگی گلو کی
بتو نکلے کوچہ سے ہم دلفگار ہوکے چلے — شکار کرنے کو آئے شکار ہوکے چلے
تری نگاہ بہت مست ہی سنبھل کے ذرا — سمند ناز وادا پر سوار ہوکے چلے
نہین ہے بادہ وساغر تو اتنے ای ساقی — نگاہ مست مے خوشگوار ہوکے چلے
کسی کی آنکھ مین وہ انتظار ہوکے رہی — گئے کیسے دل سے شکیب و قرار ہوکے چلے
کسی کے عشق نے کی دلمین گرمی — کھلے رہتے ہین بند اونکی قبا کے
جنون کے ہاتھ سے تار نفس بچائے خدا — رہا سہا یہی لے دے کے تار باقی ہے
قدم قدم ہے تری چال کا نیا انداز — وگرنہ ایک روش ہے سب آسمانو نکی چلے
پڑ ری ہے اونکی آنکھ سر بزم جب کہین — جاتے ہین اک نگاہ پہ سو سو گمان مجھے
روح کس مست کی پیاسی گئی میخانہ سے — مے اوڑی جاتی ہی ساقی ترے پیمانہ سے
دل برباد مین آباد ہوئے عشق و جنون — کوئی بستی نہین بہتر مرے ویرانہ سے
نگہ مست تری گر ہے پڑی دلپہ مرے — لغزش پا نہ سنبھالی گئی مستانے سے
گالیون مین ادا نکالی ہے — بات مین بات کیا نکالی ہے
کیا مڑ کی اوس نگاہ شوخ کی چوٹ — آتی جاتی نظر نہین آتی
قتل پر اپنے باندھ دیتے ہم — ہاتھ اون کی کمر نہین آتی
شوخی مین اونکی چھیڑ ہے کچھ اضطراب کی — گھر کر گئی وفا کسی خانہ خراب کی
گو چپ ہے پر یہ جنبش لب کہہ رہی ہے صاف — قاصد کے مونھ مین پھر لی ہی شوخی جواب کی
نگہ شوق بے اثر نہ ہوئی — تمکو پردہ مین کیا نظر نہوئی
شب فرقت کے جاگنے والے — ایسے سوئے کہ پھر خبر نہوئی

AsliAhleSunnet.com

چوٹ دل کی وہین اوبھر آئی
جب ہنسی آئی آنکھہ بھر آئی

ہم آپ چھیڑ چھیڑ کے کھاتے ہین گالیان
کانونکو پڑ گیا ہے مزا کوئی کچھہ کہے

یار کا پاس نزاکت دل ناشاد رہے
نالہ رکتا ہوا تھمتی ہوئی فریاد رہے

دامن پہ ترے لگی رہی خاک
اتنا ہی مرا نشان بہت ہے

ہم ہین اور سایہ ترے کوچہ کی دیوارونکا
کام جنت مین ہے کیا ہم سے گنہگارونکا

کہے ہے خنجر قاتل سے یہہ گلو میرا
کمی جو مجھسے کرے تو پیے لہو میرا

ٹھری ہی اونکے آنے کی یان کل پہ جا صلاح
ای جان برلب آمدہ اب تیری کیا صلاح

تو جان ہے ہماری اور جان ہے تو سب کچھہ
ایمان کی کہین گے ایمان ہے تو سب کچھہ

قسمت برگشتہ دیکھو اک نگہہ کی تہی ادہر
سو بہی آگرتا سر مژگان حیا سے پہر گئے

زخمی مین ہوا ہون تری دزدیدہ نظر سے
جانے کا نہین جو مرے زخم جگر سے

کھلتا نہین دل بند ہی رہتا ہے ہمیشہ
کیا جانے کہ آجائے ہے تو ہمین کدہر سے

نکالون کسطرح سینہ سے اپنی تیر جانانکو
نہ پیکان دلکو چھوڑے ہے نہ دل چھوڑے ہے پیکانکو

مجھہ مین اوسمین ربط ہے گویا برنگ بوی گل
وہ رہا آغوش مین لیکن گریزان ہی رہا

شکر پردہ ہی مین اوس بت کو حیا نے رکھا
ورنہ ایمان گیا ہی تھا خدا نے رکھا

کب حق پرست زاہد جنت پرست ہی
حورون پہ مر رہا ہے یہہ شہوت پرست ہی

اسیر رنج وغم مین ہون مریض جان بلب مین ہون
اور اسباب تلف جیتا ہون مین کوئی عجب مین ہون

جو مانگون موت درد ہجر سے مجھکو نہین دیا
کہ نام عشق لون اور اسقدر راحت طلب ہون مین

سمجھہ مین کیا باقی ہے جو دیکھے ہی تو آنکے پاس
بدگمان وہم کی دارو نہین لقمان کے پاس

مرگئے پر بہی تغافل ہی رہا آنے مین
بیوفا پوچھے ہے کیا دیر ہے لیجانے مین

ترے کوچہ کو وہ بیمار غم دار الشفا سمجھے
اجل کو جو طبیب اور مرگ کو اپنی دوا سمجھے

شہیدان محبت خوب آئین وفا سمجھے
بہا خون کوئے قاتل ہین اوسکو خونبہا سمجھے

شیخ محمد ابراہیم ذوق

AsliAhleSunnet.com

حساب اصلا نہ پوچھ مجھسے میرے دلکے زخمونکا
پانی طبیب دے ہے ہمین کیا اچھا ہوا
ترے جوڑے کے کھلنے نے مرا دلستان باندھا
ہم اپنے جذبۂ دلکے اثر کو دیکھتے ہین
سر بوقت ذبح اپنا اوسکے زیر پاے ہے
الٰہی کس بگینہ کو مارا سمجھکے قاتل نے کشتنی ہے
ہے تیرے کان زلف معنبر لگی ہوئی
بیٹھے بھرے ہوئے ہین خم مے کیطرح ہم
یہہ اقامت ہمین پیغام سفر دیتی ہے
مین تو اون آنکھونکی گردش کا بلا گردان ہون
تو آنکھہ مین نہ سرمۂ دنبالہ دار رکھہ
لیجائین تیرے کشتہ کو جنت مین بھی اگر
کل جہان سے کہ اوٹھا لائے تیرے احباب مجھی
مرتے ہین ترے پیار سے ہم اور زیادہ
گھبرانا جو یاد آیا ترا ہو گئے ہم آغوش
کھلی ہے ناز سے گلشن مین غنچۂ نرگس
جواب نامہ نہین گر تو رکھدو نامۂ یار
ریش سپید شیخ مین ہے ظلمت فریب
مرے جو موت کے عاشق بیان کبھو کرتے
نیمچہ جب مول وہ بانکا جوان لینے لگا
یون لائے وان سے ہم دل صد پارہ ڈھونڈھکر

حساب دوستان در دل اگر وہ دلربا سمجھے
ہے دل ہی زندگی سے ہمارا اچھا ہوا
عجب تقدیر نے عقدہ وہان کھولا یہان باندھا
وہ پہلے بزم مین دیکھین کدھر کو دیکھتے ہین
یہہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے
کہ آج کوچہ مین اوسکے شور ماہی ذبح قتلنی ہے
رکھے گی یہہ نہ بال برابر لگی ہوئی
پر کیا کرین کہ مُہر ہے مونہہ پر لگی ہوئی
زندگی موت کے آنے کی خبر دیتی ہے
کہ نہین تیری بھی وان گردش گردون چلتی
مفتون چشم کو یون ہی اک تیر مار دے
پھر پھر کے تیرے گھر کیطرف دیکھتا چلے
لیچلا آج وہین پھر دل بیتاب مجھے
تو لطف مین کرتا ہے ستم اور زیادہ
گھبرانے لگا سینہ مین دم اور زیادہ
ذرا دکھا اوسے تو چشم نیم خواب تو دکی
جو پوچھین قبر مین عاشق کشتہ سے کچھہ جواب تو دے
اس قمر چاندنی مین نکرنا گمان صبح
مسیح و خضر بھی مرنے کی آرزو کرتے
موت کے جی مین مرے یہہ نیمجان لینے لگا
دیکھا جہان پڑا کوئی ٹکڑا اوٹھا لیا

AsliAhleSunnet.com

نگہہ نہین حرف دلنشین تہا دہن کی تنگی سے تنگ ہوکر
چشم و نگہ کو تیری بدنام کیون کرے گا
ساتہہ اونکے ہین ہم سایہ کی مانند و لیکن
ترے ڈر سے نہ آیا پاس کوئی نیچا نونکے
پائی نہ تیغ عشق سے ہم نے کہین پناہ
ترے خرام کے پیرو ہین جتنے فتنے ہین
ترے قتیل بتاتے نہین تجہے قتال
نچہوڑا تار وحشت نے ہمارے جیب و دامانمین

یون نگہہ نکلی ہے چشم یار سے
اوٹہہ چکا دہ ناتوان جو کرہ گیا

نہین جز شمع مجاور مری بالین مزار
تو جو آجائے تو اے درد محبت کی دوا
کبہی افسوس ہے آتا کبہی رونا آتا
ہمنے اوس بت مین جو دیکہا ہی نہین کہہ سکتے
وبال دوش ہے اس ناتوانکو سر لیکن
فلک تو ٹیڑہ ہو کہ صبح سے تا شام چلتا ہی
تم دو گہڑی کو آؤ تو مین لب پہ جان کو
آج تنہا خفقانی سے ہین گہر مین پہرتے
ابتو گہبرا کے یہہ کہتے ہین کہ مرجائینگے
ستمگر تونے روکا سبکو میرے پاس آنے سی
زہر اب ہی ہے بادہ تو کرلینگے نوش جان

نکلا آیا جو راہ آنکہونکی دلمین بیٹہا خدنگ ہو کر
مرگ و قضا کو تیرا عاشق نہ لے مریگا
اسیر بہی جدا ہین کہ لیٹنا نہین آتا
مگر رونا کبہی چوری سے بعد از نیم شب آیا
قرب حرم مین بہی ہین تو قربانیو نمین ہم
قدم سب انکے ہی وقت خرام لیتے ہین
جب اونسے پوچہوا اجل ہی کا نام لیتے ہین
مگر تار نفس سینہ مین سمجہو یا گریبانمین

مست جیسے خانۂ خمار سے
دب کے ترے سایۂ دیوار سے

نہین جز کثرت پروانہ زیارت والے
میرے ہمدرد ہون بیدرد نصیحت والے
دل بیمار کے ہین دو ہی عیادت والے
کہ مبادا کہین سن پائین شریعت والے
لگا رکہا ہے ترے خنجر و سنان کے لئے
مگر سیدہی نظر سے تیری اپنا کام چلتا ہی
ٹہیر ار کہون کہ اور بہی یان دو گہڑی ہی
کل کے جو وصل کے عالم ہین نظر مین پہرتے
مر کے بہی چین نہ پایا تو کدہر جائینگے
اجل بہی گر کبہی آئی تو شاید کچہہ بہانے سے
ساقی پیالہ مونہہ سے ہم اب تو لگا چکے

باز آیا دیکھنے سے نہ آتش رخون کے دل
خط بڑھ کے اور بھی وہ ہوا پیچ و تاب مین
یان لب پہ لاکھہ لاکھہ سخن اضطراب مین

خوب چند ذکا
اک سایہ بھی رہتا تھا ہر اک وقت مرے ساتھ
ہلے ہے ابروے دلدار دیکھئے کیا ہو

شاہ ذوقی
مژہ کو سرمہ سے اوس شوخ نے کیا ہی سیاہ
اپنی یہہ چاہ اوسکی وہ صورت

مرزا پیارے رفیع
رو تو اے شوق شہادت سر پہ اپنی ہاتھہ دہر
حسن کی خوبی سے بھی واقف تھا اپنی وہ شوخ
مژہ کو چھیڑے تو مدت ہوئی پہ یہہ اب تک
کچھہ آنکھہ کا گیا نہ گیا کچھہ خیال کا
میرا یہہ قتل اور وہ نازک دماغیان
سمجھتا کاش مین اول کہ بیوفا تجھہ مین
تری گلی مین ہوئے خاک بھی تو کیا حاصل
گھٹے ہے جون جون ملاقات شوق بڑھتا ہی
ہین ایک وہ بھی کہ تسپہ ہی اونکو راز و نیاز
پونچھے اشک اوسنے گمان غیر مین
بوسہ تو ہمکو دیکر ثابت گناہ کرتے

سعادت یار خان رنگین
گر اپنے دلمین تو انصاف سے مین سوٹھا ریون کیونکر
قسم ہے ایک عالم کو رولا دیتا ہے اِی رنگین
دیکھتے ہی اونکے ہو جاتے ہین شاد و غم کے ہم

سو بار آبلے اسے آنکھین دکھا چکے
کیا جانے لکھدیا اوسے کیا اضطراب مین
وان ایک خامشی ترے سب کے جواب مین
سو اوسنے بھی دیکھیے جو شب تار نہ نکلا
کہان کہان چلے تلوار دیکھئے کیا ہو
رکھے ہے سان پہ تلوار دیکھئے کیا ہو
اے عزیزو نگاہ کیجیے گا
لوگ کہتے ہین کہ قاتل کچھہ پشیمان ہو گیا
دیکھتے ہی دیکھتے اک آفت جان ہو گیا
چبھے ہے خار سا سینہ کے درمیان کیسا
مارا گیا دل اور یہی بے قصور رہتا
اتنا بھی لطف حق مین مرے تمسے دور تھا
چرا کے دلکو ہے طور آنکھہ کے چرانے کا
ترا ہے ڈھب وہی دامن اوٹھا کے آنیکا
کہ ڈھنگ یہہ بھی محبت کے ہے بڑھانیکا
اور ایک ہم ہین کہ مونہہ تکتے ہین زمانیکا
مر گئے ہم اتنے ہی احسان مین
گر قتل تجھکو قاتل منظور ہے ہمارا
گلے مین ڈالکر باہین منانا تیرا یاد آیا
وہ اوسکی جھڑکیان کہنا کہ ترا مجبوبہ جانا
اونکو پاتے ہین تو پہر ہم آپکو پاتے نہین

AsliAhleSunnet.com

اوسے مین چھپ کے دیکھون بر ملا وہ غیر کو دیکھے
بھلا یون دیکھنا دیکھو تو دیکھا جائے ہے مجھسے

وہ نہ آئے تو تو ہی چل رنگین
اسمین کیا تیری شان جاتی ہے

یہہ مزاجی ہی جانے ہے تری لکنت کی عالم کو
خدا شاہد ہے کچھہ تقریر مجھسے ہو نہین سکتی

اس اپنے ہاتھہ کے گل کی کہون کیا اک کہانی ہے
نشانی اونکی یہ چھلا تہا سو اوسکی یہ نشانی ہے

دمبدم بسکہ ترا حسن فزون ہی ظالم
روز جی مین ہے کہ کھنچوائیے تصویر تیری

باز گشتی تیر ہے پھر گریہ تیرا دیکھنا
صدقے تیری اس ادا پرسے مجھے قربان کر

روح نے جسم پہ گرانی کی
اب یہہ حالت ہے ناتوانی کی

آپہی جانب تہا کشان ہر عضو تیرے درد کو
ہائے ری لذت کہ جھگڑا جسکا ہمدیگر رہا

حیا کے پردہ مین مارا ہے ایک عالم کو
شہید مین تو ہون اون شرمگین نگاہون کا

دل قیمتی ہوا جو شکست آشنا ہوا
یہہ شیشہ ٹوٹنے سے جواہر بہا ہوا

گزرے جو وہ خیال مین تو نازکی سے ہائے
یہہ رنگ ہو کہ پھول ہو جیسے ملا ہوا

ملین حضرت راسخ ہمسے اگر تو یہ پوچھینگے اونکی جنابمین ہم
کہو قبلہ و کعبہ وہ کیسا تہا گل تمہین کانٹا سا جسکی ہوا ہو گیا

جز داغ ہے کیا دل حزین مین
لالہ ہی اوگے ہے اس زمین مین

کیون بڑہاتے ہو تم اسباب خود آرائی کو
طول مت دو مری بدنامی و رسوائی کو

آنکھین تو اوسکو دیکھہ کے ہوتی ہین بیقرار
بن دیکھے دل تڑپنے لگا اسکو کیا ہوا

کیا قتل ظالم نے کس کس ادا سے
ملا مجھکو قسمت سے جلاد اچھا

ذبح کر خواہ چھوڑ دے صیاد
آپہنسے اب تو ہم ترے بس مین

کاٹ دے اوسکو بہی تو اے قاتل
لگ رہی گردن اک ذرا سی ہے

مل رہیگا وہ کبھی تو ہمنشین
اوسکے ملنے کی تمنا چاہیے

طرز رفتار نے تری ظالم
رفتہ رفتہ مجھے تمام کیا

آئی موت تو ہوگی مگر یون ہو تو بہتر ہے
کہ سر ہو پاؤن پر قاتل کے اور سجدہ مین دم نکلے

شیخ غلام علی راسخ

مرزا فتح الملک بیگ

AsliAhleSunnet.com

روشن شاہ روشن

دیکھکے مجھکو منہ چھپایا اور حیا کا نام کیا
واہ رے تیری دانشمندی یہین ہی کھو گیا

کونسی جا ہے کہ جس جا نہ گزر اوسکا ہے
مثل خورشید جہان دیکھئے گھر اوسکا ہے

آنکھوں مین ذرا ٹہر ہوتا دیکھ لین اوسکو
اقرار یہ ٹہرا ہے دم باز پسین سے

ترے کوچہ کے اشتیاق مین یار
گھر سے ویران ہوئے وطن سے گئے

میر محمد نصیر رنج

خط دیکھکر ادہر ترا مرا دم اولٹ گیا
قاصد ادہر بدیدۂ پرنم اولٹ گیا

یقین ہوگیا دیکھکر اوسکا قامت
کہ بیشک قیامت مین دیدار ہوگا

دل یہ جسکے لیے پہلو مین تپان رہتا ہے
یون سنا ہے کہ اوسے بہی خفقان رہتا ہے

مرزا رحیم بیگ رحیم

خدا جانے کہ وقت ذبح کیا انداز قاتل تہا
کہ نعرہ ہے لب ہر زخم سے اللہ اکبر کا

کسے رحم آئے بجز داغ جگر حال پریشان پر
بغیر از شمع روتا کون ہے گور غریبان پر

پس مردن بہی ہم بار ندامت لیچلے سر پر
کہ اڑ کر خون کے چھینٹے پڑی دامان قاتل پر

طفیل لاغری مین رہگیا ہون کوئے جانان مین
کہ شکل بو نظر آتا نہین اور ہون گلستان مین

سید رضی خان رضی

ترے قتل کرنے مین دو فائدے ہین
ترا نام ہوگا مرا کام ہوگا

بن عشق آدمی کی ذرا شان ہی نہین
جسکو نہو وے عشق وہ انسان ہی نہین

مرزا اسد بیگ ...

روشن رہیگا داغ دل عاشقان مدام
ہوگا نہ حشر تک یہ چراغ مزار گل

مرزا مکین ...
گنگا پرشاد رند

وان کیونکہ رو لیے کہ منادی جہان یہ ہو
زانو پہ سر کو دہر کے نہ بیٹہا کرے کوئی

روتا ہون چپکے چپکے آتا ہے یاد جسدم
وہ دیکھنا کسیکا نظرین چرا چرا کر

دیکھین جو کسی طرف تو رکجائے
کیا کہئے اب ایسے بدگمان کو

... بان خان رمز

وہی فغان ہے وہی آہ ہے وہی نالہ
خدا کے فضل سے اپنا جو حال تہا سو ہے

جسکا تجہہ سا حبیب ہووے گا
اوسکا عالم رقیب ہووے گا

مرزا محمود بیگ راحت

تجہہ جان سی آتی ہے مری جان مین قاتل
پانی ترے خنجر مین ہے کیا آب بقا کا

اجل پہلے آوے کہ وہ پہلے آوین
یہی راہ مدت سے ہم دیکھتے ہین

AsliAhleSunnet.com

ہوں تو آنکھوں میں پر نہیں یہ خبر
دلمیں آنا ترے نہیں مشکل

رخ کو پوشیدہ عبث ماہ لقا کرتے ہیں
نگہ یاس سے دیکھوں تو یہ کہتا ہی وہ شوخ
خیال اور کچھ اے رشک حور ہوتا ہے

یہ کسکی مژگاں کی آہ یارب بھرے ہیں برمے ہمارے بر میں
لگا نہ جراح اسپر مرہم کہ داغ جاوے تو جائیں مر ہم

جسنے بالوں میں ترے عطر بسا دیکھا ہے

جب میںنے کہا تم نے ملاقات اوڑا دی

غیر سے گرم اختلاط ہے وہ

گر ایک بار رخ سے نقاب اوسکی اوٹھ گیا

وہ آئے تھے میری بھی چوری سے رات

مانگی جو اوسنے جان تو غیروں پہ آ بنی

اس عنایت کے بھی قابل یہ گنہگار نہیں
رات کو بات نہ کی اوسنے سحر تک ہم سے

یہ منصب بلند ملا جسکو مل گیا

وہ وہ کئے ہیں جرم کہ کم ہونگے اور سے

سب لے چکا وہ جان و دل و طاقت و تواں

اوٹھائے بہت سے مزے زندگی کے

دل ہم سے رہا جدا ہمیشہ

گاہے غم فراق گہے آرزوے وصل

سرمہ ہوں یا غبار ہوں کیا ہوں
ہو گئے جب غبار آ بیٹھے

اچھی صورت کو چھپاتے ہیں برا کرتے ہیں
پھر بری آنکھ سے اسنے مجھے دیکھا دیکھو
خطا معاف ہو مجھسے قصور ہوتا ہے

کہ شکل غربال ہوگئی ہیں ہزار داغ وندن دل و جگر میں
یہ رکھتے ہیں سوختہ جگر ہم چراغ اوجڑے ہوئے نگر میں

اوسپہ آئی ہے بلا ہم نے بسا دیکھا ہے

تو اوسنے ہنسی میں یہ مری بات اوڑا دی

ہم بھی سنتے ہیں اور جلتے ہیں

پھر راز دل کسی سے چھپایا نجائے گا

مرا چھنک پڑنا بلا ہو گیا

حالانکہ اک ہنسی تھی فقط امتحان تھا

سیکڑوں خون کیا کرتے ہو دو چار نہیں

اور جو کچھ کہ ہوا قابل اظہار نہیں

ہر مدعی کیواسطے دار و رسن کہاں
کیا کیا امیدواری تعذیر کر چکے

کیوں آئے اب یہاں اوسے کیا کام ہوسکیا

بہت تجھپر اے شوخ مرتے رہے ہم

گویا وہ ضمیر منفصل ہے

کیا کیا ہو دل لگی جو کہیں دل لگا رہے

سعادت نعمت خان یار نیخ
آکر امیر الدین رند
سید محمد خان رند
میاں سرور محمد رافتہ
تخلص امیر محمد راقم
مرزا جیون رضا
مسیح علیخان نیکی
شیخ محمد یعلی رکی

AsliAhleSunnet.com

امام بخش زار
از اولاد تاج علی بیگ سالک

اب سبب کیا ہے جو کانٹا سا کھٹکتا ہی نہ گی
آشنا ہوتی ہی اوس لب سے جو دشنام تو ہم
یون عمر گزاری تری فرقت مین کہ جرم
خراب کوئی بتان ہی خلقت ہمین پاتے مین نہ جرأت
تیری تصویر کیون نہ بول اوٹھے
ہوتی ہے رحم و نزاکت مین لڑائی کیا کیا
دل بھی کیا چیز ہے کھنچتا ہی جو خود یار کے ساتھ
تم غیر کے ہوئے تو رہا کیا جہان مین
رہی آشنائی فقط نام کی
اعتبار نگہہ ناز ہے کب کیا اونکو
ہم بیٹھے ہین یون منتظر اوس راہ گزر مین
جب تھک کے تری راہ مین بیٹھے تو کھلا حال
تم آگئے تو ہوش کہان میزبان ہو کون
ہم ہی اسے اوٹھا مین فرشتو نکی کیا مجال
یان بھی نہین نجات دل بیقرار سے
فتنہ تو سیکڑون ہی اوٹھے بزم مین و لے
کیا شی ہے عشق بھی کہ گیا دل گرہ سے اور
جان ہی دیکھے عشق مین ہوئی خیر
دل زار او نشست یار مین اک راہ ہے مخفی
مین روتا ہون سبزہ آتی ہے جب یاد
اوسکے کوچہ کی طرف مین تو نجاؤن سر سبز

از اولاد زین العابدین بیم

یہ وہی دل ہے کہ رہتا تھا سدا آنکھون مین
دلمین کہتے ہین کہ دشنام ہمین کیون نہ دے
جینے کا گمان تھا مجھے مرنے کا یقین تھا
یہ پھر گردش مین کہ نہ جرأت کہ دور آیا ہی انبین کا
اس مین عاشق کی جان ہے گویا
سر بیمار جو زانو پہ وہ دھر لیتے ہین
یہ دکان وہ ہی کہ چلتی ہے خریدار کے ساتھ
گویا ہمارے واسطے کچھہ بھی بنا نتھا
وہ نام آشنا سے زبان پہ ہی گیا
قتل کو آتے ہین اور ہاتھہ مین شمشیر نہین
گویا کہ اوسی شوخ کے ٹھہرائے ہوئے ہین
جو کھوئے گئے ہین وہی کچھہ پائے ہوئے ہین
آج آپ اپنے گھر مین ہین کچھہ مہمان سے ہم
سالک یہہ بار عشق ہے عرش بریں نہین
پھر تیرے در پر آتے ہین اوٹھکر قرار سے
اوٹھا نہ بیٹھکر کوئی پہلوے یار سے
بیٹھے ہین سر جھکائے ہوئے شرمسار سے
آگیا کچھہ کیا دیا آگے
خطا ہو کر بھی سیدھا نا وک جانانہ آتا ہے
وہ صورت مجھے پیاری پیاری کسیکی
کشش دل ہے کہ کھینچے لئے جاتی ہے مجھے

AsliAhleSunnet.com

بجلی دشت عشق مین یہ ہوا کہ چمن سرور کا جل گیا
مگر گر شاخ نہال غم ہے دل کہین سو ہری بھری

نیو ہو خود بخود کرتا ہون تعریف اوسکے قامت کی
کہ یہ مضمون مجھکو عالم بالا سے آتے ہین

نا نغ امید وصل ہوئے ورنہ ہجر مین
قصہ ہی زندگی کا یہ سبب انفعال تھا

ہاتھ اپنے رہے زیر بغل بعد فنا بھی
تھی بسکہ ہم آغوشی دلدار کی حسرت

مین رہون محروم وہ دے بوسہ چشم یار پر
دیکھکر یہ رشک آیا روزن دیوار پر

دیر و حرم مین اوسکا نہ پایا سراغ کچھ
کیجئے تلاش گوشۂ دلمین یہین نہو

دیوانہ ہم نہین ہین جو فصل بہار مین
کہنے سے ناصحون کے گریبان نو کریز

سحر گزرا چمن مین کونسا خورشید رو یارب
کہ شبنم گل کے موتہہ پر ابتلک پانی چھڑکتی ہی

رکھا یاد تمنے مرے بھولنے کو
عجب لطف کا ہے یہ نسیان تمہارا

اوسکو ظالم جو کہا مین نے تو ہنسکر بولا
تجھکو ظالم بھی میسر کوئی مجھ سا نہوا

ہو غریق رحمت حق وہ عجب انسان تھا
میکدہ کی پہلے جو موجد ہوا تعمیر کا

کسکا نام اوسکے لبون پر تھا کہ اس لغزش پر
حرف ناصح سے دماغ اپنا پریشان نہوا

نے غازہ نہ گلگونہ نہ ہے رنگ حنا تو
اے خون شدہ دل تو تو کسی کام نہ آیا

مین اور ترک عشق یہ امکان ہی نہین
ناصح کی پند سنتے کو یان کان ہی نہین

یہ دبدبہ ترک دلکی جو ہی عشق مین کچھ اور ہی ہے
وہ مرض اور ہے جسکو خفقان کہتے ہین

کس کس طرح سے اپنی تئین کرتے پایمال
افسوس اوسکو شوق نہین ترکتاز کا

تیرے تمام حال کی تقریر ہے وہ زلف
روز سیاہ و نالہ شبگیر ہے وہ زلف

جب ہم آغوش یار ہوتے ہین
سب مزے درکنار ہوتے ہین

رات اور زلف کا یہ افسانہ
قصۂ کوتہ بڑی کہانی ہے

کچھ سخت نکہنا کسی بدمست کو ساقی
شیشہ سے فزون ہے دل مخوار بغل مین

نکلا ہے جو دم حسرت آغوش مین ای سحر
کس پیار سے لیتی ہے مجھے گور بغل مین

AsliAhleSunnet.com

نہین اوٹھتی پلک نزاکت سے | سرمہ ہوتا ہے بار آنکھون مین — مرزا رجب علی بیگ سرور

تنی رہتی ہے اکثر چادر مہتاب تربت پر | کہ تا معلوم ہو سب کو قتیل مہ جبینان ہون

زنجیر کی جو کانون مین آتی صدا نہین | مجنون کے سلسلہ مین کوئی کیا رہا نہین — حمایت اللہ خان سرور

جنازہ تیرے دیوانے کا اس تو قہر سے اوٹھا | کہ شور نالہ ہر اک خانۂ زنجیر سے اوٹھا — مرزا سلیمان تخلص شکوہ سلیمان

رہگئے ہوش و حواس و خرد و طاقت سب | یون ترے کوچہ سے مین بے سر و سامان نکلا

ہوتے ضرور تیرے ثنا خوان پہ کیا کرین | قاتل دہان زخم کی گویا زبان نہتی — میان نذر داد خان سالک

فکر مین تھے انتہائے عشق کی مدت سی ہم | بارے یہہ عقدہ ہمین آکر تہ خنجر کھلا — مولوی عبد الکریم سوز

مین بڑا بول جو بولا تھا شب وصلت مین | سو وہ آگے مرے ہنگام سحر آہی گیا

ابھی دلمین ابھی آنکھونمین ابھی دامن پر | اشک مین بھی تری شوخی کا اثر آہی گیا

سوز گو بیگانہ ہے پر بزم مین رہنے تو دے | رفتہ رفتہ یہہ بھی ظالم آشنا ہو جائیگا

جان سینہ مین نظر آنکھونمین دم ہونٹونپر | اک نہ آنے سے ترے کام ہین اٹکے لاکھون

مخمس بر غزل سودا

پروانہ ہی کی جان نہ کچھ شمع پر گئی | کچھ شمع ہی جلا کے نہ جان و جگر گئی
میری ہی جان پر نہ یہہ آفت گزر گئی | تو ہی کچھ اپنے سر پہ نہ یان خاک کر گئی
شبنم بھی اس چمن سے صبا چشم تر گئی

ہین قمریان سو سرو پہ دل کو فدا کرین | اور سرو ہین سو سب سے وہ آزاد ہی رہین
اب آگے بلبلین ہین سو وہ گل پہ جان دین | دیوانہ کون گل ہے ترا جسکو باغ مین
زنجیر کرنے موج نسیم سحر گئی

پھکی ہی پھکی پھرتی ہے ہر شام و ہر پگاہ | نے چرخ پر گزار نہ دلمین کسیکی راہ
تو کرکے اسکی بیکسیون پر ذرا نگاہ | کیجو اثر قبول کہ تجھہ تک ہماری آہ
سینہ سے ارمغان لیے لخت جگر گئی

AsliAhleSunnet.com

ہر جا پہ لڑ ہی جاتی ہے کیا ماجرا کہون
جب یہ ہون اسکے ڈھنگ تو کیونکر بھلا کہون
کہتا نہین مین دلکو کہ کیونکر برا کہون
خانہ خراب دل تو ہے لیکن مین کیا کہون
جیسی بلاے جان ہے یہ آنکھ کر گئی

اول تو دیکھتا ہی نتھا کچھ ادب سے مین
اپنی نظر کو روکے ہی رہتا تھا سب سے مین
بالفرض اب جو آگئے کسی کے سبب سے مین
نظارہ باز بزم بتان تکا ہون جب سے مین
تو ہی نظر پڑا مری جیدھر نظر گئی

منظور گر تلافی مافات ہو تو خیر
کچھ درد اپنا روئین ہی پھیلا کے خوب پیر
اور گر بھرے ہین دلمین ترے وہ ہی اگلے بیر
مت پوچھ یہ کہ رات کٹی کیونکہ تجھ بغیر
اس گفتگو سے فائدہ پیارے گزر گئی

یون سوز اوسکو کچھ نہ دیا روزگار نے
اور کچھ دیا تو رنج دیا بد شعار نے
جب دیدیا جواب شکیب و قرار نے
سودا فغان کو خط یہ لکھا اوسکے یار نے
جو وقت اوسکے حال کی اوسکو خبر گئی

اور یہ سنا کہ صبر نہین ہے اوسے ذرا
سمجھا وہ یہ کہ راز نہو جاے برملا
ناچار اوسنے اوسکی تسلی کو یہ لکھا
بس اے فغان جہان مین عاشق جو ہو گیا
معشوق سے اسی روش اوسکی گزر گئی

عاشق ستم اوٹھاتے ہی آئے ہین بیشتر
معشوق ظلم کرتے ہی آئے ہین سر بسر
تو اپنے آپ سوچ لے انصاف دلمین کر
شیرین نے جور کب نہ کیا کوہکن کے سر
مجنون پہ کیا جفا ہے کہ لیلی نہ کر گئی

نالون کا قمریون کے رہا غلغلہ چمن کے بیچ
کھائے دل و جگر پہ نہ کیا گل چمن کے بیچ
اور آگے بیٹھے جو تامل چمن کے بیچ
گل ہی پڑی سسکتی تھی بلبل چمن کے بیچ
ذرہ نہ اوسکے حال پہ گل کی نظر گئی

AsliAhleSunnet.com

دل عاشقوں کے شب کو یہاں تک گلے کہ صبح
ظاہر نہ تھی کہ شام ہے آنکھوں تلے کہ صبح
آنکھوں سے کوئی نالے سے نالے چلے کہ صبح
پروانے رات شمع سے اتنے جلے کہ صبح

خاکستر اونکی لیکے صبا دوش پر گئی

انکے ستم اوٹھانے کو ہین جانتے سبھی
آتی قدیم سے بھی یہی رسم ہے چلی
انکی ستمگری سے بھی واقف ہی ہر کوئی
کچھہ تازہ مین کیا ہے کہ بدنامی کو مری

آواز آہ و نالہ تری گھر بگھر گئی

سوزش سے تیرے نام کو باقی نہین تری
شور و فغان سے چرخ بھی بھولا ستمگری
پھرتی ہے تیری آہ سے بجلی ڈری ڈری
حسرت رکھی نہ رعد کی فریاد نے تری

رونے سے تیرے آبروے ابر تر گئی

تو نے بہا کے دل کا لہو چشم تر کی سرخ
پاے فگار سے یہہ زمین سر بسر کی سرخ
دامن پہ تیرے بوندین ہین خون جگر کی سرخ
لوہو سے تیرے سر کے ہی دیوار گھر کی سرخ

آنکھون سے موج خون ترے بیرون در گئی

عاشق ہی لائے جسکا جگر تاب درد ہجر
جان کو گنوائے لائے مگر تاب درد ہجر
رکھے ہمیشہ مد نظر تاب درد ہجر
دل کو ترے نہین ہے اگر تاب درد ہجر

تو کار عشق سے تو مری جان کر گئی

اور ایسا ایسا اور لکھا نکلے جس سے بیر
جیسے کلام غیر سے کرتا ہے کوئی غیر
جسمین کہ شر ہے شر ہو نہو کچھہ بھی ہو تو خیر
القصہ خط کو پڑھ کے یہہ اوسنے لکھا کہ خیر

تیرے ہے دلکی مہر نجانون کدہر گئی

کیا جانیے کہ تیری ہی خاطر کو کیا ہوا
شیرین نے کوہکن پہ ستم گر کیا کیا
دل مین نہ تیرے رحم نہ کچھہ عادت وفا
شیرین کی ایک مین نکہون ورنہ بارہا

لیلی جدہر تہا وادی مجنون ادہر گئی

AsliAhleSunnet.com

آخر پھرے ہے اوسکے تجسس مین جابجا
معنی کی طرح جان کے اک حرف مدعا
جویا ہو جیسے معنی از یاد رفتہ کا
یان تک تو گھٹ مین لیلی کے مجنون سما گیا
اس اتحاد سے او نہین باہم بسر گئی

وان رنگ اوڑ گیا رخ گلگون سے وقت فصد
رنگین یہان تو ہاتھ ہوا خون سے وقت فصد
طاقت یہان گئی دل محزون سے وقت فصد
جاری ہوا ہے خون رگ مجنون سے وقت فصد
لیلی کی پوست مال اگر نیشتر گئی

تیرے ہی عہد مین ہے کہ عاشق تو ہو ہلاک
مرجاؤن جب ہی تجھکو تو ہووے نہ رنج خاک
معشوق اوسکے سوگ مین ہووے نہ دردناک
ظالم کروڑ گل کا گریبان ہوئے چاک
اک عندلیب گر اجل اپنی سے مر گئی

عاشق کو اپنے آپ جلاتی ہے گو کہ شمع
پر اپنے سوز دل سے ہے آگاہ جو کہ شمع
روشن ہے اوسپہ ظلم یہہ کرتی ہے جو کہ شمع
پروانہ کون سا نجلا شام گو کہ شمع
رونق ہوئی نہ بزم سے وقت سحر گئی

اب کب تلک یہہ روؤن ترے آگے ماجرا
کب تک کہا کرون کہ یہہ اچھا ہے یہہ برا
بیٹھا ہوا کلام کو دون طول تا کجا
یہہ گفتگو تو قطع نظر اس سے تجھکو کیا
مجھہ سے جفاے ہجر کی طاقت اگر گئی

مینے ہی خون دل سے بہی چشم تر کی سرخ
مینے ہی اپنے پا سے زمین سر بسر کی سرخ
دامن پہ میرے بوندین ہین خون جگر کی سرخ
میرے لہو سے ہی مری دیوار گھر کی سرخ
میری ہی موج خون کی بیرون در گئی

رویا تھا مین ہی مینے ہی پھر پاک کر لیا
دامن بھرا تو میرا بھرا اس سے تجھکو کیا
تو نے تو ہاتھ آنکھ پہ میرے نہین رکھا
شکوہ تو کیون کرے ہے مرے تنگ سرخ کا
تیری کب آستین مرے لوہو سے بھر گئی

AsliAhleSunnet.com

میر سوز

بہم اوس سے شب جو بگڑ گئی تو خفا ہو مجھکو رولا دیا
دلے مین بھی کیا ہون کہ رونیمین یہ بنایا منہہ کہ ہنسا دیا

کھینچ کر تیر مار بیٹھے بس
سوز ہے یا تسکار ہے کیا ہے

لوگ کہتے ہین مجھے یہ شخص ہے عاشق کہین
عاشقی معلوم لیکن دل تو بے آرام ہے

سر زانو یہ ہوا وسکے اور جان نکلجائے
مرنا تو مسلم ہے ارمان نکلجائے

سو نہہ دیکھو آئینہ کا تری تاب لاسکے
خورشید پہلے آنکہہ تو تجہہ سے ملا سکے

دامن تلک تو تیرے کہان دست رس مجھے
تیری گلی کی خاک بھی ہون تو ہی بس مجھے

رقیبونکے ڈر سے مبادا نہ کہدین
کبھو کبھو لگکر دلمین رونے نپایا

نہ بھول ای دل تو اس نیرنگی بنای ویران پر
یہ شیشہ ہی اسی قابل ہی جو طاق نسیان پر

کبھو اے باد صبا پوچھ ہے ہوئی یارونکو
راہ ملتی ہے نہین دشت کے آوارونکو

مگر جانیکا قاتل نے نرالا ڈہب نکالا ہی
سبھون سے یہ پوچہتا ہی کسنے اسکو مار ڈالا ہے

مرزا محمد رفیع سودا

قاصد سے تو پوچہا تہا کہ بہیجا ہی تو کسکا
وہشت سے اوسے یاد مرا نام نہ آیا

پڑ بہیئے در و دحسن صبیح و ملیح دیکھ
جلوہ ہر ایک پر ہے محمد کے نور کا

دکھلائیے لیجاکے تجھے مصر کا بازار
لیکن نہین خواہان کوئی وان جنس گرانکا

ٹوٹے تری نگہہ سے اگر دل حباب کا
پانی بھی بہر پیین تو مزا ہے شراب کا

نجانے یاد کرتا ہے کسکے دلکے صدمے کو
کہین ٹکڑا جو سودا کو نظر آتا ہے شیشہ کا

چھیڑ مت باد بہاری کہ مین جون نکہت گل
پہاڑ کر پیرہن ابھی گھر سے نکلجاؤن گا

ق
سودا قمار عشق مین شیرین سے کوہکن
بازی اگرچہ پا نسکا سر تو کہو سکا

کس مونہہ سے پہر تو آپکو کہتا ہی عشقباز
اے روسیاہ تجہہ سے تو یہ بھی نہو سکا

قاصد اشتک آکے خبر کر گیا
قتل کوئی دل کا نگر کر گیا

بہنا کچھہ اپنی چشم کا دستور ہو گیا
دی تہی خدا نے آنکہہ سونا سور ہو گیا

ق
سودا کو کہتے ہین کہ ہر اوس سے مصاحبت
کتنا غلط یہ حرف بھی مشہور ہو گیا

AsliAhleSunnet.com

اور دنکی نسبت اندنون کچھ لگ چلا تھا وہ — دو چار جھڑکیون مین بدستور ہو گیا
آدم کا جسم جب کہ عناصر سے مل بنا — کچھ آگ بچ رہی تہی سو عاشق کا دل بنا
ق
کچھ بن عجب معاش ہے سودا کی اندنون — تو بہی ٹک اوسکو جا کے ستمگار دیکھنا
نے حرف و نے حکایت و نے شعر و نے سخن — نے سیر باغ و نے گل و گلزار دیکھنا
خاموش اپنے کلبۂ احزان مین روز و شب — تنہا پڑے ہوئے در و دیوار دیکھنا
یا جا کے اوس گلی مین جہان تہا ترا گزار — لے صبح تا بشام کئی بار دیکھنا
تسکین دل نہ اسمین بہی پائی تو پہر شغل — پڑہنا یہہ شعر گر کبہی اشعار دیکھنا
کہتے تہے ہم نہ دیکھہ سکین تجھکو غیر پاس — پر جو خدا دکھائے سو لاچار دیکھنا
دیکھا ہے تجھکو در پہ ترے جسنے ایکبار — پہر جب تلک جیا پس دیوار ہی رہا
عجب سے ہوئی ہی قابل شمشیر وہ کمر — چھاتی پہ میرے مرہم زنگار ہی رہا
حاضر ہے تیرے سامنے سودا اگر اسکو قتل — مجرم ہیہ سب طرح سے ہی پر اک نگاہ کا
سودا مین اپنے یار سے سچا کہ کچھ کہون — ایسی کی کہ اک نگہہ کر ہی من کی من کے بیچ
شیشہ کو بہی توڑو تو نکلتی ہی اک آواز — عاشق کا یہہ دل ہے کہ جو ٹوٹے تو صدا ہیچ
ق
سودا سے کہا مین کہ ترے شہرہ کو سنکر — دیکھا جو تجھے آگے تو اب بے سر و پا ہیچ
بولا کہ تجھے یاد ہے وہ مصرع بیدل — عالم ہمہ افسانۂ ما دارد و ما ہیچ
ناوک نے ترے صید نچھوڑا زمانہ مین — تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانہ مین
پایا ہر ایک بات مین اپنے مین یون تجھے — معنی کو جس طرح سخن عاشقانہ مین
سودا خدا کے واسطے کر قصہ مختصر — اپنی تو نیند اوڑ گئی تیرے فسانہ مین
یہہ تو نہین کہتا ہون کہ سچ مچ کرو انصاف — جہوٹی بہی تسلی ہو تو جیتا ہی ہون مین
ظاہر مین دیکھنے کا کچھا اسباب ہی نہین — آوے اگر تو خواب مین سو خواب ہی نہین
سجدہ کرون نہ کیونکہ تری تیغ کے تلے — ایسی نماز عشق کو محراب ہی نہین

جی تک تو دیکھے لون کہ جو ہو کارگر کہین
تو آپ سے زبان زد عالم ہے ورنہ مین
کوئی جو پوچہتا ہو یہہ کسپر ہے دادخواہ
کس سے کرون مین دعوی دل جاکے ایخدا
خانۂ دل کہ ہو خون ہونیکا آئین جسمین
وہی ہی نہین جین بدی اپنے گمان کی
دم مارنا یہ پھبتا ہی اوسی عشق مین تیرے
مت دیر و حرم کے تو سمجھ سجدہ مین کچھہ فرق
اس دلکو دیکھے لون دوجہان یہہ کبھو نہو
تار نگاہ و سوزن مژگان یار بن
گزری سو گزری اہل زمین اوپر اے فلک
تجھہ بن تو دو جہان سے کچھ اپنے تئین نہو
سیر کی قدرت خالق کی تہان مین سودا
پہرتے ہو باغ سے تو پکارے ہی عندلیب
تو خوش رہو گہر اپنے مین جب تک گل ہے ہو تم
جہڑ گی تو مر تون سے مساوات ہوگئی
پیغامبر نے دیر لگائی تو ہے و لے
مستی سے اوس نگاہ کی اے محتسب خبر
ملنا ترا ہر ایک سے مین کیا بیان کرون
یار و وہ شرم سے جو نبولا تو کیا ہوا
اتنو مین چھوڑنے کا نہین اوسکو ناصحا

اے آہ کیا کرون نہین بکتا اثر کہین
اک حرف آرزو سو بلب نارسیدہ ہون
جون گل ہزار جا سے گریبان دریدہ ہون
دل دادۂ زلف رخ دلبر ندیدہ ہون
ہے وہ اک بیت کہ سو معنی رنگین جسمین
ساتھہ اوسکے مین جاتا ہون کوئی جائے کہین گو
جسکا دم اول نفس بازپسین ہو
تہر ہی کا جب پوچہنا آیا تو کہین ہو
سودا تو ہووے تب یہہ کہ جب آہین تو نہو
اپنا جو دل پھٹے تو کسی سے رفو نہو
آئندہ یان تلک تو کوئی خوبرو نہو
ہووین نہ ہم کہین کے اگر تو کہین نہو
مشت بھر خاک مین جلوہ ہی بہرا کیا کیا کچھہ
صبح بہار گل پہ شب تار کر چلے
دو چار نالہ ہم پس دیوار کر چلے
گالی کبھی ندی تھی سو اب بات ہوگئی
دہڑکے ہے دل کہ یہہ نکہے رات ہوگئی
دنیا تمام بزم خرابات ہوگئی
عالم سے مجھکو ترک ملاقات ہوگئی
نفرو ان مین سو طرح کی حکایات ہوگئی
ہوئی جو کچھہ تھی قبلۂ حاجات ہوگئی

AsliAhleSunnet.com

مبادا ہو کوئی ظالم ترا گریبان گیر
مرے لہو کو تو دامن سے دھو ہوا سو ہوا

سودا جو ترا حال ہے ایسا تو نہین وہ
کیا جانیے تونے اوسے کس آن مین دیکھا

سنتے بھی پائیے نہ لب سے ترے دشنام تمام
جنبش لب ہی نے اپنا تو کیا کام تمام

ہے شرط درد یون کہ بجز حکم عندلیب
کوئی کسی مزار پہ ہرگز نہ لائے گل

عاشق تو نامراد ہے پر اسقدر کہ ہم
دل کو گنوا ان کے منہہ رہے صبر کرے ہم

کیا چاہیئے ہے تجھے سر انگشت پر حنا
جس بیگنہ کے خون مین جا ہین ڈبوئیان

تونے سودا کے تئین قتل کیا کہتے ہین
یہہ اگر سچ ہے تو ظالم اسے کیا کہتے ہین

بوسہ ہنسکر ندیا اوسنے سوائے دشنام
سو بھی یہہ جب ٹملا کوئی تو مجبور نہین

کیفیت چشم اوسکی مجھے یاد ہے سودا
ساغر کو مرے ہاتھہ سے لیجو کہ چلا مین

لخت جگر آنکھون سے ہر آن نکلتے ہین
یہہ دل سے محبت کے ارمان نکلتے ہین

سو نیون ہون جسکو منصفی پر کبھی ہر جرم میرے سر
بسکہ ہوئی ہے تجھکو راہ خانہ بخانہ کو بکو

ایدل یہہ کس سے بگڑی کہ آتی ہے فوج تنگ
لخت جگر کی نعش کو آگے دھرے ہوئی

گزرا ہے کسکی نعش پہ ظالم تو بے خبر
دامن کے ساتھہ ساتھہ ترے گرد ہی سوئے ہے

ہے قسم تجھکو فلک دے تو جہان تک چاہی
جلوہ حسن ادسے حسرت دیدار مجھے

گل پھینکے ہے اورونکی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ بر انداز چمن کچھہ تو ادھر بھی

کیا ضد ہے مرے ساتھ خدا جانے وگرنہ
کافی ہے تسلی کو مرے ایک نظر بھی

تصور مین ترے کہیو صبا اوس لااوبالی سے
گلے لگ لگ مین رویا رات تصور نہالی سے

بیدادا ترے ستم کا کوئی تجھ سے کیا کرے
اپنا ہی تو فریفتہ ہووے خدا کرے

لکھہ آئیو کوئی مرے لوح مزار پر
یان تک نہ ذیحیات کو کوئی خفا کرے

کو مین تک ملے تھی جس دلکی مجھکو قیمت
قسمت کہ اک نگہ پر جا اوسکو ڈال آیا

ایک دن گھر مین دامن کا ترے دیکھا تھا
گرد پھرتے ہین گریبان کے مرے جاک ہنوز

AsliAhleSunnet.com

بلبل چمن مین کسکی ہین یہہ بد شرابیان
ٹوٹی پڑی ہین غنچون کی ساری گلابیان

صفحہ ہستی پہ اک حرف غلط ہون سودا
جب مجھے دیکھنے بیٹھو تو اوٹھا جاتا ہون

پاس ناموس مجھے عشق کا ہے ای بلبل
ورنہ یان کونسا انداز فغان ہی کہ نہین

ہمارے کفر کے پہلو سے دین کی راہ یاد آوے
صنم رکھتے ہین جسکو دیکھکر اللہ یاد آوے

کیا چیز ہے وہ دل جسے کہتے ہین الٰہی
اک قطرۂ خون سینہ مین آفات طلب ہے

دشنام تو دینے کی قسم کھائی ہی لیکن
جب دیکھے ہی وہ مجھکو تو اک جنبش لب ہی

دہن غنچہ کا جب دیکھون ہون گوش گل پہ شبنم
تو اپنا درد دل کہنا کبھی سے یاد آتا ہے

سودا کو جرم عشق سے کرتے ہین آج قتل
پہچانتا ہے تو یہہ گنہگار کون ہے

خواہ کعبہ مین تجھے خواہ مین تبخانے مین
اتنا سمجھون ہون مرے یار کہین دیکھا ہے

نواب مصطفیٰ خان شیفتہ

سودا کے جو بالین پہ اوٹھا شور قیامت
خدا ام ادب بولے ابھی آنکھہ لگی ہے

گو کوئی بیجان جہانین نہین جیتا لیکن
تیرے رنجور کو جیتے ہوئے بیجان دیکھا

اوس سے ہین شکوہ کی جا شکر ستم گر آیا
کیا کرون تہامری دلمین سو زبان پر آیا

نہ دیا ہاے مجھے لذت آزار نے چین
دل ہوا رنج سے خالی بھی تو جی بھر آیا

شوق مردن تو ہی پر جیتے ہی بن آئیگی
شیفتہ ضد پہ جو وہ اپنے ستمگر آیا

تاب بوسہ کی کسے دین ہی وہ اب شیفتہ گر
کرچکی کام بیان لذت دشنام اپنا

پاس سے آنکھہ بھی جھپکی تو توقع سے کھلی
صبح تک وعدۂ دیدار نے سونے ندیا

کسلئے لطف کی باتین ہین پھر
کیا کوئی اور ستم یاد آیا

ہاے اوس برق جہانسوز پہ آنا دلکا
سمجھے جو گرمی ہنگامہ جلانا دلکا

ہے ترا سلسلۂ زلف بھی کتنا دلبند
پھنسنے سے پہلے بھی مشکل تھا چھٹانا دلکا

ہین جان بلب کیسکے اشارہ کی دیر ہے
دیکھے ہے اوس نگہہ کو قضا او قضا کو ہم

طوفان نوح لانے سے اے چشم فائدہ
دو اشک بھی بہت ہین اگر کچھہ اثر کرین

AsliAhleSunnet.com

کچھ اور بے دلی کے سوا آرزو نہین — اے دل یہہ یاد رکہیو کہ ہم ہین تو تو نہین

پہر محرک ستم شعاری ہے — پہر اونہین جستجو ہماری ہے

پہر وہی بیقراری تسکین — وہی تسکین بیقراری ہے

جس لب کے بوسہ غیر لے اوس لب سے شیفتہ — کمبخت گالیان بہی نہین تیرے واسطے

کہول جلد اے شیفتہ آغوش شوق — یہہ صدا آئی لب سوفار سے

تجہی کب سے مرگ وحسرت دیدار مین نزاع — وہ ایک دم مین آنکے جہگڑا مٹا چلے

اے جان لب پہ آکے ٹہرنے سے فائدہ — رہنا ہوا تو رہ گئے چلنا ہوا چلے

تم لوگ بہی غضب ہو کہ دل پر یہ اختیار — شب موم کرلیا سحر آہن بنادیا

مشاطہ کا تصور سہی سب بناؤ مین — اوسنے ہے کیا تمہہ کو بہی پرفن بنادیا

اونکا لگاؤ اور بہی کرتا ہے بیقرار — وان کچہہ نہو تو جوش یہان اسقدر نہو

کیا پوچہتے ہو ظلم کرون تجہپہ کسقدر — اذن غرور وناز تمہین جسقدر ملے

تری خوبیان غیر کیا جانتا ہے — تو جیسا ہے بس جی مرا جانتا ہے

کی تمنائے کرم مین نے تو فرماتے ہین — شیفتہ تیرے لئے جور وستم ہی بس ہے

اتنے جمیل سے تو کبہی انس و خو نہو — ڈرتا ہون آفتاب سے اب ہین کہ تو نہو

اے دل جو ہو سو ہونے دے گرم فغان نہو — یہہ جور یار ہے ستم آسمان نہو

کیا کرتے ہین کیا سنتے ہین کیا دیکہتے ہین آہ — اوس شوخ کے جب کہولتے ہین بند قبا ہم

عالم ہین اوسکے تو الطاف شہیدی سب پر — تجہ سے کیا ضد تہی اگر تو کسی قابل ہوتا

قیامت تک نہ بہولونگا یہ احسان تنگی جا کا — مرے زانو پہ زانو بے تکلف رات وہ بیٹہے

ناکامی جاوید کی ہم مانتے منت — افسوس شہیدی تری تربت نہین ملتی

وہ وقت تو آنے دے بتا دینگے شہیدی — بن آئی کسی شخص پہ مرجاتے ہین کیسے

نزع کے وقت شہیدی سے جو حسرت پوچہی — کیا ہی حسرت سے کہا کچہہ مجہے مرغوب نہین

AsliAhleSunnet.com

گر کچھ مزا ملا تو شہیدی اوسی کے ہاتھ
خنجر تو یون گلے پہ مرے بار ہا پھرا

شہیدی مین تو کیا ہون لیکے بوسہ سنگ اسود کا
کیا خوشنود اوس بت نے خدا کو ایک بوسہ مین

گھر ہمارے آج وہ خورشید پیکر آئے گا
دیکھتے ہین شام مین کچھ صبح کے آثار ہم

اے روز قیامت ادب اسکا ہی تجھے فرض
ہے تجھہ سے بڑی میری شب تار کئی دن

خم مین اکسیر بھری پیر مغان رکھتے ہین
چاہتے ہین جسے تا زیست جوان کہتے ہین

اسی دو سطر مین ہے ختم کتاب آداب
لب خاموش مرے طرفہ بیان کہتے ہین

اوسکی تصویر شب و روز رہی سینہ مین
عکس زائل نہوا آکے اس آئینہ مین

اوس خود نما کا آئینہ خانہ تھا دو جہان
مرنے کے بعد بھی رہے حیرانیون مین ہم

شوق وصال سینہ مین آزار بنگیا
مین خواہش طبیب مین بیمار بنگیا

اوس تازہ گل کی بو ہے تہ پیرہن ہنوز
عالم تمام خانۂ عطار بنگیا

ملا وصف کرنے کو معشوق تجھہ سا
ہوا ہے شہیدی کا سا شاعر نہو گا

مین اُجرت دیکے قاصد بھیجتا ہون کوی جاناں مین
کہ ہو میری طرف عائد تو اب اس حج اکبر کا

شہیدی قصر جنت دیکھکر مین خوب سا رویا
مجھے یاد آگیا نقشہ کسی محبوب کے گھر کا

مین معتقد ہون عشق خوش عندلیب کا
کہتے ہین گل عرق ہے خدا کے حبیب کا

میلہ تھا فرشتون کا زیارت کو ہماری
جس روز پہنایا ہمین زنار محبت

زائل ہو مرض جملہ مریضونکا پس مرگ
بیمار اوٹھے حشر مین بیمار محبت

ماہ نو شوال ہے عاشق کو نہین عید
جب تک نظر آجائے نہ ابروے محمد

کس وضع اوٹھائے ہوئے ہین بار دو عالم
ظاہر مین تو نازک ہے ہین بازوی محمد

رضوان کے لئے لیچلون سوغات شہیدی
گر ہاتھہ لگے خار و خس کوے محمد

ہوئی ہے شہر مین شائع یہہ اوسکی آمد و رفت
کہ جس سے وعدہ نہین وہ بھی انتظار مین ہے

لحد مین بھی اثر جان تن نزار مین ہے
شہید ہون دل زندہ مرے کنار مین ہے

AsliAhleSunnet.com

دن کو جلائے مہر تو شب کو ستائے ماہ — کس کس سے مجھ سے لاگ نہیں تیرے واسطے

دکھا کر اپنی آرائش پری مجھکو نہ دھوکا دے — کہ تیرے سادہ پن میں اور ہی عالم نکلتا ہے

سمجھکر اجنبی میں جس سے دل کا راز کہتا ہوں — خجل ہوتا ہوں کیا کیا جب ترا محرم نکلتا ہے

اشعار قصیدہ

طلوع روشنی جیسے نشان ہو شہ کی آمد کا — ظہور حق کی حجت ہے جہان میں نور احمد کا

شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اوس سے — نہ تنہا فخر عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا

شب و روز اوسکے صاحبزادوں کا گہوارہ جنبان تھا — عجب ڈھب یاد تھا روح الامین کو بھی خوشامد کا

شب معراج چڑھکر عرش پر دم میں اوتر آیا — بیان اوس قلزم معنی کی ہو کیا جذر اور مد کا

روان تسنیم و کوثر ایک قطرہ آب سے جسکے — کرون کیا وصف اوس در یتیم بحر سرمد کا

ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق سے شامل — خواص اوس برزخ کبریٰ میں ہے حرف مشدد کا

بحر و بر سا ہر کسیکو ایک حصار عافیت کا ہو — مجھے نام مبارک کا ہے ذو القرنین کو سد کا

خدا بن مانگے کیا کیا نعمتیں دیتا ہے بندوں کو — ترا دست دعا ضامن ہے جب کل کے مقصد کا

بٹینگے جس گھڑی عشرت کے سامان بزم جنت میں — کھلیگا حال امت کو ترے انعام بیحد کا

لب گوہر فشان وا ہونگے جب عرض شفاعت کو — تماشا گاہ محشر میں تکینگے نیک ہو نہ بد کا

رہا کعبہ میں تیرے روضہ کے در پر نہ جا پائی — اسی اندوہ سے ہے رنگ تیرہ سنگ اسود کا

ہوئی ہے ہمت عالی مری معراج کی طالب — میسر ہو طواف اے کاش مجھکو تیرے مرقد کا

کبھی نزدیک جا کر آستانہ پر ملوں آنکھیں — کبھی گرد در بیٹھوں میں کروں نظارہ گنبد کا

فراغ دل سے گر وان زندگی کا کوئی دم گزرے — حسد ہو خضر و عیسیٰ کو مرے عیش مخلد کا

مدینہ کی زمین کے گر نہ لائق ہو مرا لاشہ — کسی صحرا میں وانکے طعمہ ہو نہیں دام اور دد کا

تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے — قفس جسو تت ٹوٹے طائر روح مقید کا

خدا منہ چوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سے — زبان پر میری جسدم نام آتا ہے محمد کا

AsliAhleSunnet.com

جناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ عالیہ بہوپال دام اقبالہا دلکا تخلص شیرین

بیتابی دل اوسکے بہی تو دلمین اثر کر
نہین نذر کرنے کو جز نقد دل
یہان آپ آئین وہان یا بلائین
جیئے یا مرے کوئی ایسے ہو تم
کیا کہون الفت نے مجہسے کیا کیا
دید کی حسرت مٹی مرنے کے وقت
قیس کہتا تہا یہی ناقۂ لیلی سے کہ ہاے
سیر بازار مبارک ہووے
بولی یہہ بوے گل جو ملا تم نے عطر گل
ہر ہر قدم پہ جاگ اوٹہے خفتگان خاک
رکہی نہ آستین مرے آنکہون پہ رحم سے
نہ پاس ہنے سے خوش ورنہ اوسکو دو پر پسند
مین اونکی نذر کو لایا ہون نقد دل اپنا
فرقت مین تری کرتا ہون دونوکی تسلی
کیا تونے گرایا ہے ہمین اشک سمجہکر
پڑہی جب فاتحہ تو پڑہتے پڑہتے ہنس دیا گویا
کشیدہ تیغ ابرو دیکہکر مین اسپہ مرتا ہون
بلا کا کاٹ ہے آفت کا دم ہی قہر کا خم ہے
کہان جہر کا ہی خون مجہہ عاشق جانباز نے قاتل
پہلے جانے مین تمہارے دل مرا جاتا رہا
دل ہوا چاک اگر ہجر مین کیا غم شیرین

مدت سے یہی تجہہ سے ہے پیغام ہمارا
وہ ہدیہ تہا پہلی ملاقات کا
کسی جا تو ہم سے ملا کیجیئے گا
کہ جسوقت جو دلمین آیا کیا
دل کو شعلہ آنکہہ کو دریا کیا
زیر خنجر خوب نظارا کیا
پردۂ چشم مرا پردۂ محمل نہوا
روز دہن مین لگا لائیے گا
مدت کے بعد پہونچی مین اپنے وطن مین آج
دیکہا نیا اثر یہہ تمہارے قدم مین آج
روتا ہی دیکہکر نہ ہنسا یا کسیطرح
عجب ہے فتنہ زمانے کا وہ فتنہ پسند
یقین ہے وہ کرینگے اسے ضرور پسند
رکہتا ہون کبہی دل پہ کبہی ہاتہہ جگر پر
چڑہتے نہین افسوس جو ہم تیری نظر پر
گرائی آپ نے بجلی جب آئے میرے مدفن پر
جو ہاتہہ آجاے بیشک پہیر لو نین اپنی گردن پر
تری تیغ نظر رکتی نہین ہی سنگ و آہن پر
شہادت نامہ یہہ مینے لکہا ہے تیری دامن پر
جان جائیگی جو جاؤگے مگر چہوڑ کر
اوسکو معلوم ہے سب بخیہ گری کا انداز

AsliAhleSunnet.com

تیر نظر تمہارا کلیجے کے پار ہے
سوفار اوس طرف ہے تو پیکان اس طرف

خواہش نہ وصل کی نہ شکایت ہو ہجر کی
ایسا کہان سے واسطے تیرے مین لاؤن دل

آرزو ہی سر کو اوسکے سنگ کے
آپ سے دیوانہ بنجاتے ہین ہم

یاد کرکے اوسکی ٹھوکر غیر کو
سر پکڑ کر اپنا رہجاتے ہین ہم

در دلدار سے نہین اوٹھتے
گویا سنگ آستان ہین ہم

اللہ رے دل کی لاگ کہ ہم سے بگاڑ کر
رہنے لگا بناؤ کے اپنے خیال مین

ساتھ اپنے دشمنی کا تو کیونکر گمان کرون
کچھ فرق آگیا ہے ولے بول چال مین

کیا پوچھتے ہو طائر دل کا مقام
جز شاخ زلف اسکا کہین آشیان نہین

سنئے تو اپنے غم کی کہانی سنائین ہم
دو حرف ہین کچھ ایسی بڑی داستان نہین

کیا مجھ مین اور یار مین ڈالا ہے تفرقہ
در پردہ تو رقیب تو اے آسمان نہین

جو ڈھونڈھا دلکو تو اوسنے کہا تبسم سے
تلاش اوسکی نکرو ان نہین تو یان بھی نہین

عشق رسول ہم جو گئے لیکے زیر خاک
اللہ کا ہے نور چراغ مزار مین

لمعان حسن سے ترے روشن ہی کائنات
جس انجمن مین تو نہین وہ انجمن نہین

گر پڑون راہ مین او شوخ ترے ساتھ چلا کر
پاؤن پڑنے کا یہہ سوجھا ہی بہانا مجھکو

دل پر داغ مجروح دم تیغ ستم لیلو
یہہ گلدستہ پئے آرائش بزم ای صنم لیلو

زمانے مین نہین ہی بہتر اس سے عافیت کی جا
اقامت کے لئے وہ طرۂ پرپیچ و خم لیلو

آفت تازہ دل و جان پہ کوئی آتی ہے
پھر بری آنکھ سے اوسنے تجھے دیکھا دیکھو

عشق رخ چھوڑا کیا اب عشق چشم و زلف کا
ہم بنا لیتے ہین خود ہی دشمن جان ایکدو

جب سے دام زلف انگشت حسن پر خبر لگی بچھا
رات دن اب آہی پھنستے ہین پریشان ایکدو

اے کمان ابرو ترے تیرونسے الفت ہے مجھے
پھر نہ کیون رکھون لگا کے دلسے پیکان ایکدو

نظر لطف سے ادہر کو دیکھ
بیخبر اپنے خنجر کو دیکھ

AsliAhleSunnet.com

نہ سلجھی زلف اب تک یہہ اکڑ دیکھو اور بل دیکھو
جو دامن چھڑایا تو کھینچا گریبان
تمہاری ہی تار نظر نے مری جان
جسے تم نے دیکھا ہے ترچھی نظر سے
قصہ سنے جو عاشق آشفتہ حال کا
وہ اگلے سے نالے کہان پائیے
خرام ناز ترا بس مری نظر مین رہا
رخ محبوب کو وہ دیکھتے ہین عین زینت مین
ہم بسمل اوس نے گر چھوڑا شکیبا غم نہین
اک آہ سرد بھرنا اور دلکو تھام لینا
نامہ جو بنا لائے ہے قاصد تو صنم کا
چشم عاشق سے جو دریا کو کوئی دی تشبیہہ
اتنا نازک ہے مزاج اے بت قاتل تیرا
حیرت بڑی ٹپکتی ہے شمع مزار سے
ہزار افسوس اب یون خاک مین ملتا ہی اے شہرت
لاکھہ پردہ مین وہ پوشیدہ رہا پر ہمنے
دلمین تجھے رکھہ لیجے کہ آنکھین تجھے دیکھین
کام تو کچھہ بھی نہین ہے حشر مین اپنا مگر
بسمل بنکے خاک گئی دست یار مین
وہ چشم مست ہین ساقی کہ جنکی گردن پر
یاد ہے چشمہ خنجر کی روانی مجھکو

دل صد چاک کا کرتے رہے ہم عمر بھر شانہ
عجب شوخ معشوق ہمکو ملا ہے
رفو زخم ایک ایک سیر اکیا ہے
بہت وہ جیا ہے تو اک دم جیا ہے
پر ہم نہ ایک دن تری زلف دو تا رنے
مرے دلکو شاید نظر ہو گئی
تمام عمر ہی بیٹھا مین رہگزر مین رہا
کوئی خدمت نہین دنیا مین خوب آئینہ داری سے
پر یہہ غم ہے اعتبار دست قاتل اوٹھ گیا
ہوتا ہے گا ہے گا ہے یون تیرا نام لینا
ایمان نہ کھونا کسی مایوس کرم کا
بس وہین رونے کا ہو جائے بہانا مجھکو
کہ تڑپتا نہین دل کھو لکے بسمل تیرا
آئینہ کو جلا دو ہمارے غبار سے
یہہ طفل اشک وہ ہی اپنے جو آنکھو نمین پلتا تھا
دیکھا جب دلکی نگاہون سے نظر آہی گیا
تو ایک ہی اور شوق ہے کیا کیا نہین ہمکو
آن نکلین گے تری خاطر اگر آنا ہوا
شکر خدا کہ ہم بھی اب آئے شمار مین
بغیر جرم ہے خون لاکھہ شیشہ دل کا
کہ دیا نزع مین کس لطف سے پانی مجھکو

مرزا سیف علی شگفتہ
امرناتہ مشغل
غلام حسین شکیبا
محمود بیگ شور
غلام احمد شورش
نواب معین الدین خان شہید
امیر بخش شہرت
مرزا غیاث الدین رقم
مرزا روشن الدولہ
مفتی فضل حسین
ایم محمد حسین شفقت
نواب سعد الدین خان شفق

AsliAhleSunnet.com

اک دل تھا سو وہ لپکے آئے کہانسے اوسے
پہلو مرادکان نہین آئینہ ساز کی

ہم بڑی چیز سمجھتے تھے یہ میخانہ مین
نکلا اک جام کی قیمت بھی نہ ایمان اپنا

مہلت بقدر گردش ساغر تو دے فلک
ساقی کو ڈھب پہ لائے ہین سو التجا ہے ہم

یون بیٹھے ہو کہ جیسے کسیکو کسی سے کچھہ
مطلب نہین مراد نہین مدعا نہین

لب پر آنے نہ پایا تھا اپنے حرف امید
کہ اتنی دیر مین وہ ہو گئے خفا ہم سے

ایک مدت سے ہے تہی پہلو
نہین معلوم کیا ہوا دلکو

دریا بہین کہین کہین مژگان بھی تر نہو
مر جائے کوئی اور کسیکو خبر نہو

وہ دشمنی مین پورے ہون یہہ بات بھی نہین
کہتے ہین زہر دیکے الٰہی اثر نہو

آئینہ دیکھہ کے کہتے ہین یہہ مونہہ پھیر کے وہ
کوئی کھینچے لئے جاتا ہے ادہر دل میرا

ذوق نظارہ سے نہین باقی ادب کا نام
سر مجھہ سے زیر تیغ جھکایا نجائے گا

کیا مری آہ کیا صنم کی نگاہ
ایک ترکش کے تیر ہین باللہ

اوسی نے کیا مجھکو رسوائے عالم
کہ جسنے تجھے عالم آرا بنایا

ترے سواد مین پنہان ہین معنی روشن
نگاہ غور طلب ہون خط غبار ہون مین

بناوٹ کی نہین نازک مزاجی ان حسینو مین
خدا جب حسن دیتا ہے نزاکت آہی جاتی ہے

بیمار کسکو آنکھے دیکھین گے وہ خدا
اچھا تو اونکا سنتے ہی بیمار ہو گیا

عدو کو گالیان دیتے ہین وہ لیکن بصد خوشی
ہم اونکے مونہہ کو تا ہمکو بھی دین دشنام تکتے ہین

کیا جلد بر آتی ہے کماندار تمنا
کچھہ دلمین گزرتی ہے ترے تیر سے پہلے

شب بھر اس وہم نے ٹھہار کھا
میرے زانو پہ کوئی سوتا ہے

جو چشم کہ بیمار ہے میخانہ ہے اوسکا
جو دل کہ شکستہ ہے وہ پیمانہ ہے اوسکا

معشوق ہے وہ عاشق بیکس ہین ہزارون
جسکا کہ نہین کوئی وہ جانانہ ہے اوسکا

سونے کے لئے سنتے ہین افسانۂ دلکش
مردے کو کرے زندہ وہ افسانہ ہے اوسکا

AsliAhleSunnet.com

منشی صبار حسین صبا

رہین بیتابیان بعد فنا بہی بیقرار ہونگی
نشکل درد اوٹھتے ہین گر پڑتے ہین آنسو ہوکے
دل بہی اب پہلو تہی کرنے لگا
دادخواہی کون محشر مین کرے
ناتوانی مین لاغری مین مرے
ہر اک جا پر نیا ہے نام ونگے خال مشکین کا
چشکی کوئی خاک قدم یار کی دیدو
ملجائے فقیرون سے بہی آنکہہ ای شہ خوبی

مرزا قادر بخش صابر

محفل مین ہین تو اوس لب میگون کے ساغر
نظارہ برق حسن کا دشوار ہوگیا
اوسکی گلی مین آنکے گیا کیا اوٹھا کے رنج
ہے نگاہ آشنا کو ہر جگہہ جلوہ سے ربط
مجہہ مین اور اوسمین ہے آئینہ و تمثال کا ربط
ظالمون کیواسطے کج طینتی بہی حسن ہے
وہ بہی بت قاتل ہے جسکو عمر بہر پوجا کیئے
صابر گیا تہا کعبہ پہ ابتک نہین پہرا
ظالم جفا کشی کی ہوس تو نکال لون
ہمنشین لطف شب وصل تو تہا ہی کہ مجہے
پہر کہون کیا دم رخصت جو مزا تہا کہ مرے
رات بہر جاگنے سے نیند کا آنکہون مین خمار
بہینی بہینی ہے وہ رنگت وہ پریشان ترکیب

ق

لحد مین زلزلہ آئے ہین ہلچل ہے مزارون مین
ترے کوچہ مین جو ارباب نیاز آتے ہین
ہوگئیا ہمسا تمہاری یاد مین
ہے مزا سب کو تری بیداد مین
کچھہ بچتے ہین تری نزاکت کے
سو جیا دلمین تپلی آنکہہ مین ہی داغ لالے مین
چلتا ہوا نسخہ ہو تو عاشق کی دوا ہو
ہو خیر تری غرم کی جتون کا بہلا ہوا
نام شراب لیکے گنہگار ہوگیا
جلوہ حجاب دیدہ بیدار ہوگیا
خاک شفا ملے تو مین بیمار ہوگیا
دیر بہی کعبہ تہا جب مین ناصیہ فرسا ہوا
دور بیٹہے پہ بہی پاس اپنے وہ دلدار رہا
خوبی ترکیب مین داخل ہے خم شمشیر کا
ڈر ہے کیا موہنہ لیکے جاؤن داور محشر کے پاس
رستہ مین ملگیا کہین پیر مغان نہو
تجہہ سا ستم شعار ملے گا کہان مجہے
یہہ گمان تہا کہ رہی کچھہ نہ تمنا باقی
دلمین ارمان ہی اوس لطف ادا کا باقی
اور کچہہ کچہہ اثر نشۂ صہبا باقی
لب پہ بد رنگ سا کچھہ پان کا لاکھا باقی

AsliAhleSunnet.com

آنکھ سکے ڈورون مین کم کم سہی وہ سرخی کی نمود
ایک اک گام پہ بل ہوسے کمر مین سوسو

اب نہ وہ شب کا مزا اور نہ وہ صبح کا لطف
چرخ کو کب یہ سلیقہ تھا ستمگاری مین

مین نے بوسہ طلب کیا تو کہا
صفدری قد کو کہین اوسکے کہا تھا گل سرو

ہمکو تو دل لگی مین اوٹھی ہین جلا دیتین
برقع کو اوٹھا مونہہ سے جو تم کرتے ہو باتین

قصد چلنے کا ہی مقتل مین مبارک ہوگا
کوئی اتنا تو بتا دے کہ حسینان جہان

اغیار سے جو آجائین تو کچھ مجھ سے نہ کہنا
حشر مین خاک سے سب لوگ تو نکلے لیکن

کعبہ مین اور دیر مین دیکھا نہ ہمنے فرق
کیا دیجیے اصلاح خدائی کو ولیکن

وہ جب کرتے مین طالب عدہ رہتا ہی یہان جھگڑا
در سے اوسکے اوٹھے اوٹھائے ہوئے

جو دیکھون بزم مین اوس شوخ جنگجو کیطرف
جنون مین کیا مرے پیوند پیرہن مین لگے

قیمت جنس دل اپنی مین کہون کیا تم سے
رات ساری مجھے دونون کی تسلی مین کٹی

ہماری خاک سے اوسکو کدورت کب کی تھی یارب

تھوڑا تھوڑا سا اک اندازے سے سرا باقی
کاٹنا شاق نزاکت سے وہ رستا باقی

رہ گیا اک کف افسوس کا ملنا باقی
کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری مین

یہہ خرابی ہے سو نہہ لگانے مین
سیدہی اوس شوخ نے کیا کیا نہ سنائی مجھکو

سو دل خدا جو دیوے تو سو جا لگائیے
اب مین ہمہ تن گوش ہون یا ہمہ تن چشم

اک ذرا اپنا پرایا تیغ قاتل دیکھکر
دل جو لیجاتے ہین عشاق کا کیا کرتے ہین

چپکے سے کہا یون مجھے سمجھا کے کسی نے
قبر عاشق سے جو دیکھا تو دہوان سا نکلا

پایا ہر ایک نبض مین اک اضطراب کو
کافی تھا ترا حسن اگر ماہ نہوتا

ہمیشہ آس مین اور یاس مین اور شوق و حرمان مین
ناتوانی ذرا سنبھال ہمین

چھری کو دیکھ کے دیکھے مرے گلو کیطرف
کہ ایک تار ہی چھوڑا ہو تو کفن مین لگے

پوچھو کیا دیتے ہین بازار محبت والے
ہاتھ دلبر سے اوٹھایا تو جگر پر رکھا

سکھایا ہے اوسے چلنا اوٹھا کر حشر دامان کا

AsliAhleSunnet.com

مولوی عبدالعزیز عزیز

عارف بتا کہ ہے یہ کسدن کیواسطے — پھرتا ہے آج تیغ وہ عریان کئے ہوئے
وعدہ کیا تھا کبھی آنے کا اوسنے ادہر — شغل ہمین ہوگیا جانب در دیکھنا
تنے کام ہے مسجد سے نے دیر سے کچھ مطلب — ہمکو تو وہی کعبہ وہ شوخ جہان آیا
ساقی جلے ہی بزم مین کسکا جگر کہ آج — ہر سو رواں ہی قافلہ بوے کباب کا
جون شمع شغل تیرے سراپا نیاز کا — جلنا جو سوز کا ہے تو رونا گداز کا
ایکے کچھہ اور ڈہنگ سے ہی دل کا اضطراب — کیا جانیے شہید ہوا کس کے ناز کا
یاد کرتے ہو مجھے گرچہ بری طرح سے پر — مین اسی بوجھہ سے احسان کے دبا جاتا ہون
اب جو دیکھو تو ہے یہ صاف وہ تیغ — کہ کسیکا لہو پیا ہی نہین
رہروان فنا ہین نکہت گل — کہ کہین اونکا نقش پا ہی نہین

آغا حسین قلیخان عاشقی

تھے نہ قابل کہ بلا واسطہ دیکھین اوسکو — بت بنائے ہین یہ جلوہ ہمین دکھلانیکو

مرزا عسکری

جس سے کہین پوچھون ہون مزا عشق کا کیا ہے — رو رو کے یہ کہتا ہے کہ کچھہ کہہ نہین سکتا

شاہ رکن الدین عشق

کہنے کو ادہر اودہر گئے ہم — تھے تیری طرف جدہر گئے ہم
تیر کے نام پر تڑپتا ہے — اسطرح کا کہین جگر دیکھا
اوسکے دامن تلک نہ پہونچے ہم — خاک مین آپ کو ملا دیکھا

میر عزت اللہ خان عشق

کیونکر آوے نہ مجھے اب کمر یار پسند — فکر باریک ہے اور معنی دشوار پسند

شیخ غلام محی الدین عشق

دل کا تختہ ہی مرا جون گل کاغذ کا چمن — یان بہار ایک ہی چھینٹے مین خزان ہوتی ہے

میر غلام علی عشرت

غیرونسے ہنسا وہ جو مرے سامنے عشرت — کچھہ بس نہ چلا دیکھہ کے آنسو نکل آئے
شب وصال مین دلبر قلق الہی سے ہے — سحر ہے دور مرا رنگ فق الہی سے ہے
دل گرفتہ ہون کرو نگاہ ہوکے مین آزاد کیا — مجھکو یکسان ہی چمن کیا خانہ صیاد کیا

طالب علیخان عیشی

مینے عیشی سے جو پوچھا دل پرخون کا حال — اک صراحی مئی گلگون کی بھری دکھلائی

اقبال حسین عاشق

ربط کچھہ داغ و جگر ہی کا ہے چھپان عاشق — ورنہ اس درد مین کوئی بھی کسیکا نہوا

AsliAhleSunnet.com

تری شوخی نظر آتی ہمین چشم غزالان سے
دامن سے ڈہانک جیسے کوئی لیجائے چراغ
گیا دم تہا کل جو دیکہے یارب نسیم صبح
نگاہ کی تہی جو ترچہی تو دلکو کیون چہوڑا
نقش فریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا
جدبہ بے اختیار شوق دیکہا چاہیئے
تیشہ بغیر مر نہ سکا کوہکن اسد
بوے گل نالۂ دل دود چراغ محفل
جاتی ہے کوئی کشمکش اندوہ عشق کی
مر گیا صدمۂ یک جنبش لب سے غالب
نہین معلوم کس کس کا لہو پانی ہوا ہوگا
محرم نہین ہے تو ہی نواہاے راز کا
موںہہ نہ کہلنے پر ہے وہ عالم کہ دیکہا ہی نہین
گریہ چاہے ہے خرابی مرے کاشانیکی
حیف اوس چار گرہ کپڑے کی قسمت غالب
کوئی میرے دل سے پوچہے ترے تیر نیمکش کو
نہو حسن تماشا دوست رسوا بیوفائی کا
دلکو ہم صرف وفا سمجہے تہے کیا معلوم تہا
کتنے شیرین ہین تیرے لب کہ رقیب
اعتبار عشق کی خانہ خرابی دیکہنا
جب بتقریب سفر یار نے محمل باندہا

دیا تہا ہاتہہ سے دل شہر مین پایا بیابان ہے
جاتے ہین سوز عشق لیے یون کفن مین ہم
غنچہ کیطرح پہول گئے پیرہن مین ہم
جگر سے کچہہ ہی تہا اے یار فاصلہ دلکا
کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا
سینہ شمشیر سے باہر ہے دم شمشیر کا
سر گشتہ خمار رسوم و قیود تہا
جو تری بزم سے نکلا سو پریشان نکلا
دل بہی اگر گیا تو وہی دل کا درد تہا
ناتوانی سے حریف دم عیسیٰ نہوا
قیامت ہی رشک آلودہ ہونا تیری مژگان کا
بیان ورنہ جو حجاب ہی پردہ ہے ساز کا
زلف سے بڑہکر نقاب اوس شوخ کے موںہہ پر کہلا
در و دیوار سے ٹپکے ہے بیابان ہونا
جسکی قسمت مین ہو عاشق کا گریبان ہونا
یہہ خلش کہانسے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا
بہر صد نظر ثابت ہے دعوی پارسائی کا
یعنے یہہ پہلے ہی نذر امتحان ہو جائیگا
گالیان کہاکے بے مزا نہوا
غیر نے کی آہ لیکن وہ خفا مجہہ پر ہوا
نقش شوق نے ہر ذرہ پہ اک دل باندہا

منشی سرسکہ رای جی
عبد اللہ خان علوی
علی خان تخلص عیش
مرزا نوشہ غالب

AsliAhleSunnet.com

وہ مری چین جبین سے غم پنہان سمجھا
کوئی ویرانی سی ویرانی ہے
سرمۂ مفت نظر ہون مری قیمت یہہ ہی
مقصد ہی ناز و غمزہ ولے گفتگو مین کام
مرتا ہون اس آواز پہ ہر چند سر اوڑ جاے
اسد بسمل ہے کس انداز کا قاتل سے کہتا تھا
ہے پرے سرحد ادراک سے اپنا مسجود
لاکھون لگاؤ ایک چرانا نگاہ کا
نالہ جز حسن طلب اے ستم ایجاد نہین
وہ آئے گھر مین ہمارے خدا کی قدرت ہے
نظر لگے نہ کہین اوسکے دست و بازو کو
سب کہان کچہہ لالہ و گل مین نمایان ہوگئین
نیند اوسکی ہی دماغ اوسکا ہی راتین اوسکی ہین
اس سادگی پہ کون نہ مرجاے اے خدا
ہوا ہون عشق کی غارتگری سے شرمندہ
دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیون
مینے کہا کہ بزم ناز چاہیے غیر سے تہی
خدا شرمائے ہاتونکو کہ رکہتے ہین کشاکش مین
شب کو کسیکے خواب مین آیا نہو کہین
وان اوسکو ہول دل ہے تو یان مین ہون شرمسار
جانکر کیجے تغافل کہ کچہہ امید بہی ہو

راز مکتوب بہ بے ربطی عنوان سمجھا
دشت کو دیکھہ کے گہر یاد آیا
کہ رہے چشم خریدار پہ احسان میرا
چلتا نہین ہے دشنہ و خنجر کہے بغیر
جلاد کو لیکن وہ کہے جائین کہ ہان اور
کہ شق ناز کر خون دو عالم میری گردن پر
قبلہ کو اہل نظر قبلہ نما کہتے ہین
لاکھون بناؤ ایک بگڑنا عتاب مین
ہے تقاضاے جفا شکوہ بیداد نہین
کبہی ہم اونکو کبہی اپنے گہر کو دیکہتے ہین
یہہ لوگ کیون مرے زخم جگر کو دیکہتے ہین
خاک مین کیا صورتین ہونگی کہ پنہان ہوگئین
تیری زلفین جسکے بازو پر پریشان ہوگئین
لڑتے ہین اور ہاتہہ مین تلوار ہی نہین
سواے حسرت تعمیر گہر مین خاک نہین
روئین گے ہم ہزار بار کوئی ہمین ستائے کیون
سنکے ستم ظریف نے مجھکو اوٹھا دیا کہ یون
کبہی میرے گریبان کو کبہی جانان کے دامن کو
دیکہتے ہین آج اوس بت نازک بدن کے پاؤن
یعنے یہہ میرے آہ کی تاثیر سے نہو
یہہ نگاہ غلط انداز تو سم ہے ہمکو

AsliAhleSunnet.com

تم وہ نازک کہ خموشی کو فغان کہتے ہو

تم جانو تمکو غیر سے جو رسم و راہ ہو

اوبہرا ہوا نقاب مین ہے اونکے ایک تار

ہمارے ذہن مین اس فکر کا ہی نام وصال

یہہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے

سیکھے ہین مہ رخون کے لیے ہم مصوری

غم دنیا سے گر پائی بھی فرصت سر اوٹھانیکی

ہم بھی تسلیم کی خو ڈالین گے

کرتا ہے بسکہ باغ مین تو بیحجابیان

دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آجای ہی

نقش کو اوسکے مصور پر بھی کیا کیا ناز ہین

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اوس نے کہا

گرچہ ہے کس کس برائی سے ولے بااینہمہ

دل سے تری نگاہ جگر تک اوتر گئی

نظارہ نے بھی کام کیا وان نقاب کا

تسکین کو ہم نہ روئین جو ذوق نظر ملے

پھر اوسی بے وفا پہ مرتے ہین

نے مژدہ وصال نہ نظارہ جمال

اونکے دیکھے سے جو آجاتی ہی رونق منھ پر

رگون مین دوڑتے پھرنے کے ہم نہین قائل

جا ہیے اچھون کو جتنا چاہیے

ہم وہ عاجز کہ تغافل بھی ستم ہے ہمکو

مجھکو بھی پوچھتے رہو تو کیا گناہ ہو

مرتا ہون مین کہ یہہ نہ کسیکی نگاہ ہو

کہ گر نہو تو کہان جائین ہو تو کیونکر ہو

ہوئے تم دوست جسکے دشمن اوسکا آسمان کیون ہو

تقریب کچھہ تو بہر ملاقات چاہیے

فلک کا دیکھنا تقریب تیرے یاد آنے کی

بے نیازی تری عادت ہی سہی

آنے لگی ہے نکہت گل سے حیا مجھے

مین اوسے دیکھون بھلا کب مجھہ سے دیکھا جای ہی

کھنچتا ہے جسقدر اوتنا ہی کھنچتا جای ہے

مینے یہہ جانا کہ گویا یہہ بھی میرے دل مین ہے

ذکر میرا مجھہ سے بہتر ہی کہ اوس محفل مین ہی

دونون کو اک ادا مین رضامند کر گئی

مستی سے ہر نگہہ ترے رخ پر بکھر گئی

حوران خلد مین تری صورت مگر ملے

پھر وہی زندگی ہماری ہے

مدت ہوئی کہ آشتی چشم و گوش ہے

وہ سمجھتے ہین کہ بیمار کا حال اچھا ہے

جب آنکھہ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے

یہہ اگر چاہین تو پھر کیا چاہیے

AsliAhleSunnet.com

منحصر مرنے پہ ہو جسکی امید
ناامیدی اوسکی دیکہا چاہئے

مین بلاتا تو ہون اوسکو مگر اے جذبۂ دل
رونے سے اور عشق مین بیباک ہو گئے

کہتا ہے کون نالۂ بلبل ہے بے اثر
پوچہے ہے کیا وجود و عدم اہل شوق کا

کرنے گئے تہے اوس سے تغافل کا ہم گلہ
جب تک دہان زخم نہ پیدا کرے کوئی

چال جیسی کڑی کمان کا تیر
ہزارون خواہشین ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے

محبت مین نہین ہے فرق جینے اور مرنے کا
بے پردہ سوے وادی مجنون گزر نکر

منظور تہی یہ شکل تجلی کو نور کی
اک خونچکان کفن مین کروڑون بناؤ ہین

پہر پرسش جراحت دلکو چلا ہے عشق
گزشتہ حسن کا ابتک نشان باقی ہے

کہا جو اونسے کہ مین دل تو کر چکا ہون فدا
چلیل سا تہہ کہ حسرت دل محروم سے نکلے

صاف دلکو کیا اور داغ جگر کو دہویا
بعد مرنیکے بہی اک گردش رہی ہمکو مدام

یہ غم ہے ساغر و مینا جہے کہ مرے بعد
نخوش آتی ہین پاؤنگی تری ٹہوکرین ظالم

ناامیدی اوسکی دیکہا چاہئے

اوسپہ بنجائے کچہہ ایسی کہ بن آئے نہ بنے
دہوئے گئے ہم اتنے کہ بس پاک ہو گئے

ہر ذرہ مین گل کے لاکہہ جگر خاک ہو گئے
آپ اپنی آگ کے خس و خاشاک ہو گئے

کی ایک ہی نگاہ کہ بس خاک ہو گئے
مشکل کہ تجہہ سے راہ سخن وا کرے کوئی

دل مین ایسے کے جا کرے کوئی
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پہر بہی کم نکلے

اوسی کو دیکہکر جیتے ہین جس کافر پہ دم نکلے
ہر ذرہ بے نقاب مین دل بیقرار ہے

قسمت کہلی ترے قد و رخ سے ظہور کی
پڑتی ہے آنکہہ تیرے شہیدون پہ حور کی

سامان صد ہزار نمکدان کئے ہوئے
ہون فریفتہ کیونکر کہ آن باقی ہے

تو ہنسکے بولے ابہی تجہہ مین جان باقی ہے
عاشق کا جنازہ ہے ذرا دہوم سے نکلے

کام کیا کیا نہ مرے دیدۂ تر سے نکلا
مشت خاک اپنی رہی تہی کچہہ سو بہانہ بنا

ذرا بہی تمکو نہین مونہہ کوئی لگانے کا
سر کو کبہی قدمونسے اوٹہانیکے نہین ہم

بیٹی رکھ لم فدا

مرزا محمد علی فدوی
حکیم شاہ احمد خان فراق

AsliAhleSunnet.com

آنا یہ ہچکیون کا مجھے بے سبب نہین
بھولے سے اوسنے یاد کیا ہو عجب نہین

آنکھہ اوس شوخ ستمگر سے لڑا بیٹھے ہین
بس چلے یا نہ چلے جی تو جلا بیٹھے ہین

دامن تلک گیا تھا کہین اوسکے دست وہم
اللہ رے نازکی وہ ہین جو لی سک گئی

دل تھامتا کہ چشم پہ کرتا تری نگاہ
ساغر کو دیکھتا کہ مین شیشہ سنبھالتا

زلفون کا بنا ناہی رہے جسکو سدا یاد
پھر ہم سے غریبونکو کرے اوسکی بلا یاد

یہہ دل ہی ہی ہمارا جو اوسکے ہو مقابل
موہنہ دیکھو آئینہ کا جو اوسکے رو برو ہو

کبھو تو زلف مین لیجائے ہی کبھو خط مین
پھرے ہی ساتھہ لئے دل کہان کہان مجکو

آنکھو نمین کھب رہا ہی اے سروناز اتبک
دامن اوٹھا کے چلنا تیرا نزاکتون سے

خبر دیتا تھا کسکے وصل سے شوق ہم آغوشی
کہ میرا ر آنکھو کچھہ خود بخود باز و پھڑکتا تھا

تم گالیان جو دو تو مین جھنکی بھی کہا نہ لون
پیارے کسی کا ہاتھہ کسی کی زبان چلے

سر کو فدا ے خنجر بیداد کر چکا
پہونچا مین اپنی داد کو فریاد کر چکا

ابہی مٹا نہین دعوے ستم رسیدونکا
کفن ہوا نہین میلا ترے شہید ونکا

کباب ہو گیا آخر کو کچھہ برا نہ ہوا
عجب یہہ دل ہی جلا تو بھی ہمزا نہوا

خال اوسکی بیاض گردن کا
نقطۂ انتخاب ہے گویا

ہے غرض نیند سے یان کام تکلف سے نہین
خواہ ادہر بیٹھہ گئے خواہ اودہر بیٹھہ گئے

کس سبزہ رنگ کا ہی تعشق کہ زخم پر
جو کچھہ رکھا وہ مرہم زنگار ہو گیا

ترے کوچہ مین آن بیٹھے ہین
ہم نے بھی ڈھونڈہ اک مقام لیا

آغوش مین ہی اور یہان جرأت نہین ادب سے
اس اختیار پر کیا بے اختیار ہین ہم

اچھا ہوا اگر شر کے ہنگامہ سے بچے
ہونا تھا جو ہمین دم رفتار ہو گیا

گو وہ سنتے نہین پر ہم تو کسی حیلہ سے
ایک دو بات محبت کی سنا جاتے ہین

ایک ہی حسن کا جلوہ ہے کہ ہر پردہ مین
دلکو لیتا ہے کہین رنگ کہین بو ہوکر

از نواب علی خان فغان

سید شمس الدین فقیر

مرزا جعفر بیگ فاخر

مرزا اسمٰعیل مفتون

مولوی فیض الحسن فیض

سید قاسم علی خان قاسم

AsliAhleSunnet.com

شاہ قدرت اللہ قدرت

مری صداع کو صندل ہے فائدہ معلوم
علاج اسکا کسی سنگ آستان مین ہے

سینہ اوسکا ہے دل اوسکا ہی جگر اوسکا ہی
تیر بیداد جدہر رخ کرے گہر اوسکا ہے

خواجہ اسد اللہ قلق

دشنام دے سناتے ہو روٹہے کو آن مین
کیا جانے کیا فسون ہے تمہاری زبان مین

ادا سے دیکھہ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

الٰہی خیر ہو کچہہ آج رنگ بیڈہب ہے
تپک رہا ہے کئی دن سے آبلہ دل کا

امجد علی قلق

وہ رند ہون کہ مجھے ہتکڑی سے بیعت ہے
ملا ہے گیسوے جانان سے سلسلہ دل کا

شاہ قلندر

ہجوم آپکے در پہ ہے دادخواہون کا
ستم تو دیکھئے ان شرمگین نگاہون کا

جی کو سر زندگی نہین ہے
کیا جی کی کہون کہ جی نہین ہے

تھمتے ہی تھمے گا اشک ناصح
رونا ہے یہ کچہہ ہنسی نہین ہے

مرزا قمر الدین قمر

صلح کرتے ہوئے آخر وہ بجنگ آہی گیا
عشق کا نام برا ہے اوسے ننگ آہی گیا

عنایت اللہ تپش

لے گیا دل کو ساتھہ پیکان کے
تیر بھی اوسکا دلربا نکلا

مرزا قمر

داماں وصال اوسکا نہین غیر کے بس کا
کھنچا ہی اوترتا ہے وہان دست ہوس کا

مرزا غلام نظیم الدین قناعت

ضعف اپنا یان تلک پہونچا کہ ہم
آنہین سکتے تمہارے دہیان مین

امید پہ ترے جولان کی کب تلک ظالم
صبا سے اپنا بچائے ہوئے غبار رکہون

کعبہ تک جانے مین تہی خاطر زاہد ورنہ
دیر مین بہی تہی سدا رخصت دیدار مجھے

مرزا خدا بخش قیصر

ہوس غیر سے عشق اپنا اوسے یاد آیا
کیا نئی طرح سے ہم دلمین گزر کرتے ہین

تو لطف کرے یا نکرے خوش ہو کہ ناخوش
اس بات پہ مرتا ہون کہ عاشق ہون ترا مین

شیخ قیام الدین قائم

قسمت کو دیکھہ ٹوٹی ہے جاکر کہان کمند
کچہہ دور اپنے ہاتہہ سے جب بام رہ گیا

کوچہ گردی دل مجنون نے مری کی ایجاد
مبتذل جانکے ڈہب بادیہ پیمائی کا

معاملہ ہی یہہ دلکا اسے کہیگا وہ کیا
پیامبر کے ہمین ساتھہ آپ جانا تہا

ہر دم آنے سے مین بہی ہون نادم
کیا کرون پر رہا نہین جاتا

AsliAhleSunnet.com

نے وعدہ اوسکے ساتھہ نہ پیغام کیا کہون

مبتذل تہا وہ تری چشم سے بیمار مضمون

ظالم تو میری سادہ دلی پر تو رحم کر

ہنسی کا یار یہ بھی کوئی طور ہے کہ آج

گر زیست ہے تجھہ تلک تو پھر کیا

مے کی توبہ کو تو مدت ہوئی قائم لیکن

سنگ کو آب کرین پل مین ہماری باتین

قائم کو اپنی بزم سے جانے نہ دے کہ یار

سفت تک دون ہون مین فضل تو بھی کوئی لیتا نہیں

صورت مین تری گر نظر آوے ملک الموت

رو کے پوچھا جو میر ہو ترا کیونکہ وصال

بتون کی دید کو جاتا ہون دیر مین قائم

قائم آیا ہے پھر وہ بن ٹھن کر

آخر تو جرم عشق سے کرتے ہین مجھکو قتل

کیون چھوڑتے ہو درد تہ جام میکشو

کیا ہی برہم ہوئی زلف اوس نے جو پوچھا مجھسے

اے طفل اشک دیکھیے برباد دیکھیو

مرا نشو و نما ہے اوس خرام لاابالی سے

کس باغ مین وہ رونق گل جلوہ کنان ہے

صدا فقیرون کی گر تم سنو گے کیا ہو گا

آتی ہے دل پہ قلقل مینا سے اب شکست

پوچھے کوئی سبب جو مرے انتظار کا

جو ستم چرخ جفا پیشہ نے ایجاد کیا

روٹھا تہا آپ ہی تجھہ سے مین اور آپ ہی من گیا

قائم نے تیرے ہاتھہ سے گھبرا کے رو دیا

صدقے ترے مر ہی جائین گے ہم

بے طلب اب بھی جو ملجائے تو انکار نہین

لیکن افسوس یہی ہے کہ کہان سنتے ہو

ہے کیا برا جو سفت مین اک شعر خوان رہے

ہان مگر اس سے بھی کچھہ یہہ جنس سستی کیجیے

جی دینا کسی طرح سے دشوار نہووے

ہنسکے کہنے لگا طالع کی مددگاری سے

مجھے کچھہ اور ارادہ نہین خدا نکرے

دیکھین کس کس سے اب بگڑتی ہے

یکبار اوسکے بھی تو کرین روبرو مجھے

ذرہ ہے یہہ بھی آخر اوسی آفتاب کا

اے کرم کسنے کیا حال پریشان تیرا

ہر پارۂ جگر ورق انتخاب ہے

غبار ناتوان کو سرکشی ہے پائمالی سے

نکلے ہے دھوان سا در فردوس برین سے

ذرا ادہر بھی نظر پھینکنا بھلا ہو گا

وہ دن گئے کلیم کہ یہہ شیشہ سنگ تہا

AsliAhleSunnet.com

ہوچکا حشر گئی دوزخ و جنت کو خلق | رہگیا مین ترے کوچہ مین گرفتار ہنوز

درازی شب ہجران زلف یار کلیم | مجھی سے پوچھ کہ کاٹی ہے رات آنکھونمین

رکھونمین آنکھونمین کیونکر تجھے کہ ہی برسات | پھر ایسا گھر کہ جو خانہ خراب ٹپکے ہے

محمد یعلیخان کوثر

غرور حسن کیا ممکن کہ اوس سے داد کو پہونچے | غرض تم سن چکے احوال ہم فریاد کو پہونچے

حیدر علی بیگ کرم

تربت پہ میری ایسی برستی ہی بیکسی | بے اختیار شمع کے آنسو ٹپک پڑے

پھرتا تھا تو جو وقت کہ گلشن مین خرامان | کیا سرو بھی آگے ترے ناچار کھڑا تھا

فقیر محمد خان گویا

حسرت سے دیکھتا ہونمین جب یار کیطرف | لگتا ہے تب وہ دیکھنے دوچار کیطرف

صندلی رنگ پہ مین مرہی گیا | درد سر کسکا یان سرہی گیا

اوسکو غفلت پیشہ کہہ آتے ہین ہم | بھول جانا یاد دلواتے ہین ہم

نہ مرے زخم پر رکھو مرہم | میرے قاتل کی یہہ نشانی ہے

مرزا علی لطف

یاد آیا جی یہین اپنا ملا تھا خاک مین | رو دیا جب وہ غبار کو نظر آیا مجھے

کیجو اوس زلف کو مشاطہ سمجھکر شانہ | لاکھہ دل ٹوٹے اگر ایک وہ مو ٹوٹ گیا

اپنا تو بد گمانی سے بس کام ہوگیا | گو اور طرح اوسکی ہو چولی مسک گئی

سید عبدالحی خان ممتاز

خوبی کا بسکہ تیری اک عالم گواہ ہے | اپنی بغیر دیکھے ہی حالت تباہ ہی

ترقیون پہ ہی ہر وقت ولولہ دلکا | الہی کون بلاتا ہے سلسلہ دلکا

نہ یہہ حباب مین گردش نہ ساغر دل مین | کچھہ اور رنگ دکھاتا ہے آبلہ دلکا

میر محمدی مائل

یہہ حال عشق مین اپنا ہوا کہ اوس بت نی | جو دی ہمین کبھی گالی تو مرحبا ٹھہری

کیا کیا کہون مین تجھہ سے دل زار کی ہوس | مشہور ہے جہانمین بیمار کی ہوس

مجنون

دن مین سو سو بار اوسکے روبرو جانا مجھے | اسمین سودائی کہے یا کوئی دیوانا مجھے

میر فتح علی مجرم

اپنی خواہش پوچھتے ہو تو یہی چاہے ہی دل | بیٹھے بیٹھے سامنے صورت تمہاری دیکھئے

شیخ ولی اللہ محب

خانہ دل کہ نہو عشق کا آئین جس مین | ہے وہ قرآن کہ نہین سورہ یسین جسمین

AsliAhleSunnet.com

مرزا محبت خان محبت

جسکو تری آنکھون سے سروکار رہیگا
بالفرض جیا بہی تو وہ بیمار رہے گا

عاشقون مین مجھے لکھا تونے
آج چہرہ مرا بحال ہوا

بیٹھنے دیوے نہ وہ بزم مین ابھی جو مجھے
تو اوٹھا لیجیو اسے بار خدایا مجھکو

مرزا حسین علی خان مست

گالی کا انتظار تو حد سے گزر چکا
موہنہ کو کہان تلک ترے دیکھا کرے کوئی

محمود خان محمود

احوال مرا دہیان سے سنتا تہا ولیکن
کچھہ بات جو سمجھا تو کہا مین نہین سنتا

افسوس ہوا حشر مین کیا بیگنہی کا
قاتل جو ہمین سر بگریبان نظر آیا

جان کیا چیز ہے پر عشق مین تاثیر تو ہو
کوئی مرجاے اگر تو کوئی دلگیر تو ہو

نور الاسلام منتظر

اس ناتوان کو بام پہ پہنچا دے ہمنشین
شاید کہ اوسکے گھر کیطرف کی ہوا چلے

ہر دم خیال یار جو پیش نظر رہا
ہجران مین بہی وصال ہمین بیشتر رہا

ہوئی تہی جامۂ یوسف کی بو گم
سو بار آئی تیرے پیراہن کے اندر

طرف چمن نجانہ سوے لالہ زار دیکھہ
تو آپ باغ حسن ہے اپنی بہار دیکھہ

دولت حسن کی جس پاس ہے اوس سے ہی سوال
کچھہ نہ لے اور نہ دے پر ہمین توکر سمجھے

امام الدین منتظر
مرزا محمد علی خان نوروز

جس گھڑی یار گلستان کیطرف جاتا ہی
ہاتھہ ہر گل کا گریبان کیطرف جاتا ہی

اپنے کوچہ کو خار لبت کیا
یہہ نہ جانا برہنہ پا ہین ہم

مرزا حبیب شاہ کوثر

سینہ و دل کو مین کرتا ہون کدورت سی صاف
کسکی آمد ہے الٰہی کہ یہہ گھر جہڑتے ہین

ہم بہی ضرور کعبہ کو چلتے پر اب تو شیخ
قسمت سے بتکدہ ہی مین دیدار ہو گیا

ناصح کی بات سنتے کو کسکو یہان دماغ
تیرا ہی ذکر تہا کہ مین ناچار ہو گیا

کیا مین بہی کوئی نقش کف پا ہون کہ ظالم
رفتار مین موجود تہا ٹھوکر مین نہین تہا

بگڑ کے بیٹھنا اوسکا بناوے ہے گویا
ہر ایک بات مین خوبی ہے خوشنما کے لیے

مرزا جان طپش

کسنا ہی ہم چراتے ہین آنکھہ اوس سے پر نظر
ناچار پڑ ہی جاتی ہے کمبخت پیار کی

اونکی ہم پر بہی آنکھہ پڑتی ہے
ہم نے چھپ چھپ کے بارہا دیکھا

AsliAhleSunnet.com

کھنچا ہا حسن نے آزردہ اوس نازک کلائی کو
ترے فراق مین بیجا ہنسی کا تھا نہ دماغ
جز یک نگاہ خشم کبھی اوسکی خو نہین
کیا بتائین کہ کہان جاکے شب غم مین رہے
دور سے بہی کبھی ملنے کے اشارے نہوے
گھر بیٹھے دیکھہ لینگے برائی نظر سے ہم
کب کی ہے جستجوے شب وصل مین کمی
اے ضعف ہمسری ہو نزاکت کو ہو گران
سنتے ہین ہوتے ہین وہ دم ذبح بیحجاب
نگہ لطف سے جب دیکھتے ہو تم مجھکو
ایک صوفی نے کہا محو تماشا ہو کر
تمہارے واسطے دل سے نہین کوئی مکان بہتر
تجھے دل گم نگاہی سے یہہ معلوم
رہے پہلو مین وہ یا اوسکا خنجر
انگڑائی لے کے اپنا مجھپر خمار ڈالا
مصحفی ہم تو یہہ سمجھے تہے کہ ہوگا کوئی زخم
نہین ہے کیونکہ مین سوؤن کہ شب ہجر مجھے
تری کو مین اس بہانے مجھے دن کو رات کرنا
تلوار کو کھینچ ہنس پڑا وہ
دیکھا تھا ایک دن تری رفتار خرام کو
تم مصحفی کو چھوڑ کے بسمل چلے گئے

گیا طرز تبسم نے ادا تیغ آزمائی کو
مگر یہہ اپنا ہی زخم جگر ہے کیا کیئے
قسمت تو دیکھہ یہہ بہی کبھو ہے کبھو نہین
آپکی جان سے دور اور ہی عالم مین رہے
ہم کسیکے نہوے تم جو ہمارے نہوے
لے لینگے آج آنکھین تری نامہ بر سے ہم
آگے بڑہے رہے ہین چراغ سحر سے ہم
گھٹ جائین اور بال بہر اونکی کمر سے ہم
اوس ایک دم کی تاک مین ہین عمر بہر سے ہم
دل غمدیدہ پہ آتا ہے ترحم مجھکو
اوڑھین کچھہ بات ہی ایسی کہ جو افسا نہین نہین
جو آنکھو مین تمہین رکھون تو ڈرتا ہون نظر ہوگی
وہ رہزن اور پہر ایسی کمین سے
غرض دل لوٹتا ہی دلنشین سے
کافر کی اس ادا نے بس مجھکو مار ڈالا
تیرے دلمین تو بہت کام رفو کا نکلا
یاد آتا ہے وہ راتون کو جگانا تیرا
کبھی اس سے بات کرنا کبھی اوس سے بات کرنا
ہے مصحفی کشتہ اس ادا کا
موج نسیم صبح سنبھلتی ہے اب تلک
رخصت حیا نے اتنی نہ دی پہر کے دیکھلو

معین الدین معین
مرزا علی صمصام جنون
سید اسمعیل حسین منیر
نقشبند خان مہجور
مرزا حاتم علی مہر
منشی ارشاد احمد مسکین
غلام ہمدانی مصحفی

AsliAhleSunnet.com

وہ جی مین بہہ نازان کہ مرا عیب تو دیکھو
بوسہ تو ہے کیا چیز بتان چاہین تو اونہین
تو دیکھے تو اک نظر بہت ہے
تہا اگر روز قیامت بہی تو ہم شادان ہے
کیا یار کے دامن کی خبر پوچھو ہو ہم ہے
ہر دم کو سمجھتے ہین دم باز پسین ہم
تو آئے نہ آئے ولے ہمتو ہر شب
وہ سنے یا نہ سنے اوسکو ہم اپنا حوال
او دامن اوٹہا کے جلنے والے
تو آکے بیٹھے دم نزع جسکے بالین پر
وعدۂ قتل سے رکہتا ہون دل اپنے کو مین شاد
مجھکو پامال کر گیا ہے ابھی
آئینہ سان کیا غرض ہمکو بد و نیک سے
اوٹھے جہان سے ہم آتے ہی اونکے معروف
خرق عادت اپنے دیوانے کی دیکھیہ
کسکی چشم سرمگین نے بے اجل مارا مجھے
معروف اتنو دیکھتے ہو تم ہمین غریب
دور جو بزم مین وہ آنکے بیٹھے ہم سے
روٹھنے کو تو چلے روٹھہ کے ہم وانسے ولے
برا مانیئے مت مرے دیکھنے سے
گمان نکیو نکر ون تجھپہ دل چرانے کا

مین خوش کہ خیال نگہ دور کسے ہے
ہین اسکے سوا اور بہی مقدور بہت سے
الفت تری اسقدر بہت ہے
وہ جو اک دن اوسکے ملنے کا مقرر ہو گیا
یان ہاتہہ سے اپنا ہی گریبان گیا تہا
غافل تو ہوا ہم سے ذرا بہی تو نہین ہم
تری راہ تا صبحدم دیکھتے ہین
پس دیوار کہڑے ہوکے سنا جاتے ہین
ٹک ہمکو بہی خاک سے اوٹہالے
وہ مر بہی جائے تو آنکہین کبہی نہ بند کرے
کہ اسی وعدہ مین اک وعدۂ دیدار بہی ہے
یہہ جو دامن اوٹہائے جاتا ہی
سامنے جو آگیا ایک نظر دیکھنا
غرض کہ ختم ہے بس آپ سے اب سوا تعظیم
جسطرف کو وہ چلے پہر چلے
سر پہ میرے جو قضا آئی تو شرمائی ہولی
ٹک سو نہہ لگائے یار تو پہر ہمکو دیکھیئے
کیا ہی پچتائے کہ آگے سے دہین کیون ہوئے
مرتے تکتے تہے کہ اب کوئی منا کر لیجا ئی
تمہین حق نے ایسا بنایا تو دیکھا
جہکا کے آنکہہ سبب کیا ہے مسکرانیکا

الہی بخش خان معروف

میر نظام الدین ممنون

AsliAhleSunnet.com

جھکی نگہ مین ہے ڈھب پرسش نہانی کا
تھا حسن مین نہ رنگ ادا کا نہ ناز کا
شغل شب فراق یہی تھا کہ دھیان مین
کس بے ادب کو عرض ہوس ہر نگہہ مین تھی
کہے ہے دیکھ مجھے صورت آشنا سے ہو
اوس مرگ پہ سو جان مری صدقے کہ دم نزع
آہ خلوت مین جو تنہا کبھی پاؤن تجھکو
تصور شب ترا تا صبح کس کس طرح یان باندھا
یہہ سمجھانا تھا کہ اوس محفل مین دل رہ جائیگا
یون تو وہ ہے فرشتہ خو لیکن
مین اس سخن کے تصدق وہ دیکھہ آئینہ
اس ذوق سے کہتے ہین حدیث لب شیرین
ہنستے ہی ہنستے مل گئی بسمل کی آرزو
کون آئی ہے کہ سینہ مین بیدار ہوگئین
تفاوت قامت یار و قیامت مین ہے کیا مومن
رخصت کے وقت ہون تری گریان کہ آدمی
تجھے کچھہ یاد ہے بھلا وہ عالم عشق پنہان کا
لیلیا بوسہ تو اوس نے دین بہکیا کیا گالیان
خاک پر آکر مری کہنے لگا وہ پر غرور
مانع ہے عرض حال سے ڈھب اوس نگاہ کا
قربان ناز نعش مری دیکھکر کہا

حیا مین زور دیا رنگ مہربانی کا
یہہ نقش یادگار ہے آئینہ ساز کا
اک اک شکن گنا تری زلف دراز کا
آنکھہ اوس نے بزم مین نہ اوٹھائی تمام شب
ہزار جی سے ہون قربان اس تجاہل کا
گھبرا کے کہے تو کہ بس اب دیکھیے کیا ہو
جس لئے تجھکو بنایا ہے دکھاؤن تجھکو
کبھی کھولی قبا گہہ طرۂ عنبر فشان باندھا
ہم یہہ سمجھے تھے چلے آئین گے دم بھر دیکھکر
ہے ذرا آدمی کشتی کا شوق
یہہ مجھہ سے پوچھے ہی کیون کیسے طرحدار ہین ہم
گویا ترے ہونٹھون ہی سے لیتے ہین مزا ہم
تھی خون بہا مین خندۂ قاتل کی آرزو
صد آرزو سے خفتہ صدائے قدم کی ساتھہ
وہی فتنہ ہے لیکن یان ذرا سانچے مین ڈھلتا ہے
رو دے ہے اوس گھڑی کہ نہ جس وقت بس چلے
شگاف پردہ سے کیا تھا اشارہ چشم فتان کا
یان گریہ سے بھی زیادہ ہے مزا تعذیر کا
معتقد ہون جذبۂ الفت کی بھی تاثیر کا
دل درد سے ہی خون ہے کہان حکم آہ کا
گردن پہ کسکے خون ہے اس بیگناہ کا

AsliAhleSunnet.com

مین غش مین تہا کہ یار عرق ریز آنکر

بیتابی دل تیرے شہید و نکی کہان جاگے

نگاہ شوق یون گستاخ مت جا اوسکے عارض پر

تہے بہت مضمون باریک اشارات نہان

بدگمانی سے ڈرا ورنہ لیا تیرا جو نام

اوس نقش پا کے سجدہ نے کیا کیا کیا ذلیل

اوس کوچہ کی ہوا تہی کہ میری ہی آہ تہی

یہ ناتوان ہون کہ ہون اور نظر نہین آتا

کیا تم نے قتل جہان اک نظر مین

ٹہانی تہی دلمین اب نہ ملین گے کسی سے ہم

اوس کو مین جام نگیے مدد ای ہجوم شوق

اون سے پریوش کو نہ تکیے کوئی

دل لگانے کے تو اوٹہائے مزے

چہوٹنا دام شکستہ سے بہی آسان نہین

وہ کرتے ہین بہا اک عاشق کشتی یون

سوت کے صدقے کو وہ بیپردہ آئی لاش پر

دشنام یار طبع حزین پر گران نہین

برمین عدو کے سوکے بغل سے مرے اوٹہی

ہٹ گیا ہوگا ڈوپٹہ موندہی سوتے مین کہین

ہجر تابان نین تجکو ہی مومن تلاش زہر

جلوہ دکہلائے تاوہ پردہ نشین

بیٹہا تو ہو گیا مجہے چہینٹا گلاب کا

کچہہ کم رگ بسمل سے نہین تار کفن کا

خط ہے سبزۂ نوخیز خط کو بایا لی کا

خوب دیکہا مصرع ابرو مین کیا اعجاز تہا

دیکہتا بوسہ کی خاطر مین لب دلآلہ تہا

مین کوچۂ رقیب مین بہی سر کے بل گیا

کوئی تو دل کی آگ پہ پنکہا سا جہل گیا

مرا ابہی حال ہوا اب تری کمر کا سا

کسی نے نہ دیکہا تماشا کسی کا

پر کیا کرین کہ ہوگئے ناچار جی سے ہم

آج اور زور کرتے ہین بیطاقتی سے ہم

مجہکو مری شرم نے رسوا کیا

جی بلا سے پر ہار ہا نہ رہا

مین گرفتار خم گیسوے صیاد رہا

نہین کوئی دنیا مین گویا کسیکا

جو نہ دیکہا تہا تماشا عمر بہر دکہلا دیا

اے ہمنفس نزاکت آواز دیکہنا

وہ گیا کہ سبکو جذبۂ دل سے عجب ہوا

شب یہان پہنے کا تیرے سب مین چرچا ہوگیا

غم پر حرام خوار تو کل نہو سکا

مین نے دعوی کیا تحمل کا

AsliAhleSunnet.com

اور ایسا کوئی کیا بے سروسامان ہوگا
کہ مجھے زہر بھی دیجے گا تو احسان ہوگا

ایسی لذت خلش دلمین کہان ہوتی ہے
رہ گیا سینہ مین اوسکا کوئی پیکان ہوگا

کیا سناتے ہو کہ ہے ہجر مین جینا مشکل
تم سے بیرحم پہ مرنے سے تو آسان ہوگا

در دہے جانکے عوض ہر رگ وپے مین ساری
چارہ گر ہم نہین ہونیکے جو درمان ہوگا

مٹی ندی مزار تلک آکے اسپہ بھی
کہتے ہین لوگ خاک مین اوس نے ملا دیا

رکھہ لے سر اپنے زانوے نازک پہ شوق ہے
تیرا مریض عشق بہت ناتوان ہے اب

چشم غضب سے مشورۂ قتل کھل گیا
جو بات دلمین تھی سو نظر سے عیان ہے لب

اے تپ ہجر دیکھہ مومن ہین
ہے حرام آگ کا عذاب ہمین

ہے جلوہ ریز نور نظر گرد راہ مین
آنکھین ہین کسکی فرش تری جلوہ گاہ مین

جانے دے چارہ گر شب ہجرانین مت بلا
وہ کیون شریک ہو مرے حال تباہ مین

کیا کیجیے کہ طاقت نظارہ ہی نہین
جتنے وہ بیحجاب ہین ہم شرمسار ہین

کیسی گلی رقیب کی کیا طعن اقربا
تیرا ہی جی نچاہے تو باتین ہزار ہین

وفا سکھلا رہیگا دل ہمارا
تمھاری خاطر نامہربان کو

جب تو چلے جنازۂ عاشق کے ساتھہ ساتھہ
پھر کون وارثون کے سنے اذن عام کو

سنگ اسود نہین ہے چشم بتان
بوسہ مومن طلب کرے کیا مونہہ

کچھہ شور محبت کی تو لذت ہی نہ پوچھو
ہے آپکے بھی حسن سے کتنا نمکین یہہ

اولٹے وہ شکوے کرتے ہین اور کس ادا کے ساتھہ
بیطاقتی کے طعنہ مین عذر جفا کے ساتھہ

خوشی نہو مجھے کیونکر قضا کے آنے کی
خبر ہے نعش پہ اوس بیوفا کے آنیکی

ہے ایک خلق کا خون سر پہ اشک خونکے مرے
سکھائے طرز اوسے دامن اوٹھا کے آنیکی

چھڑکے ہے کان ملاحت لون کیا
خود لپٹ جا سینۂ افگار سے

کر علاج وحشت دل چارہ گر
لادے اک جنگل مجھے بازار سے

AsliAhleSunnet.com

پامال اک نظر مین قرار و ثبات ہی
اوسکا نہ دیکھنا نگہہ التفات ہی

میرے تغیر رنگ کو مت دیکھہ
تجھکو اپنی نظر نہو جائے

اے قیامت نہ آئیو جب تک
وہ مری گور پر نہو جائے

لے تو ہی بہیجدے کوئی پیغام تلخ اب
تجویز زہر ہے ترے بیمار کے لئے

اجل سے خوش ہون کسیطرح ہو وصال تو ہی
نہ آئے نعش پہ وہ پر یہہ احتمال تو ہے

جفائے یار کو سونپا معاملہ اپنا
اب آگے ہو نہو امید انفصال تو ہے

شب ہجر مین کیا ہجوم بلا ہے
زبان تہک گئی مرحبا کہتے کہتے

اوس دہن کو غنچۂ دل کیا کہون
ڈر لگے ہے مسکرانا چھوڑ دے

ناتوانی ہے نزاکت سے زیاد
مجہہ سے تو دامن چھوڑانا چھوڑ دے

اُف رے گرمی محبت کہ ترے سوختہ جان
جس جگہہ بیٹھہ گئے آگ لگا کر اوٹھے

اگر غفلت سے باز آیا جفا کی
تلافی کی بہی ظالم نے تو کیا کی

کہا اوس بت سے مرتا ہون تو مومن
کہا مین کیا کرون مرضی خدا کی

دل سے شوق رخ نکو نہ گیا
جہانکنا تاکنا کبہو نہ گیا

اتنی گزری جو مرے ہجر مین سوادکے سبب
صبر مرحوم عجب مونس تنہائی تہا

ہم خستہ دل ہین تجہہ سے بہی نازک مزاج تر
تیوری چڑہائی تونے کہ یہان جی نکل گیا

دور بت ہنا گو ہو ہمسے سیکہے طریق غم الون کا
وحشت کرنا شیوہ ہے کچہہ اچہی آنکھوں والونکا

صبر تہا ایک مونس ہجران
سو وہ مدت سے اب نہین آتا

کُہلا جو نشہ مین بگڑی کا پیچ اوسکی میر
سمند ناز کو اک اور تازیانہ ہوا

دل عشق کا ہمیشہ حریف نبرد تہا
اب جس جگہہ کہ داغ ہے یان آگے درد تہا

عاشق ہین ہمتو میر کے بہی ضبط عشق کے
دل جلگیا تہا اور نفس لب پہ سرد تہا

ہمارے آگے جو تیرا کسی نے نام لیا
دل ستمزدہ کو ہمنے تہام تہام لیا

AsliAhleSunnet.com

رنگ شکستہ اپنا بے لطف بھی نہین ہے
وہ لوگ تمنے ایک ہی شوخی مین کہودئے
منتظر قتل کے وعدہ کا ہون اپنے یعنی
کیے ہے ہر کوئی اللہ میرا
اوسکے کوچہ مین نگر شور قیامت کا ذکر
محمل نشین ہین کیتنے خدام یار مین یان
تری آنکھونکو آؤن دیکہنے مین تو عجب مت کر
آتے ہین مجھے خوب یہہ دونون ہنر عشق
نہ نگہہ نے پیام نے وعدہ
نامرادانہ زیست کرتا تہا
ہاے اوس زخمی شمشیر محبت کا جگر
ہوجاے یاس جسمین سو عاشقی ہے ورنہ
پیدا کہان ہین ایسے پراگندہ طبع لوگ
دل کسقدر شکستہ ہوا تہا کہ رات میر
مین جو بولا کہا کہ یہہ آواز
میر اون نیمباز آنکھون مین
ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
تا چند ترے غم مین یون زار رہا کیجے
لبریز جسکے حسن کسے مسجد ہے اور دیر
روز آنے پہ نہین نسبت عشقی موقوف
شرمندہ ہوگی جانے ہی دو امتحان کو

یان کی بہی صبح دیکہو اک آدہ رات رہکر
پیدا کیئے تہے چرخ نے جو خاک چہان کر
جیتا مرنے کو رہا ہے یہہ گنہگار ہنوز
عجب نسبت ہی بندہ مین خدا مین
شیخ یان ایسے تو ہنگامہ ہوا کرتے ہین
لیلی کا ایک ناقہ سو کس قطار مین یان
کہ سنت ہی عیادت اور انہین بیمار کہتے ہین
رونے کے تئین آندہی ہون کڑہنے کو بلا ہون
نام کو ہم بہی یار رکہتے ہین
میر کی وضع یاد ہے ہم کو
درد کو اپنے جو ناچار چہپا رکہتا ہو
ہر رنج کو شفا ہے ہر درد کی دوا ہے
افسوس تمکو میر سے صحبت نہین رہی
آئی جو بات لب پہ سو فریاد ہوگئی
اوسی خانہ خراب کی سی ہے
ساری مستی شراب کی سی ہے
اوسکی زلفون کے سب اسیر ہوئے
امید عیادت پر بیمار رہا کیجے
ایسا بتون کے بیچ مین اللہ کون ہے
عمر بہر ایک ملاقات چلی جاتی ہے
رکہے گا کون تم سے عزیز اپنی جان کو

AsliAhleSunnet.com

قطعہ تاریخ طبع تذکرۂ طراز عشق

طرفہ بیاض جامع اشعار آبدار
گرتا ہے جسپہ وجد دل معنی آشنا

یہ مشت گل وہ ہین جنھین ازراہ انتخاب
گلچین نے خرمن چمن خلد سے چُنا

ہر جام مین بھرا ہوا اس میکدہ کی ہے
صہبائے فکر تازہ کا جوہر کھچا ہوا

اس ساز سے بجائے ترانہ بلند ہے
آواز آہ و زاری عشاق بینوا

غمزہ کی نوک چوک کا جس شعر مین ہے ذکر
گرتا ہے دل کے پار وہ اک تیر بیخطا

منصور اور دار ہی بلبل ہے اور دام
مظلومیونکا عشق کے جسجا ہے ماجرا

جور و جفائے حسن کا مذکور ہے جہان
آتا نظر ہے فتنۂ میدان کربلا

صیاد و قید زلف کا مضمون اگر سنے
رقت سے طائران قفس کو کرے بکا

مصرع اگر پڑھے کوئی صوفی کے سامنے
سر پر سماع سے در و دیوار لے اوٹھا

یارب ہے اس بیاض کا جامع مگر وہی
قلب سخن کو جسنے بنایا ہے کیمیا

خانی خطاب سید نور الحسن کہ ہے
چشم و چراغ دودۂ خاصان مقتدا

اوسکی قلم کے زور سے ہر فصل ہر بہار
چلتی ہے باغ نظم مین عنبر فشان ہوا

الفت نے کے اوسکی کر لیا آزاد کو غلام
صحبت نے اوسکی نیک بدونکو بنا دیا

دائم ہے رہبر روش مستقیم کو
مثل چراغ روشنی دل سے رہنما

پاس اوسکے بیٹھنے سے ندیمان خاص کو
آتی ہے بوے صحبت مردان باخدا

یہ لالہ زار نام ہے جسکا طراز عشق
اک گل ہے اوسکی فکر کے باغ و بہار کا

چھپکر جو یہ بیاض ہوئی دلربائے خلق
خامہ نے سال طبع لکھا نغز و دلربا

۱۳۰۰ھ

AsliAhleSunnet.com

تقریظ احمد خان صوفی مالک مطبع مفید عام آگرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے حمد تو آراستہ گلزار سخنہا ۔ لبریز زبان ساختہ چون غنچہ دہنہا

طراز دامن امید حمد رب مجید ہے کہ جس نے ایک لفظ کن سے تمام کائنات کو بنایا اور اپنی قدرت کاملہ سے کل مخلوقات کو عالم ظہور مین لایا ہر نقش سے نقاش ازل کی صنعت ہویدا اور ہر حرف سے قلم قدرت کی ندرت پیدا ہے اگر ابر بہاری نے زمین پر فرش زمردین بچھایا ہے تو اوسی کی آبیاری سے اور اگر درختان سبز مین گلہائے سرخ نے جلوہ دکھایا ہے تو اوسی کی صنعت کاری سے پہول اس سبب اپنے جامہ مین پہولے نہین سماتے کہ صحن چمن مین رنگ قدرت دکھاتے ہین نرگس مست خواب کو سبزہ بیدار اسواسطے جگاتا ہے کہ باغبان حقیقی کی قدرت کا تماشا دیکھے رنگ روی گل اس سبب اوڑا جاتا ہے کہ تہوڑسی عمر مین کیا کیا دیکھے ع

پرتو عمر چراغیست کہ در بزم شہود ۔ بہ نسیم مژہ برہم زدنی خاموش است

سبحان اللہ کیا قادر مطلق ہے کہ جسنے زبان کو آشنائے سخن کیا اور ہم سب کو خلق الانسان علمہ البیان سے مرتبہ عالی دیا ہماری زبان باوصف گویائی کے اوسکی مدح سرائی مین قاصر البیان ہے اور دریافت کنہ ذات اقدس و اعلی مین عقل کل تک حیران ہر لب خاموش اوسکے ذکر مین گویا اور ہر دل گم گشتہ اوسکی راہ کا جویا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اگر مرغان خوش الحان کا ترانہ ہے تو ہمارے واسطے بہی فذکر فان الذکری تنفع المومنین سے راحت جاودانہ مگر ہماری غفلت شعاری باعث دوری اور ہماری گنہگاری سبب مہجوری ہو رہی ہے ذکر اوسکا راحت جان پر آشوب الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ع

نیست لازم کہ اسیر غم بیہودہ شوی ۔ از ہمہ رو بخدا آر کہ آسودہ شوی

AsliAhleSunnet.com

اب چھیڑ یہہ رکھی ہے کہ عاشق ہی تو کہین
اولجھاؤ پڑ گیا جو ہمین اوسکے عشق مین
فلک کا مونہہ نہین اس فتنہ کے اوٹھانیکا
ہم خاک مین ملے تو ملے لیکن اے فلک
تیرے کوچہ کے رہنے والون نے
دلکی کچھہ قدر کرتے رہیو تم
جواب نامہ سیاہی کا اپنے ہی وہ زلف
جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف
جہان سے فتنہ کو خالی کبھی نہین پایا
جاتا ہے آسمان لیئے کوچہ سے یار کے
جی مین تہا اوس سے ملیئے تو کیا کیا نکہیئے میر
جب نام ترا لیجیئے تب چشم بھر آئے
اوس ستمگار کے کوچہ کے ہوادار ہین
گھبرا نہ میر عشق مین اس سہل زیست پر
پہونچا تو ہوگا سمع مبارک مین حال میر
میر صاحب بھی اوسکے ہان تہے پر
مقدور تک تو ضبط کرون ہون کیا کرون
پھرتے ہین میر خوار کوئی پوچھتا نہین
حسن تہا اوسکا بہت عالم فریب
تو وہ متاع ہی کہ پڑے جسکی تجہپر آنکھہ
دل دینے کی ایسی حرکت اوسنے نہین کی

القصہ خوش گزرتی ہے اوس بدگمان سے
دل سا عزیز جان کا جنجال ہوگیا
ستم شریک ترا ناز ہے زمانے کا
اوس شوخ کو بھی راہ پہ لانا ضرور تہا
یہین سے کعبہ کو سلام کیا
یہہ ہمارا ہی ناز پرور تہا
کسی نے حشر کو ہم سے اگر سوال کیا
اے کشتۂ ستم تری غیرت کو کیا ہوا
ہمارے وقت مین تو آفت زمانہ ہوا
آتا ہے جی بھرا در و دیوار دیکھکر
پر جب ملے تو رہ گئے ناچار دیکھکر
اس زندگی کرنے کو کہان سے جگر آئے
نام فردوس کا ہم لیکے گنہگار ہوئے
جب بس چلا نہ کچھہ تو مرے یار مر گئے
اسیر بھی جی مین آئے تو دلکو لگا ہے
جیسے کوئی غلام ہوتا ہے
مونہہ سے نکل ہی جاتی ہے اک بات پیار کی
اس عاشقی مین عزت سادات بھی گئی
خط کے آنے پر بھی اک عالم رہا
وہ جی کو بیچ کر بھی خریدار ہوگیا
جب تک جیئے گا میر پشیمان رہیگا

AsliAhleSunnet.com

کہتے تو ہو یون کہتے یون کہتے جو وہ آتا
سب گئے دل دماغ تاب و توان
ہوگا کسی دیوار کے سایہ کے تلے میرؔ
آگ تھے ابتداے عشق مین ہم
کیا کرون شرح خستہ جانی کی
پاس ناموس عشق تہا ورنہ
اشک تر قطرۂ خون لخت جگر پارۂ دل
ہم نے جانا تہا لکہے گا تو کوئی حرف اے میرؔ
چشم خون بستہ سے کل رات لہو پہر ٹپکا
گئی تسبیح اوسکی نزع مین کب میر کے دلسے
نہین کچہہ غم کہ کیون ملتا نہین پیمان گسل میرا
توفیق دے کہ شور ہے اکدم وہ چپ رہے
مظہر چہپا کے رکہہ دل نازک کو اپنے تو
خدا کے واسطے اسکو نہ ٹوکو
نہین آتا اسے تکیہ پہ آرام
لالہ و گل نے ہماری خاک پر ڈالا ہے شور
لوگ کہتے ہین موا مظہر بیکس افسوس
مرا جی جلتا ہے اوس بلبل بیکس کی غربت پر
تہی شہادت سی غرض سو اس ادا مین ہوگئی
بس جنازۂ لیلی یہہ کہتا تہا جرس دل کا
ہون وہ بیکس کہ نہ ستی مین کہون راز کبہی

سب کہنے کی باتین ہین کچہہ بہی نہ کہا جاتا
مین رہا ہون سو کیا رہا ہون مین
کیا کام محبت سے اوس آرام طلب کو
اب ہوئے خاک انتہا ہے یہہ
مین نے مر مر کے زندگانی کی
کتنے آنسو پلک تک آئے تہے
ایک سے ایک عدد آنکہہ سے بہتر نکلا
پر ترا نامہ تو اک شوق کا دفتر نکلا
ہم نے جانا تہا کہ بس اب تو یہہ ناسور گیا
اوسی کے نام کی سمرن تہی جب منکا ڈہلکتا تہا
کہ مین روتا ہون دلکی بیکسی پر ہای دل میرا
آخر مرا نہ یہہ دل ہے الہی جرس نہین
یہہ شیشہ بیچنا ہے کسی میرزا کے ہاتہہ
یہی اک شہر مین قاتل رہا ہے
یہہ سر پاؤن سے تیری ہل رہا ہے
کیا قیامت ہے موؤن کو بہی ستاتی ہے ہوا
کیا ہوا اوسکو وہ اتنا بہی تو بیمار نہ تہا
کہ جس نے آ رہے پر گل کے چہوڑا آشیان اپنا
گو نہ قاتل سے نزاکت کے سبب خنجر اوٹہا
کہ اپنا پردۂ غفلت ہی پردہ اوسکے محمل کا
لاکہہ قلقل کیے شیشہ نے مجہے میخانہ مین

حضرت مرزا جانجانان مظہر

شیخ امام بخش ناسخ

جب وہ مسجد مین ادا کرتے مین
یہہ یا عدو نکاہی اوسکے عالم کہ جسنے دیکھا ہو وہ بیمد
دے ڈوپٹہ تو اپنا ململ کا
یہہ آدمی ہے کہ برسون جہان ستا ہے
بہولے نہ بعد مرگ بہی ہم رقص یار کو
عشق کا ہو درد اے ناسخ نکیونکر لا دوا
بیشتر نشۂ ایجاد سے بیہوش ہون مین
کس چین سے ہم اوسکے تصور مین محو تہی
دینگے ترے بازوے نازک کو ہہ تکلیف تیغ
دامن اگر نہ فتنۂ محشر سنبہالتا
تنگی محفل کی دولت بہر کے بیٹہا مجہہ سے یار
جسنے نہ آپ مین تجہے پایا وہ دردمند
سنتے ہین مٹ گیا ہے کوئی نقش
ہے طلب کی بہی روش ورنہ
ڈہونڈلو تو کس پتے سے اوسے پاؤن الجہا
نخوت ہوئی زیادہ بنانے سے زلف کے
بے پردہ آکے کل مجہے صورت دکہا گیا
صیاد خوبرو کو نہین احتیاج دام
کرتے ہین ایک عذر نیا ہر ستم کے بعد
انداز نیا ہے دل لگی کا
عشق ایک گنج ہی مگر اوسمین ہوئے ہین جمع

سب نماز اپنی قضا کرتے ہین
نیام تیغ قضا ہے بہرم لقب ہی قاتل کی آستین کا
ناتوان ہون کفن بہی ہو ہلکا
وگرنہ ماہ کو یکشب کمال رہتا ہے
ٹہوکر کی آرزو ہے ہمارے مزار کو
زخمہاے تیر مژگان کا نشان ہوتا نہین
خم گردون بہی تہا جیسے کہ مینوش ہو نہین
کنج لحد مین شور قیامت مخل ہوا
لائیو اپنے شہیدون کے نہ مدفن زیر پا
چلنا محال تہا اوسے دامن کے بوجہہ سے
رات اہل بزم کی کثرت کا احسان ہو گیا
آوارۂ منازل دیر و حرم ہوا
وہ ہمارا ہی مدعا ہو گا
ایک بوسہ مین کیا بہلا ہو گا
عاشق ہون حسن سادۂ بے خط و خال کا
شانہ بہی آئینہ کا مددگار ہو گیا
اک پردہ تہا نہ آنے کا وہ بہی اوٹہا گیا
جسپر پڑی نگاہ وہ تسخیر ہو گیا
گر یون ہی ہے تو قاعدہ اچہا ٹہر گیا
ہنسنے مین بتا نہین ہنسی کا
غمہاے جانگداز و مرضہاے لاعلاج

نواب یوسف علیخان ناظم [?]

نواب کلب علیخان نواب

میری وفا کی داد نہ جرم عدو سے بحث
گل کا نام اک نکل گیا تو کیا
ملجاتے ہین تو کہتے ہین اچھی طرح تو ہو
ہین تو سائل ہون خریدار نہین کیون اولجھون
اب کچھہ نہین تو باندھتے ہین خنجر و شمشیر
نگاہ شوق نے کیا کچھہ نہ دیکھا
کرون آج اوسکو ناز و غمزہ ہین تیز
مرنا تو ہر طرح ہی مسلم پر اوسکی تیغ
اک جہان کشتہ انداز خود آرائی ہے
گذریگی شغل حیلہ تراشی ہین شب مجھے
اس سے کیا بحث کہ ہوگی شب فرقت کیسی
نہ گذر دوست تک اپنا نہ بغیر اوسکے قرار
جس رخ سے آتی ہے اوسوقت بلا جب سب سے
کل جو مقتل ہین ادا سے وہ ستمگر آیا
عجب حسرت سے دیکھا ہے سوی جانان دم آخر
ترے کوچہ ہین ہی مدت سے ہمین نزع کا عالم
بناو شب کے تو سب لوگ دیکھتے ہین مگر
خدا جو پوچھتا ہے حال حشر ہین تو ہم
مجھے دیکھتے ہو عبث چارہ سازو
غضب حسرت بھری ہی اسمین ظالم
قتل کے بعد رحم آتا ہے

کیا خوبیان ہین میرے تغافل شعار ہین
تم ہی اچھے ہو رنگ ہین بو ہین
گویا ہمارے جی ہین کچھہ ارمان ہی نہین
قیمت بوسہ لب روز بڑہاتے جاؤ
کیا جانئے کیا باندھتے ہوتی جو کمر کچھہ
گرہ جب کھل گئی بند قبا کی
کوئی کٹتی کہون تیغ ادا کی
ملتی اگر گلے سے تو ملتا مزا مجھے
آپ جو چاہین کرین آپکی بن آئی ہے
جانا ہے بزم یار ہین کل بے طلب مجھے
موت اوسمین نہین آتی یہہ مصیبت کیسی
کس پہ آئی ہے اور آئی ہے طبیعت کیسی
پوچھہ لیتی ہے پتا آپکے شیدائی کا
ہین بہی تہامے ہوئے اپنا دل مضطر آیا
رہیگی یاد اوسکو بھی نگاہ واپسین برسون
گھڑی ساعت کا نقشہ ہمنے دیکھا ہی نہین برسون
ہم ونکی بگڑی ادائین سحر کو دیکھتے ہین
نگاہ یاس سے اوس فتنہ گر کو دیکھتے ہین
ذرا میری آنکھون سے قاتل کو دیکھو
ذرا اچھا نگاہ واپسین سے
یہہ پتا ہے ہمارے قاتل کا

AsliAhleSunnet.com

طلب ہے لطف سے تو ٹالنا تغافل سے
ہوا ہے مدتوں میں وہ ستمگر مہربان اپنا
یہہ نہ سمجھے تھے کہ اک عمر کے شکوے دل سے
ہجوم شوق میں جب چلے لگی آرزو نکلے
ستاتا ہے ہر دم نئے رنگ سے
رات بھر وصل میں کروٹ بھی نہ بدلی تمنے
سنکے فریاد مری جانب خنجر دیکھا
جھنکار رونا تھا مجھے وصل میں اونکے آگے
دل دیا تھا جسے نواب نے روز اول
ادا سے ناز سے غمزے سے مسکرانے سے
جسپر ہزار ناز تھے نواب کو وہ دل
دلکو تڑپنے سے تسلی ہوئی
تم عبث فریاد سے گھبراتے ہو وقت اخیر
نہ دیکھو آئینہ عاشق ہنوگے ورنہ تم اپنے
بہر تسکین دل نے لیلی ہے غنیمت جانکر
اوسکے عارض کو دیکھہ جیتا ہوں
تم انجمن میں رات عجب آن سے گئے
اوسکے پاؤں سے لگی رہتی ہی دن رات حنا
خوبی میں ترے حسن کے کچھہ حرف تو کب ہے
گردش کا اوس نگاہ کی اب طور اور ہے
زخمی کو محبت کے ہر طرح سے راحت ہے

ادا سے لیتے ہیں سب کام وہ اشارونکا
بنائے اور عالم میں مکان اب آسمان اپنا
دو ہی باتوں میں ترے پیار کے زائل ہونگے
کہ پردہ کعبہ کا اولٹوں وہاں بھی تو نکلے
زمانہ بھی تیری ادا ہو گیا
یہہ بھی دل لینے کا شاید کوئی پہلو ہوگا
نہوا اس سے بھی خاموش تو ہنسکر دیکھا
اب وہ نالے شب ہجر انہیں مزا دیتے ہیں
پھر وہی آتا ہی اب دیکھیے کیا دیتے ہیں
وہ دلکو لیتے ہیں ملجائے جس بہانے سے
دو ہی اداؤں میں تری پامال ہو گیا
درد جگر بڑھ کے دوا ہو گیا
ہو چکا جھگڑا ابھی دو چار آہیں اور ہیں
بڑی مشکل پڑیگی چوٹ ہی وہ بھی برابر کی
وہ جو وقت ناز کچھہ جنبش ترے ابرو میں ہے
عارضی میری زندگانی ہے
بسمل کئی پڑے ہیں کئی جان سے گئے
خوب دنیا میں بسر کرتی ہے اوقات حنا
لیکن یہہ ذرا خطا ہے سو اصلاح طلب ہے
اے ساکنان میکدہ یہہ دور اور ہے
گرلوں بھی تو چھڑکے تو نمک جراحت کی

عبد السبحان نظر
محمد امان نثار

AsliAhleSunnet.com

ہزارون جیب گل کیونکر نہ پرزے لیں ادا پر یون
جہان ذکر اوسکا آتا ہے مراجی لوٹ جاتا ہے

نزاکت

ہم سے ہو زر و سیم کی تدبیر سو کیا خاک
بسکہ رہتا ہے یار آنکھو نمین
سرمۂ خاک پا عنایت ہو

مولوی الٰہی بخش نشاط

تیغ ابرو کا اگر کچھہ بھی اشارا ہو جاے

شاہ نصیر الدین نصیر

پشت لب پر ہی ترے یہہ خط ریحان ایسا
یون دل صد چاک کو مت دیدۂ تر بیچنا
نہ سمجھو کہ آغاز خط عارضی ہے
در پردہ آنکھہ یار سے لڑتی ہے رات ہے
یہہ عالم اوسکے خط سبز نے دکھایا ہے
دل کا کیا مول بھلا زلف چلیپا ٹھہرے
نصیر اوس زلف کی یہہ کج ادائی کوئی جاتی ہے
ہوا خواہ ہو نہین اتنا تو کوئی اے بیکسی ہووے
نصیر مدرسۂ عشق مین سطول کا
آلہی عشق مین جون شمع جو رکھا ہی قدم
پہلو سے نکلجاے اگر دل تو بلا سے
گو سیہ بخت ہون پر یار لبھا لیتا ہے

شاہ نیاز احمد نیاز

یہہ درمیان سے اوٹھا دے حجاب کا پردہ
اپنا حجاب آپ ہے تو اے میان نیاز
اپنا تو ملک دل ہے کبھی سے اوجڑ گیا

قیامت جھوم جاتا ہی پر اک ٹھوکر مین دامان کا
کرون کیا اختیار اپنا نہین بے اختیاری ہے
دنیا مین بڑی چیز ہے اکسیر سو کیا خاک
ہے نظر بیقرار آنکھو نمین
آگیا ہے غبار آنکھون مین
آپ کا نام ہو اور کام ہمارا ہو جاے
سونہہ تو دیکھو لکھے یاقوت رقم خان ایسا
یہہ گل پژمردہ ہے اسکو جھڑک کر بیچنا
خدا جانے کیا اسکا انجام ہوگا
تار نظر کو رشتہ ہے چاک قنات سے
کہ جسکو دیکھہ کے عالم نے زہر کھایا ہی
کچھہ تری گانٹھہ گرہ مین ہو تو سودا ٹھہرے
مثل مشہور ہے رسی جلی لیکن نہ بل نکلا
بگولا دشت مین جاروبکش ہے خاک مجنون سے
سبق نہ کیونکہ مین زلف دراز یار سے لون
اوسی قدم پہ مری زندگی بسر ہو جاے
تو چھوڑ کے خالی نہ بغل جاے تو اچھا
شکل سایہ کی مجھے ساتھہ لگا لیتا ہی
بلا سے تیری اگر ہم رہے رہے نہ رہے
اوٹھنے مین تیرے ہوتا ہی اوٹھنا حجاب کا
لیکن چراغ داغ سے کچھہ ہے بسا ہوا

AsliAhleSunnet.com

عشق مین آ عجب مزا دیکھا
خویش و بیگانہ آشنا دیکھا

دید اپنی کی تھی اوسے خواہش
آپ کو ہر طرح بنا دیکھا

کرون کیا بیان مین ہمنشین اثر اوسکے لطف نگاہ کا
کہ تعینات کی قید سے مجھے ایکدم مین چھوڑا دیا

وہ جو نقش پا کی طرح رہی تھی نمود اپنی وجود کی
سو کشش ہے دامن ناز کی اوسے نہی مین سے مٹا دیا

اے دل کہین بچا ئیو زنہار دیکھنا
اپنے ہی تیغ یار کا دیدار دیکھنا

نیرنگیون سے یار کی حیران نہو جیو
ہر رنگ مین اوسیکو نمودار دیکھنا

کس پیار کی نگاہ کا دلمین لگا خدنگ
مرگ و حیات اپنی ہوئین دونون ایک رنگ

کیا طرفہ اجتماع نقیضین ہے حکیم
آنکھون نکے وہ لڑائیمین رکھتا ہی صلح و جنگ

کچھہ اوڑی جاتی ہے نگاہ اپنی
کس نے پکڑا قرار آنکھون مین

وحدت ایسی ہوئی ہے جلوہ نما
ایک ہے سو ہزار آنکھون مین

بے سر و پائی سے عشاق کو خطرہ کیا ہی
اثر عشق ہے یہہ گردش ایام نہین

جہکتا نہین یہہ دل طرف قبلۂ عالم
محراب خم ابروے دلدار سے کہدو

سسکے ہے پڑا خنجر مژگان کا یہہ گھائل
تیر نگہہ دیدۂ خونخوار سے کہدو

چھوڑ دو مجھے بیخود مرا آرام یہی ہے
بے نام و نشان رہنے دو بس نام یہی ہے

کافر ہون جو مین اپنے تئین جانون کہ مین ہون
جو کچھہ ہے سو تو ہے مرا اسلام یہی ہے

چلی باد گرم فراق سے جلا سب وجود نیاز کا
مگر ایک عشق کی کشت غم جسے کہتے ہین سو ہری ہی

گر جلوہ گر یار نہو آئینۂ دل
پھر اوسکا تصور کوئی کس تا کسے باندہے

صحرائے شکار اوسکے مین بیٹھا ہون بامید
شاید مجھے کر صید وہ فتراک سے باندہے

جوڑے کو جو وہ نازنین باندہے تو ہے لازم
تار نگہہ چشم ہوسناک سے باندہے

مبارک رہے تجھہ کو واعظ بہشت
میان ہمتو طالب ہین دیدار کے

منزل ہماری پاتے ہین کب شیخ و برہمن
اسلام و کفر سے پرے اپنا مقام ہے

AsliAhleSunnet.com

نواب ضیاء الدین خان نیر رخشان

جب اپنے شغل سے دل خونین نہ باز آئے
پہر کیا گناہ دیدۂ خونناب بار کا

ممنون نہین ہی برق و سموم و شرار کا
رکہتا ہے حکم جلنے مین عاشق چنار کا

گرا نہتا نہین ستم و جور یار کو
شوق زیادہ جو کو مرے بہی گران نہین

اصغر علیخان نسیم

مے کے گرنے کا ہے خیال ہمین
ساقیا لیجیو سنبہال ہمین

حیا بڑہنے نہین دیتی ارادہ نوجوانی کا
اشارا ہو کے رہجاتا ہے ہمپر مہربانی کا

کہے دیتی ہین یہہ نیچی نگاہین
کہ بالاے زمین کیا کیا نہو گا

افشاے محبت کا جو تہا خوف تو ہر اشک
آنکہو نہین نہان تہا کوئی دامن مین چہپا تہا

بیکسی اپنے وہ رونا تیرا
مجہکو ہنگام سفر یاد آیا

آنکہون مین ہے لحاظ تبسم فزا ہین لب
شکر خدا کہ آج تو کچہہ راہ پر ہین آپ

کسقدر خاطر غمدیدہ ہے دشوار پسند
جز اجل کچہہ نہین کرتا ترا بیمار پسند

شیخ مقصود احمد نعیم

ہاتہہ مین خنجر کمر مین تیغ تیز
یہہ ارادے ایک مشت خاک پر

ترے ستم سے کچہہ ایسی ادا نکلتی ہے
کہ خود بخود مرے دل سے دعا نکلتی ہے

نوازش حسین خان نوازش

تری گلی مین ہے یہہ اژدہام لالہ رخان
ہزار کشمکشون سے صبا نکلتی ہے

عشق مین ایک خلل ساتہہ لگا رہتا ہی
اشک جل نکلے نوازش جو کبہی دل ٹہرا

زبسکہ رہتا ہے آنیکا اوسکے دہیان لگا
صداے در یہہ ہی در پردہ اپنا کان لگا

یہہ سانس ہے پیکان ہے نشتر ہی کہ دل ہے
کانٹا سا کہٹکتا ہے یہہ کیا دیکہیو بر مین

مقصود احمد نطق

یہہ جانتے تو نہ باتون کی تجہہ سے خو کرتے
ترے خیال مین پہرون ہی گفتگو کرتے

بجنت مین دونو نکے یون تو خیر جلنا ہی مگر
شمع تو مجہہ سے بہا اچہی ہے کہ اوس محفل مین ہے

واقف شاہ

ہر نگاہ ناز ہے اوس حور وش کی دلنشین
جو نہ نکلے آنکہہ سے وہ بہی ہمارے دل مین ہے

غلام علیخان وحشت

عشق مین کیا فضل و ہنر چاہیے
آہ مین تہوڑا سا اثر چاہیے

لبسکہ رنج افزاے طبع نازک جانان نہین
آسمان پر ہے دماغ اس آہ بے تاثیر کا

AsliAhleSunnet.com

نقش پا ضعف جنون سے ہوئے ایسے کہ نہ پوچھ
جو نہ جاتا ہو کہین کوچہ جانان کے سوا

پہری وحشت مرے دن پہر گئے جو دیکھا اوسنے
حاجت تیر و کمان ہی سخت جانون کے لئی

بعد مرنے کے مرے کوئی نہ گریان ہوگا
چلا ہے او دل راحت طلب کیا شادمان ہوکر

او ٹہا او ٹہا کے جو پردہ نگاہ کرتے ہین
آنکھین کہلی ہوئی ہین عجب خواب ناز ہی

ہوئی گر صلح بہی تو بہی رہی جنگ
شغل بہتر ہے عشق بازی کا

اے ولی رہنے کو دنیا مین مقام عاشق
پوچھتے کیا ہو اسیران قفس کا احوال

غربانی مین کیا نذر کرون دست جنونکو
مونہہ سے گل اوس نے جو کی شمع مزار عاشق

بلبل کے لبون پر ہی نہ افسانہ ہی اوسکا
مرض عشق بدن مین عوض جان ہوگا

نیم نگہہ نے تری قتل کیا اک جہان
تہی آشنا نہ تیغ سے اوسکی کمر ہنوز

بند قبا چمن مین جو وہ یار وا کرے
کچہہ آج شکست ہے بہت رنگ رخ گل

چمن مین ہادی نازک مزاج جب آیا
طوق آہن جسے سمجھے تھے گریبان نکلا

ایسے دیوانے کو کچہہ حاجت زنجیر نہین
گردش چشم ہوئی گردش دوران مجھکو

قتل کو میرے ذرا ابرو پہ بل دشوار ہے
زلف جانان کا مگر حال پریشان ہوگا

زمین کوے جانان رنج دیگی آسمان ہوکر
ہمارے دلمین وہ در پردہ راہ کرتے ہین

فتنہ تو سو گیا ہے در فتنہ باز ہے
ملا جب دل تو آنکہہ اوس سے لڑا کی

کیا حقیقی و کیا مجازی کا
کوچۂ یار ہے یا گوشۂ تنہائی ہے

بال و پر نکلے نہین تہے کہ گرفتار ہوئے
دامن بہی جو رکہتا ہون تو زخم جگری کا

خاک پروانہ سے بلبل کی صدا آتی ہے
بو آتی ہے گل سے بہی کہ دیوانہ ہی اوسکا

ملک الموت بہی یان آکے پشیمان ہوگا
یار مرے مت کہین بہر کے نظر دیکہنا

ہم تب سے ہاتہہ پہ لئے پہرتے ہین سر ہنوز
لے برگ گل کو ہاتہہ مین پنکہا صبا کرے

صیاد نے کس بلبل شیدا کو ستایا
لیا جنون نے رگ گل سے کام نشتر کا

AsliAhleSunnet.com

اندیشہ کچھہ نکر مری فریاد و آہ کا — فریادرس ہے کون ترے دادخواہ کا

خندان خندان جدہر پہراوہ — گریان گریان اودہر گئے ہم

جی مین حسرت نرہی زخم کی ترے قربان — قتل کے بعد بہی پہر کیجیو تو وار کبہی

ہدایت اللہ خان ہدایت

جسدم زبان پہ یار ترا نام آگیا — کچھہ دلکو چین جان کو آرام آگیا

ناتوانی کا بہی احسان ہے مری گردن پر — کہ ترے پاؤن سے سر مجہکو اوٹہانے نہ دیا

جا نارہا ہون آپ ہی مین اپنی یاد سے — کیا جانیئے کہ کس نے فراموش کر دیا

دیکھہ اوسکی چشم مست کو دل تو بہک گیا — بس پہری جان دو ہی پیالونمین چہلک گیا

سینہ کے تیر سے کہلتے ہی ای میری جان بند — آئینہ ساز کر گئے اپنی دکان بند

وہ کیا کرے کہ محبت کا مقتضا ہی یہی — وگرنہ فائدہ اوسکو مرے ستانیسے

صبا کو جبسے اوسکے مت اوٹہانا خاک کو مری — صبا داگر داوسکے چہرۂ گلفام پر بیٹہے

نہ رحم اوسکے ہی جی مین نہ دلمین اپنے صبر — ہماری گزریگی کیونکر آلہی کیا ہوگا

جا ہا ہین درد دل کہون پہ اوسکے روبرو — خون زخم یک دگر لب اظہار ہو گیا

کرتا نہین ہے جانیکو دل کوے یار سے — گو ہمین جی رہے نہ رہے ہمتو یان رہے

میرزا محمد تقی خان ہوس

نزع مین ہمنے عجب طرح سے دل شاد کیا — آئی ہچکی تو کہا اوسنے ہمین یاد کیا

دی درد عشق نے مجہے غم مین بہی اک خوشی — رونے پہ میرے دیر تلک وہ ہنسا کیا

بلبل نے کڑہایا نہ غم گل نے رولایا — مجہکو تو فقط اوسکے تغافل نے رولایا

رنجش کا اونہون نے بہی کیا وقت نکالا ہے — مجہہ سے وہ بگڑتے ہین جب خوب سنورتے ہین

کبہی سیر مین تہے کسی بت پہ فدا کبہی کعبہ مین کرتی تہی جا کی دعا — تری در پہ جو بیٹہی تو خوب ہوا کہ کشاکش دیر و حرم سے چہٹے

ہوس جب ذکر آجاتا ہے اوسکا — زبان ہوتی نہین دو دو پہر بند

میرزا مظہر علی ہم

تڑپا نہ ترا صید ترے تیر کو کہا کر — اس ڈر سے کہ پہلو سے نہ پیکان نکل جائے

تری شہیدونمین آملا ہون تو محو تشکر یہ خدا ہون — پہ خاک و خونمین جو لوٹتا ہون کبہی تیمم کبہی وضو ہے

AsliAhleSunnet.com

ہون وہ ثابت رہ الفت مین کہ جون نقش قدم
اسطرف کو دیکھتا بہی پہر تو شرمایا ہوا
زانوے پاس کہان اور سر دلدار کہان
عشوہ و ناز و ادا طعن سے کہتے ہین مجہے
شربت وصل نہ پینے دو نہ سم کہانے دو
ہے ستم میرا وہ بیتابی سے در پر جانا
لب بند ہون لذت سے جو نام آئے زبان پر
وصل جانسوز سے پروانہ کو کیا ہوتا ہے
دم تو لے تیغ تلے اے تپش دل تہم جا
گردن غیر پہ خنجر کو ہنسی سے رکہنا
ہر گہڑی صحرا نشینی پر نگر جرأت یقین
آشنا کوئی جہان مین کہو بے وفا تہا
خار سے مژگان کے جی ڈرتا ہے میرا بیطرح
اون گنہگارون مین ہو نہین سکہ مرنے کی مارے
اگرچہ عشق مین آفت ہی اور بلا بہی ہے
اسقدر غرق لہو مین یہہ دل زار نہ تہا
یقین مارا گیا جرم محبت پر برے طالع
کوئی نہ اور کرنے دو خون مجہکو بہار انہین
جب تو نہ ملا تو پاس خستہ
یاد آتا ہے ہمین اپنا دل خون گشتہ
جہان مین پہرتے ہین ہم ہر طرف سراسیمہ

غنیمت خیرالدین بہار

جب تلک مٹ نہین لیتا نہین اصلا ہلتا
اب تلک ہے آنکہہ مین شب کا سمان چہایا ہوا
ہمنشین بات وہ کر جسکا ہو کچہہ بہی سر پاؤن
ایک دل ہے کہتے ہو کس کو دیا چاہتے ہو
کیا قیامت ہے نہ جینے دو نہ مرجانے دو
اور ترا ناز ہے کہنا اسے مت آنے دو
لے گیا کوئی بوسہ لب شیرین کے تمہارے
کم ہی ٹہنڈا کوئی قسمت کا جلا ہوتا ہی
دیکہہ قاتل کا مرے دہیان بٹا جاتا ہی
وان تجہے کہیل ہے یان کام ہوا جاتا ہی
آگئی تہی راس مجنون کو بیابان کی ہوا
ملتے ہی تیرے مجہہ سے یہہ دل آشنا تہا
رکہہ مری آنکہون پہ دیتے ہو کف پا بیطرح
جی نکلتا ہے مراد ور سے جلاد کو دیکہہ

از نعمت اللہ خان یقین

نرا برا نہین یہہ شغل کچہہ بہلا بہی ہے
جب حنا کو ترے پاؤن سے سروکار نہ تہا
شہادت اسکو کہتے ہین سعادت اسکو کہتے ہین
عبث سیتے ہو اسکو کیا رہا ہی اب گریبان مین
پہر کون سی آرزو کرے گا
جب کہین بزم مین ہم جام و سبو دیکتے ہین
مگر یہہ کچہہ نہین کہلتا کہ آرزو کیا ہی

حافظ حفیظ الدین بیان

AsliAhleSunnet.com

عالم کو کیا قتل تری تیغ نگہ نے
اور صفت مین بدنام کیا نام حنا کا

جو کوئی توڑتا ہے غنچۂ گل
دل بلبل شکستہ کرتا ہے

جسکے درد دل مین کچھ تاثیر ہے
گر جوان بہی ہے تو میرا پیر ہے

اوٹھتا ہون اس سبب ہر بار مین
تاگلے تیرے لگون ای یار مین

سب مین پسند تو ہی مری جان آگیا
اب جس پہ آگیا مرا ایمان آگیا

اوسنے مناسبت سے ہوا انتقال ذہن
ہر ایک تذکرہ مین ترا دہیان آگیا

جب زخم دل ہوا کوئی تازہ تو کیا کہون
بے اختیار یاد نمکدان آگیا

بلبل جو پاس گل کے نظر آئی باغ مین
قربان تیرے مجھکو بہی ارمان آگیا

ہے انتظام عالم عشق اور کچھ کہان
ویرانہ ہوگیا جو دل آباد ہوگیا

میری طرف ہوا تو مخاطب نہ ظاہرا
پر آہ کیا ادا تہی کہ مین شاد ہوگیا

لاکھون ہی خوبرو مین مگر آہ تو کہان
جسکے نصیب حسن خداداد ہوگیا

کس چشم سرمہ سا کیطرح یاد آگئی
خاموش بے طرح لب فریاد ہوگیا

آندہی مین ہو جو حال چراغ مزار کا
تیری ہوا مین ہے مری مشت غبار کا

کہولی جو مین نے آنکہ جہان خراب مین
ہنگامہ اک بپا تہا وہان اعتبار کا

کسطرح اوسکے ہاتھ سے کوئی بچای دل
گالی مین بہی تو اوسکی مزہ ہے پیار کا

تجھ سے مجھے نسبت نہین ہر چند مگر ہان
جس باغ کا تو گل ہے تو مین خار ہون اوسکا

داغ اوسکے دئے ہین مرے سینہ مین شگفتہ
مین سیر کے قابل ہون کہ گلزار ہون اوسکا

حیرت ہے کہ سو مرحلہ مین دور ہون اوس سے
پہرتا کتا پہرتا در و دیوار ہون اوسکا

اگرچہ تیز آفتاب درخشان بہت ہی روز شمار ہوگا
اگر نہین فکر عاشقونکو کہ سایہ زلف یار ہوگا

ہوا کرے زنگ خود پرستی اگرچہ پیش بحر ہستی
جو پڑگئی آنکہ دل پہ اوسکی تو اک اشارہ مین پار ہوگا

اگرچہ ہی خدا حسن مین ہی نہین مگر عشق بہی تو خالی
اوسی بہی وہان اضطرار ہوگا جو دل یہان بیقرار ہوگا

AsliAhleSunnet.com

عید قربان کے بہی دیکھے زور شور | ہم رہے محروم قربانی ہنوز
چلتے پہرتے دیکھہ لی تہی زلف یار | ہے نسیم صبح دیوانی ہنوز
گوشۂ چشم یار ہے کچھہ اور | ورنہ دنیا مین ہین مکان بہت
طرۂ زلف کی کہان خوشبو | ہم نے دیکھے ہین عطردان بہت
نرالا سب سے اوسکا ناز معشوقانہ رہتا ہے | کہ دل مین آشنا ہے ظاہر ابیگانہ رہتا ہے
کشش نے تیری ویران کر دیا گلزار و محفل کو | نہ وان بلبل ٹہرتی ہے نہ یان پروانہ رہتا ہے
برنگ چشم ہے گردش مین اور حد سے نہین باہر | عجب تمکین سے ظالم ترا دیوانہ رہتا ہی
دل بسکہ لبہاتی تری ہر ایک ادا ہے | قربان ہون اسیر ہی کہ تو مجھسے خفا ہی
بے مے کے ہوے جاتے ہین میخوارے مست | کیا جانیئے کیا آنکہہ مین ساقی کے بہرا ہے
ساغر کو نہین مونہہ سے لگاتا کوئی ظالم | محفل مین تری اور ہی کچھہ دور چلا ہے
اوسنے پوچھے تہے ایکبار آنسو | شوق رونے کا ہوگیا ہی مجھے
جب کبہی اوس سے ہوگیا ہون دوچار | جذبہ دو چار دن رہا ہی مجھے
زلف جانان مین جب سے دل باندہا | عقدہ کچھہ اور کہل گیا ہے مجھے
مستی کا چشم یار کی کچھہ تو نشان رہے | آباد میفروش کی یارب دکان رہے
اللہ رے یہہ جوش نزاکت کہ ہے گران | لبہائے نازنین پہ ترے رنگ پان رہے
موے سپید و ضعف بدن پر نہ جائیو | یہہ پیر عشق ہے کہ ہمیشہ جوان رہے
کہتی ہے بس یہی مرے ظالم کی آن بان | اب مین رہون زمین پہ یا آسمان رہے
دوزخ کا خوف ہے نہ محبت ارم کے ساتھہ | ہمتو لگے ہوئے ہین ترے دم قدم کے ساتھہ
کیا پوچھتا ہے اہل محبت کے عیش کو | گزران کر رہے ہین ترے درد و غم کے ساتھہ
ہر بوالہوس کو بار نہین اس طریق مین | مخصوص بعض لوگ ہین جور و ستم کے ساتھہ
رہے مد نظر اے بدگمانی آبرو دل کی | نہ آنا دل مین خطرہ کا ہی تہذیب اوسکی محفل کی

AsliAhleSunnet.com

ادائین جمع تہین کشتہ مین اوسکے بقرار دلکی
ہم اوسکے دیکھنے والے ہین آئے واعظ تو کیا جانے
لٹا دیتی ہے اک عالم کو وہ آنکھہ
نہ آنا دل مین اے فکر دو عالم
ہوئے ہین گوشہ نشین تیری یار آنکھونین
نمود سبزہ خط اوسکی کیا کہون یارو
ہزار جان جو پاؤن فدا کرون اسیر
اگرچہ جلوہ نا دلبران عالم ہین
کیا نہ بزم مین گو ہم سے التفات اوسنے
ہر ایک طور سے عالم کو مار رکہتے ہین
ہمیشہ پیش نظر وہ غدار رکہتے ہین
ہم اپنے بعد سخن یادگار رکہتے ہین
جو تیرے عارض پرنور سے ہوئے منکر
یہی وسیلہ ہے ہم سے سیاہکارونکا
نہ میکدہ سے غرض ہے نہ جام سے مطلب
کیا ہے دلنے ہمین دو جہان سے فارغ
تری نگاہ کے دورے مین ساغر و مے سے
چشم جانان کے کسی گوشہ مین آہ
ہین عجب راز و نیاز حسن وعشق
اوسکے آنیکا بند ہار رہتا ہے دہیان
ایک بلبل ہے ہماری رازدان

اگر نالہ تہا بلبل کا تڑپ تہی مرغ بسمل کی
کہ جسکے روئے روشن پر ہین جلوت دلائل کی
یہہ سیخانہ بہی کیا چلتا ہوا ہے
خیال یار یہان ٹہرا ہوا ہے
برنگ سرمہ رہے خاکسار آنکہون مین
پہر اگرے ہے وہ خط غبار آنکہون مین
کہ بات مین خفگی ہے تو پیار آنکہونمین
وہی سمائی ہے بربار آنکہونمین
سخن ہوا کئے لیکن ہزار آنکہون مین
غرور حسن مین بہی انکسار رکہتے ہین
تمہارے دیکھنے والے بہار رکہتے ہین
زمین شعر مین اپنا مزار رکہتے ہین
یہہ لوگ کعبہ سے جی مین غبار رکہتے ہین
بس ایک سلسلۂ زلف یار رکہتے ہین
تری نگاہ پہ ظالم مدار رکہتے ہین
بس ایک ہم ہی اوجڑا دیار رکہتے ہین
بجائے آپکو سب بادہ خوار رکہتے ہین
بستیون مین پڑ رہا کرتے ہین ہم
کچھہ کہا اور کچہہ سنا کرتے ہین ہم
بیٹھے بٹہلائے اوٹہا کرتے ہین ہم
ہر کسی سے کب کہلا کرتے ہین ہم

AsliAhleSunnet.com

کوئی آجاتا ہے جھونکا جب کبھی
مثل غنچہ کے کہلا کرتے ہین ہم

پچل نکلتے ہین تمہاری یاد مین
ایسے کچھہ بے بس ہوا کرتے ہین ہم

شاعری مد نظر ہمکو نہین
واردات دل لکہا کرتے ہین ہم

جو سنکے تیرا نام فقط جان فدا کرے
تجھکو جو دیکھہ لے تو خدا جانے کیا کرے

جس بت کو چاہے دام مین لے آئے ہوشمند
لیکن جو تجھہ سے دلکو لگالے تو کیا کرے

غافل ہے شیخ مشرب عشاق سے کہ یان
بہتر صواب سے ہے جو عاشق خطا کرے

غصہ مین بھی ترے تو اوٹھائے ہزار لطف
پہر تو اوسی طرح سے خفا ہو خدا کرے

دل اسکا نام ہے کہ محبت کی آگ سے
بے اختیار شمع کی صورت جلا کرے

حیرت مجھے تو آتی ہے بس اوسکے حال پر
دنیا مین تجھہ بغیر جو خوشدل رہا کرے

تیری تو اک نگاہ مین ایام ہجر کی
واللہ کیا تلافی مافات ہو گئی

بارے نگاہ ناز ولب لعل کے طفیل
اپنی تو مرگ وزیست ترے ہات ہو گئی

کیا سوے سجدہ کوئی جائے کہ چشم یار
تیری جناب قبلۂ حاجات ہو گئی

اوس سراپا حسن کی کیا بات ہی
آنکھہ ہی کچھہ بیمروت ہو گئی

زاہد ونکو ہے کئے پر اپنے ناز
بن گئے ہم پر عنایت ہو گئی

بیدرد کی دیار محبت مین جا نہین
جز اشک و آہ یان کوئی آب و ہوا نہین

ان اداؤن کے علاوہ بھی ہے کوئی اوسمین بات
کیا بتائین اوسکے ہم عاشق ہوئے کیا دیکھکر

ہین کور ہم ہی ورنہ وہ آیا کیا مدام
روز سیہ مین اور شب ماہتاب مین

حیا ہو غضب ہے آنکھہ ملاؤ کہ چاہ سے
بیگانہ آشنا ہو تمہاری نگاہ سے

پاتا ہے کون جور سے تیرے اذیت آہ
ہین جان بلب سبھی ستم گاہ گاہ سے

کیا پوچھتے ہو تم مرے حال تباہ کی
تم بھی کروگے آہ سنا جسنے آہ کی

ہر دم قصور اپنی وفا کا پڑا نظر
ہر وقت ہم نے اوس سے نئی رسم وراہ کی

AsliAhleSunnet.com

بلا ہے حسن کے ہر ایک فن مین
نمک ہے لب مین شیرینی سخن مین

کیے دیتے ہین یہہ پروانہ و شمع
ظہور عشق ہے ہر انجمن مین

جفا کا اوسکی ہے انداز کچھہ اور
کہان وہ بات ہے چرخ کہن مین

کعبہ مین بھی عاشق کو نہین عشق سی فرصت
لبیک حرم نعرۂ مستانہ ہی اوسکا

در سے اوٹھینگے نہ تیرے کبھی مر جاینگے
تو ہی جب ہمکو اوٹھائے تو کدہر جاینگے

نہ کیون اوسپہ مرین شیخ و برہمن
کرامت لب مین ہے جادو نظر مین

چلے ہم تو مگر اے نرگس یار
ہمارے دل کو تو رکھیو نظر مین

ناز آتے ہین اوسے آہ ادا آتی ہے
جان عالم کی ٹھکانے سے لگا آئی ہے

قابل دید ہے ویرانہ دلکی بھی فضا
کہ یہان کوچۂ جانان سے ہوا آتی ہے

کیا دہرا ہے قصۂ فرہاد مین
فرق آتا ہے کسی کی یاد مین

اب بھی حسرت ہے تری بیداد کی
داد دینا اس دل ناشاد کی

ہر ایک چیز کی دنیا مین کوئی قیمت ہے
فقط نگاہ تری جنس بے بہا ٹھہری

قبول لعل جواہر کیا نہ آنکھون نے
ہماری آنکھہ مین تیری ہی خاک پا ٹھہری

مآل کار یہ عاقل نگاہ رکہتے ہین
اوسی کے ہاتھہ سے مرجائین جب قضا ٹھہری

گواہی کون دیگا حشر مین اپنی ندامت کی
نہ اشک سرخ رکھتے ہین نہ روے زرد رکھتے ہین

تمت شد

AsliAhleSunnet.com

در نعت حضرت سید الکائنات مفخر موجودات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات

امکان بشر نہین کہ بیان کر سکے جسکے رتبہ سے ملائکہ مقربین حیران ہون اوس کے اوصاف زبان انسان سے کیونکر بیان ہون جسکا مداح خود خالق اکبر ہو اوسکی مدح ہمارے حوصلہ سے کیونکر نہ باہر ہو ؏

محمد ہے نبی ممدوح ذات کبریائی کا	کرے بندہ جو اوسکی مدح دعوی ہے خدائیکا

جسکی حیات و بقا کی خداوند تعالے نے قسم کہاے اور لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون فرمایا اوسکی نعت مین ہمارا نطق و بیان ہزارون عجز و قصور پر دال ہے اگر بسر و چشم اوسکی راہ پر چلین اور اوسکی شریعت پر ثابت قدم رہین تو یہی ہمارا کمال ہے دونون جہان اوسکے پرتو رخسار سے روشن - اور مومنین کے دل اوسکے خیال عارض پر نور سے رشک گلشن رباعی

یا صاحب الجمال و یا سید البشر	من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بعد سرگشتۂ وادی حرص و ہوا صوفی بے ریا خدمت مین ارباب صدق و صفا کی عرض کرتا ہے کہ مذاق سخن وہ نعمت خداداد ہے کہ جسکی تعریف مین حضرت افصح العرب والعجم کا یون ارشاد ہے ان من الشعر لحکمۃ وان من البیان لسحرا علی الخصوص کلام موزون مرہم جگر خستہ ہے اور کلید درہاے بستہ کلام موزون روح جسد مردہ ہے اور تازگی بخش خاطر افسردہ کلام موزون نور بخش دیدۂ دوربین ہے اور سرور افزاے خاطر اندوہگین - کلام موزون کلیم کے لئے بنا ہے اور طور کلیم نتیجۂ فکر رسا دہ کون صاحب جود و مروت لعل درخشندۂ کان فتوت گوہر درج کامگاری اختر برج بختیاری ستودہ زمن جناب سید نور الحسن خانصاحب صانہ اللہ عن الشرور والفتن ابن حقائق و معارف آگاہ بحر العلوم عالی پایگاہ جناب نواب

AsliAhleSunnet.com

امیر الملک والاجاہ سید محمد صدیق الحسن خانصاحب بہادر دام بالکرم التفاخر
جنکے نیسان قلم نے دامن شعراکو لآلی آبدار سے مالامال کردیا اور دوحۂ خشک سخن
کو آبیاری خامہ سے نونہال نگارستان سخن تذکرہ شعراے فرس کی تالیفمین
جو ہمت مصروف فرمائی تو پانسو سے زائد شعراکا کلام انتخاب کرکے وہ کتاب بنائی
جسکو دیکھکر ہر شخص اپنا دل غمگین شاد کرے اور ہزار دل وجان سے وہ اشعار منتخب
یاد کرے بطور کلیم تذکرہ شعراے اردو وہندی جمع کیا مثل نگارستان سخن اوسکو بہی
چہپوا دیا اب یہہ ایک تذکرہ جو بطرز بیاض خریطۂ جواہر ہے جسکے اشعار منتخب کی خوبی
ناظرین پر ظاہر ہے بنام طراز عشق اور تالیف فرمایا ہے جسکو قدر شناسان اہل
شعر وسخن کے لئے چہپوایا ہے یہہ تذکرہ بہی قابل دید ہے اور اشعار اسکے لائق
شنید اب سخن سنجان دور ونزدیک انصاف فرمائین اور کل تذکرے شروع سے
آخر تک دیکہہ جائین کہ شعراے اہل فارس واہل ہند کے کلام کا انتخاب کسقدر دلکش
ودل فریب ہے اور ہر ایک تذکرہ کو حسن ترتیب کے سبب کیسی زیب ہے جسقدر تذکرے
حضرت نواب صاحب بہادر دام اقبالہ اور اونکے فرزندان ارجمند نے تالیف
فرمائے ہین اور ہزارون روپیہ صرف کرکے شایقین کے لئے چہپوائے ہین اگر اون
سب کو شمع انجمن سخن اور صبح گلشن شعراے ہر فن کہئے تو بجا اور شعر وسخن کے لئے ایک
نگارستان تصور کیجئے تو روا ہے ہر ایک تذکرہ کی ترتیب بہی لائق توصیف ہے
اور ہر ایک غزل سے عمدہ اشعار کا انتخاب قابل تعریف ارواح شعرا اس کار نمایان
سے شاد وخرسند اور صفحہ ہستی پر اونکے اسماے گرامی ابد پیوند ہین

قطعہ

مرحبا نور الحسن خان اے امیر باکمال — زندہ جاوید کردی شاعران را از قلم
ہندیان تنہا نہ از خوانت نمک چش بودہ اند — ریزہ چین خوان احسان تو شعراے عجم
در نگارستان سخن راندی چو در بے بہا — لعل در کان بدخشان دادی وگوہر بیم

یا نهادی از ادب چون بر سر طور کلیم
شد ید بیضا بدست پاک تو شاخ قلم

در طراز عشق از تو حسن معنی آشکار
صورت الفاظ را پیرایه دادی از رقم

شاعران را بانگ طبنم فادخلوها خالدین
میزنی در گلشن ہر تذکرہ اے ذوالکرم

از بحور شعر صد گوہر پدید آوردہ
ماہیان را خازن طبع تو می بخشد درم

باغہاے تو ز آسیب خزان محفوظ باد
در جہان ہر باغ تو شاداب چون باغ ارم

چون صریر خامۂ تو جان بقالب میدمد
قم باذنی ہست ہر مردگان بانگ قلم

از خداے خویش میخواہم کہ اے عالی گہر
چون پدر باشی عَلَم در علم و در فضل و کرم

چون امیر الملک والا جاہ صدیق الحسن
گوہر بحر عطا سرچشمۂ فیض و نعم

نرد الفت باخت با من غائبانہ میز نم
بانگ شادی میسورت مرغ چمن با صد نغم

آل و اولادش کہ نور افزاے چشمن بودہ اند
عمر نوح و خضر یابد ہر یکے با صد حشم

خرم و خندان ہمہ باشند در پیش پدر
من دعاگوے ہمہ ہستم بورد صبحدم

صحتنامہ طراز عشق

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۱	۱۹	را	رہا
۱۸	۱	اے	رہے
"	۵	سنائیگی	سنائینگی
۲۳	۲	بمین	سب مین
۲۹	[illegible]	[illegible]	بھرے
[illegible]	[illegible]	[illegible]	جنگے
۳۰	۱۴	بسے	[illegible]
۳۳	۱	کا	[illegible]
۳۶	۲۱	رکھہ	[illegible]
۵۱	۱۲	کی گر	[illegible]

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۵۳	۵	گنوان	گنوا
۶۸	۴	خاک	چاک
۶۹	۲	جلا	چلا
۷۲	۱۶	ساغر و مل	ساغر مل
۸۹	بر حاشیہ	رشید الدین	رشید النبی
۹۰	۱۲	خون	جون
۹۲	۴	او ٹھتا ہون	رو ٹھتا ہون
۹۵	۱	جھون کا	جھونکا

AsliAhleSunnet.com